e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 303 Tuesday , August 04 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر (۲۵) شمارہ نمبر (۳۰۳) لکھنؤ، بروز منگل ۴-اگست ۲۰۲۶ء مطابق ۲۰-صفرالمظفر -۱۴۴۸ھ صفحات-۸

کشمیر کے کئی علاقوں میں بادل پھٹنے اور شدید بارش سے تباہی

سری نگر (یو این آئی) جموں و کشمیر کے کئی علاقوں میں پیر کو بادل پھٹنے اور شدید بارش کے باعث اچانک سیلاب آ گیا، سڑکوں کو نقصان پہنچا اور متعدد علاقے متاثر ہوئے۔ حکام نے مزید بارش کے امکان کے پیش نظر صورتحال پر کڑی نظر رکھی ہوئی ہے۔ اننت ناگ ضلع کے پہلگام کے بٹکوٹ علاقے میں بادل پھٹنے کا واقعہ پیش آیا، جہاں شدید بارش کے بعد وارڈ بل نالہ اور آس پاس کے کئی ندی نالے ابل پڑے۔ علاقے میں معمولی نقصان کی اطلاع ہے، جب کہ لدر نالے کی سطح آب بھی مختصر وقت میں تیزی سے بڑھ گئی۔ بانڈی پورہ ضلع کے آرین ورڈ پورہ علاقے میں بھی بادل پھٹنے کی اطلاع ملی، جس کے باعث کئی مقامات پر سڑکوں کو نقصان پہنچا۔ حکام نے بتایا کہ دیگر ممکنہ نقصانات کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ حکام کے مطابق کپواڑہ ضلع کے لولاب کے ہملی علاقے میں بھی بادل پھٹنے کی اطلاع ہے۔ شوپیان میں دو گھنٹے تک جاری رہنے والی شدید بارش کے بعد دوپہر کے آخر میں کئی علاقوں میں اچانک سیلاب آ گیا۔

سپریم کورٹ میں ججوں کی تعداد 34 سے بڑھا کر 38 کرنے کا بل پیش، لوک سبھا سے بغیر بحث منظور

نئی دہلی: (ایجنسی) لوک سبھا نے پیر کے روز سپریم کورٹ میں ججوں کی تعداد بڑھانے سے متعلق سپریم کورٹ (ججوں کی تعداد) ترمیمی بل، 2026 بغیر کسی بحث کے منظور کر لیا۔ ایوان میں اس وقت شدید ہنگامہ آرائی جاری تھی، جہاں اپوزیشن نیٹ پرچہ لیک اور رام مندر میں چندہ چوری جیسے معاملات پر احتجاج اور نعرے بازی کر رہی تھی۔ یہ بل مئی 2026 میں جاری کیے گئے سپریم کورٹ (ججوں کی تعداد) ترمیمی آرڈیننس، 2026 کی جگہ لے گا۔ بل کے قانون بننے کے بعد سپریم کورٹ میں چیف جسٹس آف انڈیا سمیت ججوں کی مجموعی منظور شدہ تعداد 34 سے بڑھ کر 38 ہو جائے گی۔ اس کے تحت چیف جسٹس کے علاوہ دیگر ججوں کی تعداد 33 سے بڑھا کر 37 کر دی گئی ہے۔ مرکزی وزیر قانون ارجن رام میگھوال نے بل پیش کرتے ہوئے مختصر ابتدائی بیان دیا۔

یوپی اسمبلی کا پہلا دن: سپا-کانگریس کا زبردست احتجاج، چندہ چوری معاملہ پر ہنگامہ

ایس پی کے آنجہانی رکن اسمبلی عالم بدیع اعظمی کو خراج عقیدت پیش کیا گیا

لکھنؤ۔ اتر پردیش اسمبلی کے مانسون اجلاس کا آغاز پیر کو سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے آنجہانی رکن اسمبلی عالم بدیع کو خراج عقیدت پیش کرنے کے ساتھ ہوا۔ اعظم گڑھ ضلع کی نظام آباد اسمبلی نشست سے رکن اسمبلی رہنے والے عالم بدیع کے انتقال پر ایوان میں تعزیتی قرارداد پیش کی گئی اور ان کی یاد میں 2 منٹ کی خاموشی اختیار کی گئی۔ اس کے بعد ایوان کی کارروائی منگل تک کے لیے ملتوی کر دی گئی۔ ایوان کے قائد اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے مرحوم رکن اسمبلی کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ان کی عوامی زندگی اور عوامی خدمت کو یاد کیا۔ قائد حزب اختلاف ماتا پرساد پانڈے سمیت مختلف جماعتوں کے رہنماؤں نے بھی تعزیتی قرارداد پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم رکن اسمبلی کو خراج عقیدت پیش کیا۔ ایوان میں موجود تمام ارکان نے 2 منٹ کی خاموشی اختیار کر کے مرحوم کی روح کے سکون کے لیے دعا کی۔ عالم بدیع کو ریاست کے سب سے عمر رسیدہ ارکان اسمبلی میں شمار کیا جاتا تھا۔ ان کے انتقال پر حکمراں جماعت اور حزب اختلاف کے ارکان نے یکساں طور پر غم کا اظہار کیا۔ اس سے قبل مانسون اجلاس کی کارروائی شروع ہونے سے پہلے سماج وادی پارٹی (ایس پی) اور کانگریس کے ارکان اسمبلی نے اسمبلی احاطے کے باہر احتجاج کیا۔ مظاہرین رام مندر میں چڑھاوے کی چوری کے مبینہ معاملے اور نیٹ امتحان کے سوالیہ پرچے افشا ہونے کے معاملے کو لے کر حکومت کے خلاف نعرے لگاتے نظر آئے۔ ایس پی کے ارکان اسمبلی علامتی طور پر سکے لے کر چندہ پیٹی کے ساتھ پہنچے۔ ان کے ہاتھوں میں ایسے کتبے تھے جن پر ”نیٹ ہے یا نقل ہے“ اور ”رام کے نام پر لوٹ ہے“ جیسے نعرے درج تھے۔ واضح رہے کہ اتر پردیش قانون ساز ادارے کا مانسون اجلاس 4 دن تک چلے گا۔

عالم بدیع کی سیاسی فعالیت ہر عوامی نمائندے کے لیے مشعلِ راہ: سی ایم یوگی

لکھنؤ۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے سماج وادی پارٹی کے سینئر رکن اسمبلی عالم بدیع کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے انہیں خراجِ عقیدت پیش کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ عالم بدیع نے اپنی طویل عوامی زندگی سے یہ ثابت کیا کہ اگر کوئی عوامی نمائندہ اپنے حلقے اور عوام کی خدمت کے لیے مخلص ہو تو عمر کبھی بھی اس کی فعالیت اور عوامی خدمت میں رکاوٹ نہیں بنتی۔ سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ نے ایوان کو بتایا کہ موجودہ اسمبلی کے رکن عالم بدیع کا 23 جولائی کو انتقال ہو گیا تھا۔ 90 برس سے زائد عمر کے عالم بدیع طویل عرصے سے علیل تھے اور موجودہ اسمبلی کے معمر ترین ارکان میں شمار ہوتے تھے۔ (بقیہ صفحہ 3 پر)

رام مندر چندہ اور نیٹ پیپر لیک پر بی جے پی کے خلاف سپا کی نعرے بازی

اجلاس کے پہلے ہی دن شری رام مندر کے دان پاتر سے چندے کی مبینہ چوری کے معاملے پر شدید ہنگامہ ہوا۔ سماج وادی پارٹی نے ضابطہ 105 کے تحت کارروائی ملتوی کرنے کی تجویز پیش کرتے ہوئے اس معاملے پر بحث کا مطالبہ کیا۔ جیسے ہی ایوان کے قائد کیشو پرساد موریہ جواب دینے کے لیے کھڑے ہوئے، سماج وادی پارٹی کے اراکین ویل میں پہنچ گئے اور حکومت کے خلاف نعرے بازی شروع کر دی۔ مسلسل ہنگامے کے باعث چیئرمین نے کارروائی پہلے 15 منٹ کے لیے ملتوی کر دی۔ کارروائی دوبارہ شروع ہونے کے بعد بھی ہنگامہ جاری رہا۔ اس دوران کیشو پرساد موریہ شور و غل کے درمیان اپنا بیان دیتے رہے۔ دوپہر 1:52 بجے چیئرمین نے سماج وادی پارٹی کی کارروائی ملتوی کرنے کی تجویز مسترد کرتے ہوئے معاملہ مزید کارروائی کے لیے حکومت کے سپرد کرنے کا اعلان کیا۔ اس کے بعد اپوزیشن اراکین اپنی نشستوں پر واپس آ گئے اور ایوان کی کارروائی معمول پر آ گئی۔

ضمنی انتخاب: بانکی پور سے جیت گئے پرشانت کشور

35 سال بعد بی جے پی کو اس کے مضبوط گڑھ میں شکست

پٹنہ (ایجنسی): بہار کی بانکی پور اسمبلی سیٹ کے ضمنی انتخاب میں پرشانت کشور نے زبردست جیت حاصل کی ہے۔ نتائج نے سیاسی تجزیہ کاروں کو حیران کر دیا ہے۔ شروع سے ہی جن سوراج کے سربراہ پرشانت کشور نے اپنے حریفوں پر مضبوط برتری برقرار رکھی۔ گنتی کے ہر دور کی تکمیل کے ساتھ ہی ان کے ووٹوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہوا اور آخر کار پی کے نے 18 ہزار سے زائد ووٹوں سے بی جے پی امیدوار نیرج کمار کو شکست دے دی۔ پرشانت کشور بانکی پور کے فاتح کے طور پر ابھرے: 25 امیدواروں میں پرشانت نے سیٹ جیتنے کے لیے 63,203 ووٹ حاصل کیے۔ ان کے قریبی حریف بی جے پی کے نیرج کمار نے 44,250 ووٹ حاصل کیے، جب کہ راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کی امیدوار ریکھا کماری کو صرف 14,085 ووٹ مل سکے۔ پرشانت کشور نے آسانی سے سہ طرفہ مقابلے کو فتح میں بدل دیا۔ بانکی پور بی جے پی کا گڑھ سمجھا جاتا تھا لیکن اب اس پر جن سوراج نے قبضہ کر لیا ہے۔

ووٹوں کی گنتی جیسے ہی شروع ہوئی مقابلہ ہر دور میں یکطرفہ نظر آیا۔ ابتدائی طور پر، ایسا لگتا تھا کہ پرشانت کشور کی برتری کا مارجن چند راؤنڈز کے بعد کم ہو سکتا ہے، لیکن عوامی مینڈیٹ نے ایسا ہونے نہیں دیا۔ پرشانت کشور کی جیت کا مارجن اتنا وسیع تھا کہ اصل جنگ صرف دوسری اور تیسری پوزیشن کے لیے دلچسپ بن گئی۔ بالآخر، بی جے پی نے دوسرا مقام حاصل کیا، جب کہ آر جے ڈی تیسرے نمبر کے ساتھ کافی پیچھے چھوٹ گئی۔ (بقیہ صفحہ 3 پر)

خاتون پہلوانوں کو ہراساں کرنے کے معاملے میں برج بھوشن سنگھ بری

نئی دہلی، 03 اگست (یو این آئی) دہلی کی ایک عدالت نے پیر کے روز بی جے پی لیڈر اور ریسلنگ فیڈریشن آف انڈیا (ڈبلیو ایف آئی) کے سابق چیف برج بھوشن سنگھ کو خاتون پہلوانوں کو جنسی طور پر ہراساں کرنے کے الزام سے متعلق کیس میں بری کر دیا۔ راؤز ایونیو کورٹس کے ایڈیشنل چیف جوڈیشل مجسٹریٹ اشونی پنوار نے شریک ملزم ونود تومر کو بھی بری کر دیا۔ عدالت نے استغاثہ، شکایت کنندگان اور دفاع کی تفصیلی بحث کے بعد اپنا فیصلہ محفوظ رکھنے کے بعد سنایا۔ کارروائی بند کمرے میں کی گئی۔ خاتون پہلوانوں کی طرف سے سینئر ایڈووکیٹ ربیکا جان پیش ہوئیں جبکہ ایڈووکیٹ راجیو موہن نے برج بھوشن سنگھ کی نمائندگی کی۔ مئی 2024 میں، عدالت نے سنگھ کے خلاف جنسی طور پر ہراساں کرنے کے الزامات طے کیے تھے، تاہم انہیں ایک شکایت کنندہ کی جانب سے لگائے گئے الزامات کے سلسلے میں بری کر دیا گیا تھا۔ شریک ملزم ونود تومر پر صرف ایک شکایت کنندہ کے سلسلے میں مجرمانہ دھمکی دینے کا الزام عائد کیا گیا تھا اور باقی الزامات سے بری کر دیا گیا تھا۔ دہلی پولیس نے سنگھ کے خلاف آئی پی سی کی دفعات کے تحت عزت کو مجروح کرنے، جنسی ہراساں کرنے، پیچھا کرنے اور مجرمانہ دھمکی دینے کے چارج شیٹ داخل کی گئی تھی، جبکہ تومر کو اعانت کے الزام کا بھی سامنا تھا۔ مبینہ واقعات 2016 اور 2019 کے درمیان ڈبلیو ایف آئی کے دفتر، سنگھ کی سرکاری رہائش گاہ اور بیرون ملک دوروں کے دوران پیش آئے تھے۔ ایک نابالغ پہلوان کی طرف سے درج کرائے گئے پوکسو کیس کے بعد پولیس کی جانب سے منسوخی کی رپورٹ پیش کرنے کے بعد اسے بند کر دیا گیا تھا۔

ہم نے امید نہیں چھوڑی ہے، اپنی لڑائی جاری رکھیں گے: پرونیش پھوگاٹ

دہلی کے راؤز ایونیو کورٹ نے سابق ریسلنگ فیڈریشن آف انڈیا (ڈبلیو ایف آئی) کے صدر برج بھوشن شرن سنگھ کو جنسی استحصال معاملے میں بری کر دیا ہے۔ اس فیصلہ کے بعد ونیش پھوگاٹ کا سخت ردعمل سامنے آیا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ پر لکھا کہ ”ہمیں سڑکوں پر اترنے اور حکمراں جماعت کے ایک زورآور لیڈر کے خلاف ایف آئی آر درج کرانے کے لیے بہت ہمت جمع کرنی پڑی تھی۔ اقتدار اور اپنے اثر و رسوخ کے دم پر برج بھوشن سنگھ نے کئی لڑکیوں کو ڈرا کر ان کے نام واپس کرائے، لیکن کئی خاتون پہلوان ڈٹی رہیں اور عدالت میں لڑائی لڑتی رہیں۔“

نیٹ احتجاج پر سپریم کورٹ کا اہم فیصلہ

مقدمات واپسی کی اجازت، مگر سنگین جرائم پر نرمی نہیں

زیادتی کرنے والے اہلکاروں کو بھی نہ بچایا جائے، عدالت عظمیٰ نے بدلا پرانا حکم، پیلیٹ گن اور لاٹھی چارج پر سخت، حکومت سے جواب طلب

آئندہ سماعت 18 اگست کو

نئی دہلی۔ (ایجنسی) سپریم کورٹ نے نیٹ پیپر لیک اور امتحان میں بے ضابطگی معاملہ پر طلبا کی تحریک کے دوران ہوئے تشدد سے متعلق عرضیوں پر سماعت کے دوران اپنے گزشتہ حکم میں کچھ ترمیم کرنے کا فیصلہ کیا۔ عدالت نے کہا کہ ریاستوں کو مقدمات واپس لینے کی آزادی رہے گی، لیکن سنگین جرائم والے لوگوں کو کوئی راحت نہیں ملے گی۔ یعنی ریاستیں مظاہرین کے خلاف مقدمات ختم کر سکتی ہیں یا واپس لے سکتی ہیں۔ اب اس معاملے کی آئندہ سماعت 19 اگست کو ہوگی۔ سپریم کورٹ نے آج کہا کہ ’مجرمانہ ریکارڈ والے مظاہرین‘ کے حکم کا مطلب صرف ان لوگوں سے تھا، جن پر سنگین جرائم (جیسے قتل) کے الزامات لگے ہیں، یعنی معمولی نوعیت کے الزامات والے یا سیاسی وجوہات سے مظاہرہ کرنے والوں کو راحت ملے گی۔ مرکزی حکومت کی جانب سے سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے کہا کہ مظاہرین کے خلاف ایف آئی آر کو لے کر حکومت اپنے پہلے دیے گئے وعدے پر پوری طرح قائم ہے۔ سپریم کورٹ نے اپنے حکم میں کہا کہ 28 جولائی کے حکم سے متعلق یہ واضح کیا جاتا ہے کہ دہلی اور کوئی بھی دوسری ریاست مظاہرین کے خلاف درج ایف آئی آر کو بند کرنے یا واپس لینے کے لیے آزاد ہے۔

آج ہوئی سماعت کے دوران ایڈووکیٹ گوپال نے کہا کہ ہم نے ایسے پولیس اہلکاروں کی نشاندہی کی ہے جو وردی میں نہیں تھے یا ان کی سرگرمیاں درست نہیں تھیں۔ یہ معاملہ براہ راست طلبا اور پولیس سے متعلق ہے۔ بہت سنگین خلاف ورزیاں ہوئی ہیں۔ وہاں کارروائی میں غنڈے شامل تھے اور حکومت کے جواب میں ان تمام باتوں کو شامل کیا جانا چاہیے۔ کسی کو ظلم کرنے کا لائسنس نہیں ملا ہے۔ اس سلسلہ میں سینئر وکیل ابھشیک منو سنگھوی نے بھی کہا کہ بنچ کو اس معاملے میں جواب کے لیے مختلف پہلوؤں پر ہدایات دینی چاہئیں، ورنہ جواب ہی نہیں ملیں گے۔ گوپال نے کہا کہ اس معاملے میں حکم کو واضح کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم نے ان پولیس افسران کی شناخت کر لی ہے جنہوں نے کارروائی کی تھی۔ حلف نامے میں یہ بتایا جانا چاہیے کہ آر اے ایف کو ہدایات دینے کا ذمہ دار کون تھا۔ عرضی دہندہ کے وکیل نے واضح لفظوں میں کہا کہ پولیس کمشنر اور آر اے ایف ڈائریکٹر کو ہدایات بھیجی جانی چاہئیں اور ان سے پوچھا جانا چاہیے کہ انہوں نے پیلیٹ گن اور لاٹھی چارج کی اجازت کیسے دی۔ پولیس کو اس طرح کام کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اس پر کوئی سوال ہی نہیں اٹھتا۔ ہم نے ویڈیوز پیش کیے ہیں۔ ہم عدالت کی توجہ اس سنگین معاملے کی جانب دلا رہے ہیں۔ حلف نامے میں ان سوالات کے جواب دیے جانے چاہئیں۔

اس درمیان سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے کہا کہ مظاہرے میں کئی ایسے لوگ تھے جن پر عصمت دری، قتل سمیت دیگر مجرمانہ مقدمات پہلے سے درج ہیں۔ مہتا نے کہا کہ میں نے ورندا گروور کے ساتھ فہرست شیئر کی تھی۔ اس میں عصمت دری، قتل اور پاکسو جیسے مقدمات تھے۔ ڈرائیونگ سے متعلق خلاف ورزی کا کوئی معاملہ نہیں تھا۔ دوسری طرف ایک درخواست گزار کی جانب سے وکیل نے سابق چیف جسٹس آف انڈیا کی قیادت میں تحقیقات کی نگرانی کے لیے کمیٹی بنانے کا مطالبہ کیا۔ اس پر چیف جسٹس آف انڈیا نے کہا کہ ہم اس پر کام کر رہے ہیں۔ ورندا گروور نے پیلیٹ گن کے استعمال پر کہا کہ جموں و کشمیر کے بعد دہلی میں اس کا استعمال کیا گیا۔ کیا اس کا کوئی حکم تھا؟ اس بارے میں جواب دیا جائے۔ چیف جسٹس آف انڈیا نے کہا کہ سالیسٹر جنرل جواب میں پیلیٹ گن کے بارے میں بھی وضاحت پیش کریں۔ ریاستوں کے چیف سکریٹریز بھی آج آن لائن پیش ہوئے تھے، چیف جسٹس آف انڈیا نے انہیں بھی حلف نامہ داخل کرنے کی ہدایت دی۔

حکومت نے کہا، 2700 مجرموں پر ایف آئی آر برقرار رہے گی

نئی دہلی: (ایجنسی) مرکزی حکومت نے سپریم کورٹ کو یقین دلایا ہے کہ مبینہ نیٹ پیپر لیک کے خلاف احتجاج کرنے والے طلبہ کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے پیر کے روز عدالت کو بتایا کہ حکومت اپنے وعدے پر قائم ہے اور احتجاج میں شریک طلبہ کے خلاف کوئی ایف آئی آر درج نہیں کی جائے گی۔ البتہ انہوں نے واضح کیا کہ احتجاج کے دوران سنگین جرائم میں ملوث 2700 سے زائد افراد کے خلاف درج ایف آئی آر واپس نہیں لی جائیں گی اور ان کے خلاف قانونی کارروائی جاری رہے گی۔ واضح رہے کہ کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) نے نیٹ پیپر لیک کے معاملے پر دہلی کے جنتر منتر پر احتجاج کیا تھا۔ مظاہرین نے حکومت کے سامنے تین مطالبات رکھے تھے، جنہیں حکومت نے قبول کر لیا تھا۔ ان میں ایک اہم مطالبہ یہ تھا کہ احتجاج کرنے والے طلبہ کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہ کی جائے۔

’مودی حکومت انڈیا کو جواب دے‘

انڈیا بلاک کی میٹنگ کے بعد ملکارجن کھڑگے نے مرکز کے سامنے رکھے 2 سوالات

نئی دہلی۔ (ایجنسی) کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے مرکز کی مودی حکومت کے سامنے 2 اہم سوالات رکھے ہیں اور کہا ہے کہ وہ ’انڈیا‘ کو جواب دے۔ سوالات طلبا کے ساتھ ہوئی بربریت اور رام مندر چندہ چوری سے جڑا ہوا ہے۔ راجیہ سبھا میں حزب اختلاف کے قائد کھڑگے اور لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی کی موجودگی میں آج انڈیا بلاک کے لیڈران کی میٹنگ ہوئی، جس کے بعد کھڑگے نے اپنے ’ایکس‘ ہینڈل پر کچھ تصویریں شیئر کی ہیں۔ اس سوشل میڈیا پوسٹ میں انہوں نے ایک سوال مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ سے منسوب کیا ہے، جبکہ دوسرا سوال پی ایم مودی کے لیے ہے۔ اپنی پوسٹ میں کانگریس صدر نے لکھا ہے کہ ”مودی حکومت کو INDIA کو جواب دینا ہوگا: 1. وزیر داخلہ کو پارلیمنٹ میں آ کر طلبا پر لاٹھی چارج اور پیلیٹ گن سے کی گئی کارروائی کی وضاحت دینی ہوگی۔ 2. وزیر اعظم کو جواب دینا ہوگا کہ شری رام مندر کو عطیہ کردہ چندہ-چڑھاوا کی رقم کس طرح چوری ہو گئی، جبکہ ٹرسٹ وزیر اعظم کی نگرانی میں تھا۔“

ان دونوں ہی معاملوں میں اپوزیشن پارٹیاں لگاتار مودی حکومت کو نشانہ بنا رہی ہیں اور پارلیمنٹ کے دونوں ایوان اس معاملہ پر رخنہ انداز بھی ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ آج اپوزیشن پارٹیوں کے اراکین پارلیمنٹ نے پارلیمانی احاطہ میں طلبا پر ہوئی پولیس بربریت اور رام مندر چندہ چوری معاملہ پر احتجاجی مظاہرہ بھی کیا۔ گزشتہ دنوں کی طرح پرینکا گاندھی، ڈمپل یادو اور جیہ بچن نے ڈونیشن باکس میں چندہ دے کر علامتی طور پر چندہ چوری کے خلاف اپنا احتجاج درج کیا۔ اس درمیان ’چندہ چور، گدی چھوڑ‘ کا نعرہ بھی بلند ہوا۔ اس مظاہرہ کی کچھ تصویریں کانگریس نے اپنے ’ایکس‘ ہینڈل پر شیئر بھی کی ہیں۔ ایک پوسٹ میں پارٹی نے لکھا ہے کہ ”بی جے پی جوابدہی سے بھاگنے کی لاکھ کوشش کر لے، لیکن حکومت کو جواب دینا ہوگا۔“

بی جے پی کی محفوظ سیٹیں بھی اب محفوظ نہیں

بھاجپا کا زوال شروع، اب امیدوار بھی نہیں ملیں گے: اکھلیش

لکھنؤ: سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ جو لوگ خدا کو نچانے کا غرور رکھتے تھے، انہیں خود خدا نے نچا دیا۔ انہوں نے کہا کہ جو اپنے آپ کو خدا سے بھی بڑا سمجھتے تھے، خدا نے انہیں چلتی گاڑی سے نیچے اتار دیا اور ان کے غرور کا بخار بھی ختم کر دیا۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ یہ کامیابی نوجوانوں کے اتحاد اور ان کے والدین کے غصے کا مشترکہ نتیجہ ہے، کیونکہ ووٹ چوری، پیپر لیک، چندہ اور نذرانے کی چوری، نوکریوں کی چوری، ریزرویشن کی چوری، کمیشن خوری، پی ڈی اے طبقے پر مظالم، بدعنوانی، مہنگائی، ملاوٹ کو سرکاری سرپرستی، ماؤں اور

بیٹیوں کی توہین اور نوجوان نسل پر ہر طرح کے حملوں کے ذریعے بی جے پی نے عوام کے اعتماد اور عقیدے کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب بی جے پی کے لوگ بھی اپنی ہی صفوں میں کسی کے استعفے کا مطالبہ کریں گے، کیونکہ جو اپنی ہی اسمبلی سیٹ نہ جیت سکے، اس کے سہارے پارٹی کی کشتی کیسے پار لگے گی۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ اصل شکست ان لوگوں کی ہے، جنہوں نے ایسے افراد کو منتخب کیا یا اپنی مرضی سے تنظیم پر مسلط کیا۔ اب کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ”بی جے پی میں استعفے نہیں ہوتے۔“ انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا کہ اتر پردیش میں سب سے زیادہ خوش وہ لوگ ہیں جنہیں صرف پی ڈی اے سماج سے تعلق رکھنے کی وجہ سے قومی سطح کے بجائے ریاستی سطح کا عہدہ دیا گیا تھا۔ آج وہ بھی مسکرا کر پوچھ رہے ہیں کہ 5 بڑا یا 7؟ عوام یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ جب قومی صدر اسمبلی انتخابات نہیں جتوا سکے تو ریاستی صدر اسمبلی کی لڑائی کیسے لڑوا سکیں گے۔ یہ ڈبل انجن حکومت کی ڈبل شکست ہے۔

ایران کا آبنائے ہرمز میں ایم کیو 9 ڈرون مار گرانے کا دعویٰ

امریکہ کے ساتھ فی الحال کوئی بات چیت نہیں ہو رہی: اسماعیل بقائی ☆ برطانیہ، بلغاریہ اور یوکرین نے جنگ میں شامل نہ ہونے کی یقین دہانی کرائی ہے: ایران ☆ امریکی دعوے اور دھمکیاں نفسیاتی جنگ کی حکمتِ عملی کا حصہ ہیں: ایران ☆ ایران دشمن کی ہر دھمکی کو سنجیدہ لیتا اور دفاعی صلاحیت کو مزید مضبوط بناتا ہے: قائم مقام ایرانی وزیرِ دفاع

تہران، 3 اگست (یو این آئی) ایرانی پاسداران ایرو اسپیس فورس نے دعویٰ کیا ہے کہ آبنائے ہرمز پر دفاعی نظام کے ذریعے ایم کیو 9 ریپر ڈرون مار گرایا ہے۔ پاسدارانِ انقلاب سے منسلک خبر رساں ادارے کے مطابق ایرانی پاسدارانِ انقلاب کی فضائیہ نے آبنائے ہرمز کے اوپر پرواز کرنے والے ایک ایم کیو-9 ریپر ڈرون کو مار گرایا۔ آئی آر جی سی نے کہا ہے کہ ڈرون کو آبنائے ہرمز کے علاقے میں نصب ایک جدید فضائی دفاعی نظام کے ذریعے روک کر نشانہ بنایا گیا۔ رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ یہ کارروائی پاسدارانِ انقلاب کے فضائی یونٹ کی جانب سے کی گئی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ تاحال یہ واضح نہیں کہ یہ بغیر پائلٹ طیارہ کہاں سے روانہ ہوا تھا، تاہم ریپر ڈرونز بنیادی طور پر امریکی فضائیہ کے زیرِ استعمال ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق رواں سال 28 فروری کو امریکا اور اسرائیل کی جانب سے ایران کے خلاف جنگ شروع ہونے کے بعد سے اب تک ایران 30 سے زائد امریکی ریپر ڈرونز کو روک چکا ہے۔

☆ ایرانی وزارتِ خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے امریکہ سے مذاکرات کی تردید کر دی۔ ترجمان ایرانی وزارتِ خارجہ نے پریس بریفنگ دیتے ہوئے کہا کہ امریکہ کے ساتھ فی الحال کوئی بات چیت نہیں ہو رہی۔ ایرانی مذاکراتی ٹیم کے تمام ارکان فی الوقت ایران میں ہیں۔ چین کشیدگی کم کرنے میں مدد کرنے کی کوشش کر رہا ہے، کشیدگی میں کمی کے لیے کوئی نئے ثالث سامنے نہیں آئے ہیں، فی الحال کسی وفد کی میزبانی کرنے کا ارادہ نہیں نہ ہم کسی کے مہمان بنیں گے۔ ایران اور امریکہ سے متعلق معاملات میں پاکستان ثالث کا کردار ادا کر رہا ہے، قطر بھی جہاں ضرورت ہو وہاں مدد فراہم کرتا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ عمان کے ساتھ آبنائے ہرمز کے معاملے پر بات چیت ہو رہی ہے، گزشتہ 7 سے 8 دنوں سے عمان کے ساتھ آبنائے ہرمز میں عارضی طور محفوظ راستے پر کام کر رہے ہیں۔ اسماعیل بقائی نے کہا کہ زیرِ بحث نئے روٹ میں ایک گزرگاہ ہوگی، جس میں داخلے، اخراج کے لیے الگ راستے ہوں گے، تاہم آبنائے ہرمز کی بحالی کے لیے صرف عمان کے ساتھ معاہدے تک پہنچ جانا کافی نہیں ہے، جب تک امریکی جارحیت جاری رہے گی، صورتِ حال اسی طرح برقرار رہے گی۔ ترجمان کے مطابق آبنائے ہرمز سے متعلق کسی بھی حتمی فیصلے کا انحصار خطے کی مجموعی صورتِ حال اور متعلقہ فریقوں کے اقدامات پر ہوگا۔ ایرانی وزارتِ خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ آبنائے ہرمز کی بحالی کے لیے راستے پر اتفاقِ رائے اور محفوظ جہاز رانی کو یقینی بنانا ایک ضروری شرط ہے، تاہم صرف یہی شرط کافی نہیں ہے۔ اسماعیل بقائی نے زور دے کر کہا کہ آبنائے ہرمز ایران اور عمان کے درمیان اختلافات کی وجہ سے بند نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ آبنائے ہرمز میں پیدا ہونے والی صورتِ حال گزشتہ سال مارچ میں امریکا اور صیہونی ریاست کی فوجی جارحیت کے باعث پیدا ہوئی۔ یمن کے معاملے پر اسماعیل بقائی کا کہنا تھا کہ پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ یمن کے مسئلے کو مذاکرات کے ذریعے حل کیا جانا چاہیے، کسی بھی مسئلے کو ایران کے خلاف جنگ سے جوڑنا ذمہ داری سے بچنے کی ایک شکل ہے، موجودہ علاقائی مسائل کے لیے امریکا اور اس کے ساتھی ذمہ دار ہیں۔ ایرانی وزارتِ خارجہ کے ترجمان کا کہنا تھا کہ ایران کے خلاف امریکی جنگ صرف ایک ملک کے خلاف نہیں، بلکہ پورے خطے کے تمام ممالک کی سلامتی کے خلاف ہے۔ خطے میں امریکی فوجی موجودگی اور خلیج فارس کے جنوبی کنارے پر موجود ممالک کے علاقوں اور سہولتوں کا استعمال، خطے کے تمام ممالک کے لیے عدم تحفظ اور عدم استحکام میں اضافہ کا باعث ہے۔

☆ ایرانی وزارت خارجہ کا کہنا ہے کہ برطانیہ، بلغاریہ اور یوکرین نے جنگ میں شامل نہ ہونے کی یقین دہانی کرائی ہے۔ ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے اپنے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ امریکہ نے ایم او یو کے تحت بحری آمدورفت بحالی کی اجازت نہیں دی۔ اسماعیل بقائی نے کہا کہ امریکہ نے مدت ختم ہونے سے پہلے حملہ کیا، آبنائے ہرمز کی بندش امریکی وعدوں کی خلاف ورزی سے جڑی ہے۔ ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان کا کہنا تھا کہ ایران عمان کے ساتھ نئے بحری راستے پر بات کر رہا ہے، آبنائے ہرمز کھولنا عمان سے مذاکرات سے الگ معاملہ ہے۔ اسماعیل بقائی نے بتایا کہ برطانیہ، بلغاریہ اور یوکرین نے ایران جنگ میں شامل نہ ہونے کی یقین دہانی کرائی ہے۔ اس سے قبل ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے کہا کہ آبنائے ہرمز کے معاملے پر ایران اور عمان کے درمیان جاری مذاکرات اپنے حتمی مراحل میں داخل ہو گئے ہیں۔ ایرانی سرکاری خبر رساں ایجنسی کے مطابق ایرانی وزیر خارجہ کا یہ بیان ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب امریکہ کی جانب سے سفارت کاری کو موقع دینے کی غرض سے ایران پر ممکنہ حملہ روکنے کا اعلان کیا گیا تھا۔

☆ ایران نے امریکہ پر الزام عائد کیا ہے کہ ملک کے خلاف امریکی دعوے اور دھمکیاں نفسیاتی جنگ کی حکمتِ عملی کا حصہ ہیں۔ سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پر پیغام جاری کرتے ہوئے ایرانی وزارتِ خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی کا کہنا ہے کہ ایران کے خلاف امریکہ کے الزامات دراصل نفسیاتی دباؤ ڈالنے کی ایک وسیع تر مہم کا حصہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکی حکام کی جانب سے بار بار کیے جانے والے دعوے بے بنیاد ثابت ہوئے ہیں۔ اسماعیل بقائی نے کہا کہ حالیہ امریکی دھمکیاں محض بیانات تک محدود نہیں رہیں بلکہ بعض مواقع پر ایرانی عوام کے خلاف سنگین جرائم کا سبب بھی بنیں۔ ایرانی وزارتِ خارجہ کے ترجمان نے الزام عائد کیا کہ رہائشی علاقوں اور شہریوں کے گھروں پر حملوں میں 2,500 پاؤنڈ وزنی بم استعمال کیے گئے۔

☆ ایران کے قائم مقام وزیرِ دفاع سید مجید ابن الرضا نے کہا ہے کہ ایران دشمن کی ہر دھمکی کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے اپنی عسکری تیاری و دفاعی صلاحیت کو مزید مضبوط بناتا ہے۔ انہوں نے امریکی صدر کی جانب سے ایران کے خلاف نئے حملے موخر کر کے مذاکرات کا دوبارہ آغاز کرنے پر ردعمل دیا ہے۔ سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پر جاری بیان میں سید مجید ابن الرضا نے کہا کہ دشمن کے حالیہ بیانات نفسیاتی اور ادراکی جنگ کا حصہ ہو سکتے ہیں، تاہم ہماری نظر میں ہر دھمکی حقیقی ہے اور اسے سنجیدگی سے لینا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نہ تو کسی اچانک صورت حال پر حیران ہوں گے اور نہ ہی غیر فعال رہیں گے۔ ہم ہر دھمکی کو اپنی تیاریوں میں اضافے، دفاعی صلاحیت مضبوط بنانے اور اپنی طاقت میں مزید اضافہ کرنے کی بنیاد بناتے ہیں۔ قبل ازیں صدر ٹرمپ نے ایران پر حملے منسوخ کر کے مذاکرات کا اعلان کیا۔ انہوں نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹروتھ سوشل پر لکھا کہ امریکا ایران کے خلاف ایسی عسکری طاقت، قوت اور کارروائی کے لیے مکمل طور پر تیار تھا، جس کی مثال دوسری جنگِ عظیم کے بعد نہیں ملتی۔ تاہم ایران اور دیگر مشرقِ وسطیٰ کے ممالک کی درخواست پر کارروائی موخر کر دی گئی کیونکہ ایک مجوزہ معاہدہ زیرِ غور ہے، جس میں آبنائے ہرمز کو فوری، مکمل اور بلا رکاوٹ کھولنے اور ایران کے جوہری خطرے کے خاتمے کو شامل بتایا گیا۔

اربعین حضرت زینبؑ کے لازوال پیغام کی برکت ہے: آیت اللہ العظمیٰ جوادی آملی

حوزہ نیوز ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق، مرجع تقلید، آیت اللہ العظمیٰ جوادی آملی نے کہا ہے کہ اربعین کی عظیم تحریک حضرت زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا کے اس ابدی پیغام کا ثمر ہے کہ حق کی آواز کبھی خاموش نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے زور دیا کہ حوزہ ہائے علمیہ کو نئے شبہات اور فکری چیلنجز کا جواب دینے کے لیے اپنی علمی گہرائی اور جامعیت کو ہمیشہ برقرار رکھنا ہوگا۔ آیت اللہ العظمیٰ جوادی آملی نے عدلیہ کے سربراہ حجۃ الاسلام والمسلمین غلام حسین محسنی اژہ ای سے ملاقات کے دوران اربعین حسینی کی عظمت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اربعین، ثقافتِ "یا حسینؑ" اور حضرت زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا کے اس لازوال پیغام کا نتیجہ ہے کہ حق کی آواز کو کبھی خاموش نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت زینبؑ کے خطبات صرف مصائب کا بیان نہیں تھے بلکہ اموی جبر کے نظریے کے خلاف ایک مضبوط فکری اعلان تھے۔ آپؑ کا تاریخی جملہ "ما رأیت إلا جمیلا" اس حقیقت کی ترجمانی کرتا ہے کہ ظلم کے ذمہ دار ظالم ہیں، نہ کہ خداوند متعال، اور انسان اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے۔ آیت اللہ جوادی آملی نے کہا کہ تفسیرِ تسنیم کی تدوین چالیس برسوں پر محیط مسلسل علمی کوششوں کا نتیجہ ہے، جس میں متعدد نسلوں کے اساتذہ اور طلبہ نے نئے علمی سوالات اور شبہات کا جواب دینے کے لیے اجتماعی کردار ادا کیا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ حوزہ ہائے علمیہ کو بدلتے زمانے کے فکری اور اعتقادی چیلنجز کا جواب دینے کے لیے مسلسل علمی تحقیق جاری رکھنی چاہیے اور آزادی، اختیار اور دیگر بنیادی اسلامی مباحث کو مضبوط علمی انداز میں پڑھایا اور واضح کیا جانا چاہیے۔ مرجع تقلید نے مزید کہا کہ اسلامی فقہ میں فیصلے غیب کے علم پر نہیں بلکہ شرعی دلائل، گواہی اور قسم کی بنیاد پر کیے جاتے ہیں، اگرچہ معصومین علیہم السلام علمِ غیب رکھتے تھے۔ انہوں نے مؤمنین کی اجتماعی قربانیوں اور اسلامی انقلاب کے دفاع کو نصرتِ الٰہی کا مظہر قرار دیتے ہوئے کہا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے غزوۂ بدر میں مسلمانوں کی مدد فرمائی، اسی طرح آج بھی وہ اہل ایمان کی نصرت پر قادر ہے۔ اپنے خطاب کے اختتام پر آیت اللہ جوادی آملی نے تمام شہدائے اسلام و انقلاب، خصوصاً رہبرِ شہید کو خراج عقیدت پیش کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں شہدائے کربلا کے ساتھ محشور فرمائے اور اسلامی نظام کے خدمت گزاروں کو حضرت امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور تک اس امانت کی حفاظت کی توفیق عطا فرمائے۔

یونان میں جنگلات کی آگ بجھانے والے 2 ہیلی کاپٹر آپس میں ٹکرا گئے، عملے کے 2 افراد کی موت

ایتھنز، 3 اگست (یو این آئی) یونان میں جنگلات کی آگ بجھانے والے 2 ہیلی کاپٹر آپس میں ٹکرا گئے، حادثے میں ایک ہیلی کاپٹر میں سوار عملے کے 2 افراد جاں بحق ہو گئے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق یونان کے دارالحکومت ایتھنز کے مغرب میں واقع پساتھا کے جنگلات میں آگ بجھانے کے دوران فائر ڈپارٹمنٹ کے 2 ہیلی کاپٹر آپس میں ٹکرا گئے۔ ٹی وی فوٹیج میں دیکھا گیا کہ ایک ہیلی کاپٹر دوسرے ہیلی کاپٹر کے نچلے حصے سے ٹکرایا، جس کے بعد وہ دھماکے سے پھٹ کر زمین پر گر گیا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق حادثے میں ایک ڈنمارک کا پائلٹ اور یونان کی فائر سروس کا افسر جاں بحق ہو گئے جبکہ دوسرے ہیلی کاپٹر کے عملے کو بحفاظت بچا لیا گیا۔ فائر سروس کے ڈائریکٹر کمیونیکیشنز نے بتایا کہ عملے کے دونوں افراد کو بے ہوشی کی حالت میں اسپتال منتقل کیا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے ان کی موت کی تصدیق کر دی۔ دوسری جانب، سیکڑوں فائر فائٹرز ایتھنز کے مغرب میں لگی آگ کو شہر کے مضافاتی علاقوں تک پہنچنے سے روکنے کی کوششوں میں مصروف ہیں، جبکہ حکام نے تحقیقات مکمل ہونے تک علاقے میں تمام ہیلی کاپٹروں کی پروازیں معطل کر دی ہیں۔ یونانی وزیر اعظم کے مطابق حادثے میں جاں بحق ہونے والوں میں ایک یونان اور ایک ڈنمارک کا پائلٹ شامل ہے۔ اس حادثے کے بعد رواں ہفتے یونان میں جنگلات کی آگ سے ہلاکتوں کی مجموعی تعداد 5 ہو گئی، اس سے قبل کریٹ اور پیلوپونیز میں تین فائر فائٹرز جان کی بازی ہار چکے ہیں۔

ایران: عمان کے ساتھ مذاکرات آبنائے ہرمز سے بحری آمدورفت کے موضوع پر مرکوز ہیں

تہران، 3 اگست (یو این آئی) ایرانی دفتر خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے دارالحکومت تہران میں اپنے ہفتہ وار پریس کانفرنس میں ایجنڈے کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کیا۔ عمان کے ساتھ ہونے والی بات چیت کا مقصد آبنائے ہرمز میں جہازوں کی محفوظ گزرگاہ کو یقینی بنانے کے لیے ایک نیا اور عارضی راستہ متعین کرنا ہے۔ اس بارے میں بقائی نے کہا ہے کہ "ہم امریکہ کے ساتھ مذاکرات نہیں کر رہے۔ عمان کے ساتھ بات چیت ہرمز میں جہازوں کی محفوظ گزر پر مرکوز ہے۔ جب تک امریکہ کی بحری ناکہ بندی اور حملے جاری رہیں گے، ہرمز کی موجودہ صورتحال میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی۔" بقائی نے بتایا کہ فی الحال ثالثی کرنے والا ملک پاکستان ہے اور قطر ثالثی کے عمل کی حمایت کر رہا ہے۔ اس نے کہا کہ چین کو خطے میں تنازع اور عدم تحفظ میں اضافے سے خدشات لاحق ہیں اور صورتِ حال مزید بگڑنے سے روکنے کے لیے کوششیں کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایران کے خلاف جارحانہ رویہ صرف طاقت اور مزاحمت سے روکا جا سکتا ہے، اور امریکہ نہ صرف ایران بلکہ خطے کے تمام ممالک کی سلامتی کے لیے خطرہ ہے۔ بقائی نے کہا کہ امریکہ کے علاقے میں فوجی اڈوں کے استعمال سے عدم استحکام میں اضافہ ہوتا ہے۔ ڈونلڈ ٹرمپ کے ایران کے خلاف سخت بیانات کے بارے میں انہوں نے کہا: "ہم ایرانی ہی رہیں گے ہماری اپنی اخلاقی اقدار ہیں۔ مجھے نہیں لگتا کہ ہم دوسروں کی بدزبانی کو بطور مثال لیں گے۔" انہوں نے کہا کہ بیکائی نے بحرِ خزر (کاسپین سی) میں ایران کے بحری جہاز پر یوکرین کے حملے کے بارے میں بھی بات کرتے ہوئے کہا کہ یوکرینی حکام نے اس واقعہ کو غیر ارادی قرار دیا ہے، تاہم یوکرینی صدر وولودیمیر زلنسکی نے مختلف نوعیت کے بیانات دیے ہیں۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ آیا یوکرین اس بات کی تصدیق کے لیے کوئی قدم اٹھائے گا کہ یہ واقعہ دانستہ طور پر نہیں ہوا تھا۔ ایسے واقعات کے دوبارہ نہ ہونے کو یقینی بنانے کے لیے ہم ضروری اقدامات کریں گے۔"

دشمن کو اس کے وعدوں کا پابند بنانا ہوگا: ایرانی صدر

تہران، 3 اگست (یو این آئی) ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے کہا ہے کہ جس یادداشت پر دستخط ہوئے وہ شوریٰ کونسل کی اجتماعی دانشمندی کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ یادداشت مستقبل میں ایران کی خارجہ پالیسی کی بنیاد بنے گی۔ یادداشت پر عملدرآمد یقینی بنانے کے لیے دشمن کو اس کے وعدوں کا پابند بنانا ہوگا۔ مسعود پزشکیان کا مزید کہنا تھا کہ اس یادداشت سے ایران، خطے اور اتحادیوں کی سلامتی مزید مضبوط ہوگی۔

مصر میں 5.3 شدت کا زلزلہ، عوام میں خوف و ہراس

قاہرہ، 3 اگست (یو این آئی) (مصری ایجنسی برائے انسداد آفات کے مطابق، مصر کے شمال مشرقی صوبے اسماعیلیہ میں 5.3 شدت کا زلزلہ آیا ہے۔ ایجنسی نے بتایا کہ یہ زلزلہ آج مقامی وقت کے مطابق صبح 03:00 بجے آیا، جس کی گہرائی 5.47 کلومیٹر ریکارڈ کی گئی۔ مصری مقامی میڈیا کے مطابق، زلزلے کے جھٹکے دارالحکومت قاہرہ سمیت کئی شہروں میں محسوس کیے گئے، تاہم اب تک کسی جانی نقصان یا تباہی کی اطلاع نہیں ملی ہے۔ مصری ہلالِ احمر نے اعلان کیا ہے کہ انہیں اب تک کسی کے زخمی ہونے یا مادی نقصان کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے تاہم، انہوں نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ پرانی یا واضح دراڑیں رکھنے والی عمارتوں سے دور رہیں۔ مصری وزارتِ صحت نے ہنگامی امداد کا پلان فعال کر دیا ہے اور ہسپتالوں کو ہائی الرٹ پر رکھ دیا ہے۔ ایک سرکاری بیان کے مطابق، مصر نے زلزلے کے مرکز سے متعلق معلومات کو اپ ڈیٹ کرتے ہوئے بتایا ہے کہ یہ زلزلہ شہر سوئز سے 38 کلومیٹر دور ریکارڈ کیا گیا ہے۔ خطے میں اینڈرائیڈ صارفین کو ایک الرٹ موصول ہوا جس میں بتایا گیا کہ مصر میں 5.9 شدت کا زلزلہ آیا ہے۔ ماہرینِ زلزلہ دانی مزید ڈیٹا کا تجزیہ کر رہے ہیں، جبکہ یو ایس جی ایس کے سائنسدان نئی معلومات موصول ہونے پر زلزلے کی شدت کے نقشے کو اپ ڈیٹ کر سکتے ہیں۔

ممکن نہیں کہ مصنوعی ذہانت ملازمتوں کو ختم کر دے: ماہرِ معاشیات اسٹیو ہینکے

نیویارک، 3 اگست (یو این آئی) معروف ماہرِ معاشیات اسٹیو ہینکے نے اس خیال کو مسترد کر دیا ہے کہ مصنوعی ذہانت جلد ہی لاکھوں ملازمتیں ختم کر دے گی۔ اسٹیو ہینکے نے اپنے تازہ بیان میں کہا ہے کہ مصنوعی ذہانت کو بڑے پیمانے پر چلانے کے لیے پانی، بجلی اور مہنگے ڈیٹا مراکز سمیت بھاری سرمایہ کاری درکار ہوتی ہے، اس لیے یہ انسانی افرادی قوت کا سستا متبادل نہیں بن سکتی۔ انہوں نے کہا کہ کمپنیاں اسی وقت ملازمین کو تبدیل کریں گی جب مصنوعی ذہانت کی لاگت انسانوں کو تنخواہیں دینے سے کم ہوگی لیکن موجودہ حالات میں ایسا نہیں ہو سکتا۔ اسٹیو ہینکے کے مطابق مائیکرو سافٹ، الفابیٹ، ایمیزون اور میٹا نے رواں سال تقریباً 700 ارب ڈالرز کے سرمایہ جاتی اخراجات کا اعلان کیا ہے، جو 2027ء تک بڑھ کر 1 کھرب ڈالرز تک پہنچ سکتے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ اس سے واضح ہوتا ہے کہ مصنوعی ذہانت کا بنیادی ڈھانچہ انتہائی مہنگا ہے۔ "مصنوعی ذہانت" اس سے صحت، تعلیم، زراعت، معیشت غرض یہ کہ ہر شعبے میں انقلاب آ رہا ہے انہوں نے مصنوعی ذہانت کو ضرورت سے زیادہ بڑھا چڑھا کر پیش کیے جانے والا اور ممکنہ طور پر خطرناک قرار دیے گئے نظریے کو رَد کرتے ہوئے کہا کہ اگر بڑی ٹیکنالوجی کمپنیاں اپنے ترقیاتی اہداف حاصل نہ کر سکیں تو مصنوعی ذہانت کی تیزی سے بڑھتی ہوئی سرمایہ کاری سُست پڑ سکتی ہے۔ دوسری جانب ایلون مسک کا مؤقف ہے کہ مستقبل میں مصنوعی ذہانت کی لاگت تقریباً صفر ہو جائے گی، اسی لیے انہوں نے یہاں تک کہا ہے کہ لوگوں کو ریٹائرمنٹ کے لیے بچت کی ضرورت نہیں ہوگی۔ ایلون مسک نے مصنوعی ذہانت سے ممکنہ بے روزگاری کے حل کے طور پر حکومتی سطح پر عالمگیر بنیادی آمدن کی تجویز بھی دی ہے۔

غزہ پر اسرائیلی حملوں کا مقصد جنگ بندی معاہدہ ناکام بنانا ہے: حماس

غزہ، 3 اگست (یو این آئی) حماس کا کہنا ہے کہ غزہ پر اسرائیلی حملوں کا مقصد جنگ بندی معاہدے کو ناکام بنانا ہے۔ حماس کے مطابق غزہ میں اسرائیل کی جانب سے حملوں میں جان بوجھ کر اضافہ کرنے کا مقصد ثالثوں کے ساتھ طے پانے والی مفاہمتوں میں رکاوٹ ڈالنا ہے تاکہ جنگ بندی معاہدے پر عمل درآمد مکمل نہ ہو سکے۔ حماس نے ثالثین سے مطالبہ کیا ہے کہ اسرائیل پر دباؤ ڈالنے کے لیے فوری اقدامات کریں تاکہ اس کے جرائم کو روکا جا سکے۔ واضح رہے کہ گزشتہ روز ہونے والے اسرائیلی حملوں میں 19 فلسطینی شہید ہوئے ہیں۔

تائیوان نے جنوبی بحیرہ چین میں جزائر پر اپنے دعوے کا اعادہ کیا

تائیوان کے مشرقی سمندر میں چینی گشت 'انتہائی عدم استحکام کا باعث' ۔ امریکہ

تائی پے، 3 اگست۔ ایم این این۔ تائیوان کی حکومت نے اتوار کو بحیرہ جنوبی چین میں جزائر پر اپنی خودمختاری کے دعوے کی تصدیق کی جب فلپائن نے اقوام متحدہ کے ساتھ سکاربوروشوال کا آفیشل ناٹیکل چارٹ شیئر کیا۔ تائیوان کی وزارت خارجہ نے کہا کہ بحیرہ جنوبی چین میں کسی بھی تنازعے کو بین الاقوامی قانون اور سمندر کے قانون کے مطابق پرامن طریقے سے حل کیا جانا چاہیے، اور تائیوان کی مرکزی خبر رساں ایجنسی (سی این اے) نے رپورٹ کیا کہ تائی پے کو کثیر الجہتی تنازعات کے تصفیے کے طریقہ کار میں شامل کیا جائے۔ تائیوان کی وزارت قومی دفاع کا بیان اس وقت آیا ہے جب فلپائن نے گزشتہ ہفتے اقوام متحدہ کے ساتھ سکاربوروشوال کا آفیشل ناٹیکل چارٹ شیئر کیا تھا تاکہ منیلا، تائی پے اور بیجنگ کی طرف سے دعویٰ کیے گئے اٹول پر اپنے دعوے کا اعادہ کیا جا سکے۔ جمعہ کو جاری کردہ ایک بیان میں، فلپائن کے محکمہ خارجہ نے کہا "یہ رقم 1982 کے اقوام متحدہ کے سمندر کے قانون کے کنونشن کے آرٹیکل 16 کے مطابق کی گئی تھی۔" اس میں کہا گیا ہے کہ سمندر کا قانون ساحلی ریاستوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ سرکاری چارٹس کی تشہیر کریں جس میں بنیادی خطوط کو دکھایا گیا ہے جہاں سے علاقائی سمندر کی چوڑائی کی پیمائش کی جاتی ہے۔ سکاربورو شوال کو فلپائن میں باجوڈی ماسینلوک، تائیوان میں ڈیموکریسی ریف اور چین میں ہوانگیان ڈاؤ کہا جاتا ہے، اور تینوں قومیں اس کا دعویٰ کرتی ہیں۔ 31 جولائی کو، چینی وزارت خارجہ نے ہوانگیان ڈاؤ کے نام نہاد علاقائی سمندر کی بنیادوں" کی حد بندی پر فلپائن پر تنقید کرتے ہوئے اسے "غیر قانونی، کالعدم اور باطل" قرار دیا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ فلپائن کا یہ اقدام چین کی علاقائی خودمختاری کی سنگین خلاف ورزی ہے اور بین الاقوامی قوانین کی سنگین خلاف ورزی ہے۔ چین اسے مضبوطی سے مسترد کرتا ہے اور اسے کبھی قبول نہیں کرے گا۔ ہوانگیان ڈاؤ چین کا موروثی علاقہ ہے۔ چین اور اس کے ملحقہ پانیوں پر ناقابل تردید خودمختاری رکھتا ہے اور متعلقہ پانیوں پر خودمختار حقوق اور دائرہ اختیار رکھتا ہے۔ چین نے مسلسل، پرامن اور موثر طریقے سے خودمختاری اور دائرہ اختیار کا استعمال کیا ہے۔ فلپائن کے علاقے کی تعریف بین الاقوامی معاہدوں کی ایک سیریز کے ذریعے کی گئی ہے، اور ہوانگیان ڈاؤ کبھی بھی اس کا حصہ نہیں رہا ہے۔ چین کے ہوانگیان ڈاؤ پر فلپائن کا غیر قانونی علاقائی دعویٰ بین الاقوامی قانون کے تحت مکمل طور پر بے بنیاد ہے۔ چینی وزارت خارجہ نے کہا کہ فلپائن کی جانب سے "جنوبی بحیرہ چین کی ثالثی کا یکطرفہ آغاز بین الاقوامی قانون کے بنیادی اصولوں کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے کہا کہ بیجنگ کے ساتھ ہونے والی ملاقاتوں میں 'سٹیٹس کو' کو تبدیل کرنے کی زبردستی کوششوں کی واشنگٹن کی مخالفت واضح ہو گئی ہے۔ امریکی حکومت نے چین کی جانب سے تائیوان کے مشرقی پانیوں میں کوسٹ گارڈ کے جہاز بھیجنے کو "گہری عدم استحکام" کے طور پر بیان کیا ہے اور بیجنگ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ تائپے کے خلاف اپنی دباؤ کی مہم ختم کرے۔ چائنا کوسٹ گارڈ نے جمعہ کو کہا کہ اس کے بحری جہاز شیوشان کی قیادت میں ایک فارمیشن نے تائیوان کے مشرق میں پانیوں میں گشت تیز کر دیا ہے۔ چین کے کوسٹ گارڈ کے ترجمان جیانگ لو نے کہا کہ جولائی سے، شیوشان ٹاسک فورس نے متعلقہ پانیوں پر کنٹرول کو مضبوط کیا ہے تاکہ منظم نیویگیشن اور بحری سرگرمیوں کو موثر طریقے سے یقینی بنایا جا سکے۔ "اس اقدام کا مقصد تائیوان اسٹرا کے دونوں اطراف کے ماہی گیروں کے جائز حقوق اور مفادات کے ساتھ ساتھ جان و مال کا تحفظ کرنا ہے۔" چین کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے، امریکی محکمہ خارجہ کے ایک نامعلوم ترجمان نے تائیوان کے قریب چینی گشت پر واشنگٹن کے تحفظات کا اعادہ کیا۔

گیس پروم: یورپی گیس ذخائر میں کمی، ترسیل کے عمل کو خطرات س دو چار کر رھی ھے

ماسکو، 3 اگست (یو این آئی) روسی توانائی کمپنی گیس پروم کا کہنا ہے کہ یورپ کے زیرِ زمین قدرتی گیس ذخائر میں پائی جانے والی گیس کی کمی سرد موسم کے دوران قابلِ اعتماد رسد کے لحاظ سے سنگین خطرہ پیدا کرتی ہے۔ گیس پروم کی جانب سے جاری کردہ تحریری بیان میں یورپ کے قدرتی گیس ذخائر کے جون اور جولائی کے دورانیے کی سطح اور اعداد و شمار کا جائزہ لیا گیا ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ ذخائر میں گیس کا خلا 12 ارب مکعب میٹر تک پہنچ گیا ہے اور 31 جولائی تک ذخائر میں قدرتی گیس کی مقدار گزشتہ سال کی اسی تاریخ کے مقابلے میں 3.17 فیصد کم ہے۔ بیان میں یہ بھی بتایا گیا کہ جرمنی، ہالینڈ اور فرانس کے قدرتی گیس ذخیرہ کرنے کی شرح یورپی اوسط سے کم رہی ہے اور اس میں کہا گیا: موجودہ صورتِ حال سرد موسم کے دوران یورپی صارفین کو قابلِ اعتماد قدرتی گیس کی فراہم کے حوالے سے خطرہ پیدا کرتی ہے۔※ پابندیوں کے باعث گیس پروم کی یورپ کو قدرتی گیس برآمدات نمایاں حد تک کم ہو گئی تھیں۔

مشرقِ وسطیٰ میں شدید گرمی کی نئی لہر، درجہ حرارت 50 ڈگری تک پہنچنے کا امکان

دبئی، 3 اگست (یو این آئی) اماراتی محکمہ موسمیات نے متحدہ عرب امارات سمیت مشرق وسطیٰ میں شدید گرمی کی نئی لہر کی پیشگوئی کر دی۔ اماراتی محکمہ موسمیات کے مطابق آئندہ چند روز میں درجہ حرارت 50 ڈگری سینٹی گریڈ کے قریب پہنچ سکتا ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق شدید گرمی کی نئی لہر سے عراق، کویت، مشرقی سعودی عرب اور امارات کے صحرائی علاقے زیادہ متاثر ہوں گے تاہم فجیرہ سمیت امارات کے بعض مشرقی اور جنوبی علاقوں میں جمعرات تک بارش کا امکان بھی ہے جب کہ تیز ہواؤں اور گرد آلود موسم کا الرٹ بھی جاری کیا گیا ہے۔ اماراتی محکمہ موسمیات نے مزید بتایا کہ ابوظبی کے علاقے الشواخ میں درجہ حرارت پہلے ہی 50 ڈگری سے تجاوز کر چکا ہے جب کہ کویت میں 48 ڈگری سینٹی گریڈ تک گرمی کی پیشگوئی کی گئی ہے۔

عمان کے ساحل کے قریب ٹینکر کے نزدیک دھماکے کی اطلاع

لندن، 3 اگست (یو این آئی) برطانوی میری ٹائم ٹریڈ آپریشنز (یو کے ایم ٹی او) نے بتایا ہے کہ پیر کی علی الصبح عمان کے ساحل کے قریب دھماکے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ غیر ملکی میڈیا کی رپورٹس کے مطابق عمان کے شہر خصب سے تقریباً 20 بحری میل شمال مشرق میں ایک آئل ٹینکر کے نزدیک دھماکہ ہوا ہے۔ یو کے ایم ٹی او کے مطابق ایک آئل ٹینکر کے کپتان نے جہاز کے انتہائی قریب دھماکے کی آواز سننے کی اطلاع دی۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق جہاز اور اس پر سوار تمام عملہ محفوظ ہے۔ واقعے کی تحقیقات جاری ہیں جبکہ یو کے ایم ٹی او نے اس علاقے سے گزرنے والے بحری جہازوں کو احتیاط برتنے اور کسی بھی مشکوک سرگرمی کی فوری اطلاع متعلقہ حکام کو دینے کی ہدایت کی ہے۔

جنوبی کوریا میں ایک صدی بعد گرمی کے تمام ریکارڈ ٹوٹ گئے

سیول، 3 اگست (یو این آئی) جنوبی کوریا میں ایک صدی بعد گرمی کے تمام ریکارڈ ٹوٹ گئے، 1904 سے جاری جدید موسمی مشاہدات کی تاریخ میں پہلی بار اتنا بلند درجہ حرارت ریکارڈ کیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق جنوبی کوریا ان دنوں موسمیاتی تبدیلیوں کی بدترین لہر کی لپیٹ میں ہے، جہاں ایک صدی کے بعد گرمی کے تمام سابقہ ریکارڈ ٹوٹ گئے ہیں۔ غیر معمولی درجہ حرارت اور شدید لو کے باعث حکام نے ہنگامی اقدامات اٹھاتے ہوئے ملک میں دوسرے درجے کی شدید ایمرجنسی نافذ کر دی ہے۔ موسمیاتی صورتحال کی سنگینی کو مدنظر رکھتے ہوئے متعلقہ حکام نے شہریوں کے لیے ریڈ الرٹ جاری کیا ہے، جس میں انہیں سخت تاکید کی گئی ہے کہ وہ کسی بھی قسم کی بیماری یا جانی نقصان سے بچنے کے لیے تمام بیرونی اور آؤٹ ڈور سرگرمیاں فوری طور پر ترک کر دیں اور گھروں کے اندر رہیں۔ محکمہ موسمیات اور مقامی میڈیا کے مطابق ملک کے مختلف حصوں میں درجہ حرارت خطرناک حد تک بڑھ چکا ہے اور درجہ حرارت 42 ڈگری سینٹی گریڈ سے بھی تجاوز کر گیا ہے۔ یانگ سان میں مسلسل 5 دنوں سے پارہ 40 ڈگری سینٹی گریڈ سے اوپر ریکارڈ کیا جا رہا ہے، جس نے معمولاتِ زندگی کو مفلوج کر دیا ہے جبکہ ملک کے دیگر بڑے شہروں بشمول ڈیگو اور بوسان میں بھی شدید تپش کا سلسلہ جاری ہے، جہاں درجہ حرارت 30 ڈگری کی بلند ترین سطح پر برقرار ہے۔

یہی دل میں تمنا ہے کہ کربلا دیکھوں لحدِ حسینؑ اور قبرِ باوفا دیکھوں

چہلم کے موقع پر لکھنؤ سے ہزاروں عزادار کربلا پہنچ گئے ★ نہ گرمی کا اثر، نہ دوری کا احساس، بس کربلا جانا ہے

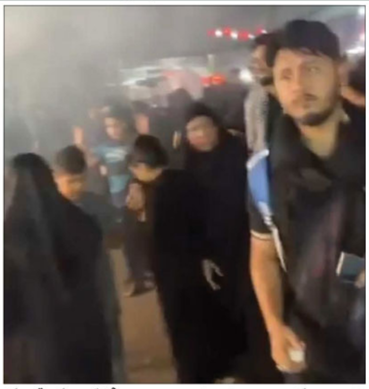

لکھنؤ: (ذیشان حیدر)

یہی دل میں تمنا ہے کہ کربلا دیکھوں
لحدِ حسینؑ اور قبرِ باوفا دیکھوں

حضرت امام حسینؑ اور ان کے ساتھیوں کی شہادت کے چالیسویں دن کو چہلم کہا جاتا ہے۔ اس دن دین اور انسانیت کے لیے دی گئی ان کی عظیم قربانی کو یاد کیا جاتا ہے۔ حضرت امام حسینؑ کی شہادت نے اسلام کو نئی زندگی بخشی۔ امام حسینؑ کی تحریک انسانی تاریخ کا ایک لازوال واقعہ ہے۔

61 ہجری میں 10 محرم کو اُس وقت کے حکمران یزید کی فوج نے حضرت امام حسینؑ، ان کے بیٹوں، بھائیوں، بھتیجوں، بھانجوں اور وفادار ساتھیوں سمیت 72 افراد کو تین دن کا بھوکا پیاسا رکھنے کے بعد شہید کر دیا اور ان کے اہلِ خانہ کے خیموں کو آگ لگا دی۔ یہاں تک کہ دشمنوں نے ان کے مقدس سرتن سے جدا کر کے لاشوں کو کربلا کے تپتے ہوئے ریگستان میں چھوڑ دیا۔

اس کے بعد حضرت امام حسینؑ کی بہن شہزادی حضرت زینبؑ، فرزند حضرت امام زین العابدینؑ اور دیگر خواتین و بچوں کو قیدی بنا کر شام (موجودہ شام/سوریہ) لے جایا گیا۔ لیکن حضرت زینبؑ اور حضرت امام زین العابدینؑ کی جرات و استقامت نے یزیدی سازشوں کو اس طرح ناکام بنایا کہ تاریخ آج بھی امام حسینؑ کی دائمی فتح پر حیران ہے۔ حضرت زینبؑ نے یزید کی فتح کی امید کو خاک میں ملا کر امام حسینؑ کی تحریک کا پرچم اس شان سے بلند کیا جو آج تک سربلند ہے۔

امام حسینؑ کے چہلم کا دن عزاداروں اور عقیدت مندوں کے درمیان ہمیشہ سے نہایت اہم رہا ہے۔ چہلم کے دن حضرت امام حسینؑ کے روضۂ اقدس کی زیارت کی روایت آج بھی عراق میں پوری شان و شوکت کے ساتھ جاری ہے۔ عقیدہ ہے کہ چہلم کے دن آسمان کے تمام فرشتے بھی کربلا میں زیارت کے لیے حاضر ہوتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ کربلا روئے زمین کی جنت ہے اور انسانیت کو بچانے والے حسینؑ اس سلطنت کے بادشاہ ہیں۔

سفرِ عشق، میں پیدل چلا کربلا

ناز قسمت پہ کرتا ہوا، میں پیدل چلا کربلا

حضرت امام حسینؑ اور ان کے ساتھیوں کے چہلم میں شرکت کے لیے دنیا بھر سے کروڑوں عزادار کربلا (عراق) پہنچ چکے ہیں۔ لکھنؤ سے بھی ہزاروں عزادار کربلا پہنچے ہیں۔

کاروانِ ولی العصر سے عادل حسین، شاہین اختر، عمران رضوی، سیف عباس، ناز فاطمہ، سحر فاطمہ، محمد جعفر، سیما فاطمہ، سید محمد رضا، عامر عباس، عرفان حیدر، نسیم بانو، کلثوم زہرا، چاندنی، صابر علی، سید سلمان عباس نقوی، سید علی زمن زیدی، رضوان فاطمہ، شمو اشتیاق اور نہر حسین اربعین ملین مارچ میں شریک ہیں۔

اس کے علاوہ مولانا یعسوب عباس، زہیب رضا، جون باقر امام، فاضل حسین، دانش علی، ابوذر کخوری، شمسی رضوی، صوفی رضوی، ڈاکٹر عامر، حیدر علی، فرمان، شعیب، فیضان، مولانا مرزا نصرت، قاری خمینی، شفیق بدر، گل مہدی رضوی اور امن عباس سمیت ہزاروں عزادار لکھنؤ سے زیارت کے لیے کربلا گئے ہیں۔

مختلف ممالک سے عراق پہنچنے کے بعد ہر سال چہلم کے موقع پر لاکھوں زائرین نجف سے کربلا تک پیدل سفر کرتے ہیں، جنہیں **زائرینِ امام حسینؑ** کہا جاتا ہے۔ اس دوران لوگ اپنے اپنے ممالک کے جھنڈے اٹھائے ہوتے ہیں۔ لکھنؤ سے جانے والے مردوں اور پردہ نشین خواتین نے بھی اپنے ہاتھوں میں ترنگا لے کر یہ سفر طے کیا۔

لکھنؤ سے گئے عزاداروں نے فون پر بتایا کہ نجف سے کربلا تک تقریباً 80 کلومیٹر کا یہ پیدل سفر تین دن میں مکمل ہوتا ہے۔ اس سفر میں ہر رنگ، عمر اور مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگ شریک ہوتے ہیں۔ نہ انہیں گرمی کا احساس ہوتا ہے اور نہ ہی فاصلے کی تھکن محسوس ہوتی ہے۔

یہ سفر عراق کے شہر نجف میں واقع حضرت علیؑ کے روضۂ مبارک کی زیارت کے بعد شروع ہوتا ہے اور کربلا میں حضرت امام حسینؑ کے روضۂ اقدس پر اختتام پذیر ہوتا ہے۔ نجف سے کربلا کے درمیان 1452 ستون نصب ہیں جن پر روشنی کا انتظام کیا گیا ہے۔ 1452واں ستون کربلا میں حضرت عباسؑ کے روضۂ مبارک کے سامنے واقع ہے۔

چہلم میں شرکت کے لیے دنیا کے تقریباً 172 ممالک سے زائرین کربلا پہنچ چکے ہیں۔ ان میں ہندوستان، ایران، پاکستان، کویت، افغانستان، لبنان، بحرین، سعودی عرب، ترکی اور شام سمیت متعدد ممالک کے زائرین شامل ہیں۔

اس سفر کے راستے میں آنے والے گھروں کے مالکان اپنے دروازے لاکھوں زائرین کے لیے کھول دیتے ہیں۔ ہزاروں مقامی افراد خادم بن کر زائرین کی خدمت میں مصروف رہتے ہیں۔ ان کی موجودگی کی وجہ سے زائرین کو سفر کے دوران کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ یہاں کے لوگ زائرین کی خدمت کو عبادت سمجھتے ہیں اور اسی جذبے سے بے تاب نظر آتے ہیں۔

زائرین کے قیام کے لیے بہترین انتظامات کیے جاتے ہیں۔ کھانا، ناشتہ، چائے، شربت، موبائل چارج کرنے کی سہولت اور کپڑے دھونے کا انتظام بھی فراہم کیا جاتا ہے۔

چہلم کی کوریج کے لیے سیکڑوں صحافی کربلا پہنچ گئے

چہلم کی تقریبات کی کوریج کے لیے مختلف ممالک سے سیکڑوں صحافی کربلا پہنچے ہیں۔ کربلا جانے والی سڑکوں پر 80 سے زائد اطلاعاتی مراکز اور انٹرنیٹ و سیٹلائٹ نظام سے لیس ورچوئل میڈیا مراکز قائم کیے گئے ہیں، تاکہ میڈیا نمائندے اس عظیم مذہبی اجتماع کی خبریں دنیا بھر کے لوگوں تک پہنچا سکیں۔

چہلم کی شبِ قبل مجالس منعقد، تابوت اور ذوالجناح کی زیارت کرائی گئی

کربلا عظمت الدولہ میں آگ پر ماتم ☆ رات بھر انجمنوں کی شب بیداری، نوحہ خوانی کا سلسلہ جاری رہا

لکھنؤ: حضرت امام حسینؑ اور ان کے وفادار ساتھیوں کے چہلم کی شبِ قبل پیر کے روز مجالس اور ماتم کا سلسلہ رات گئے تک جاری رہا۔ امام باڑہ شاہ نجف، حضرت گنج میں مولانا محمد تقی نقوی نے مجلس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ رسولِ اسلام حضرت محمد ﷺ کے صحابی حضرت جابر بن عبداللہؓ سب سے پہلے حضرت امام حسینؑ کی قبرِ مبارک کے زائر تھے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت امام حسینؑ کی عظیم قربانیوں کی بدولت آج اسلام محفوظ ہے۔ جب مولانا نے شہدائے کربلا کی دردناک شہادتوں کا تذکرہ کیا تو ہر آنکھ اشکبار ہو گئی۔

مجلس کا آغاز مرزا محمد ظہیر نے تلاوتِ قرآنِ پاک سے کیا، جبکہ توفیق الحسن جہانگیر پوری نے سوز خوانی اور معصوم عباس و امیر حیدر زیدی نے پیش خوانی کی۔ مجلس کے بعد مختلف انجمنوں نے نوحہ خوانی کی۔ وقف کربلا عظمت الدولہ، بہادر مہدی گنج میں مولانا گلریز نقی نے مجلس سے خطاب کیا، جس کے بعد آگ پر ماتم کیا گیا۔ امام باڑہ (کنیز عباس)، شکیل رضوی، عباس نگر، مفتی گنج میں مولانا ارشد حسین موسوی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت امام حسینؑ امت کی اصلاح کے لیے کربلا گئے تھے، کیونکہ یزید دینِ اسلام کو تباہ کر رہا تھا۔ اگر امام حسینؑ قربانی نہ دیتے تو دین مٹ گیا ہوتا۔

مجلس کے بعد شہر کی متعدد انجمنوں نے نوحہ خوانی اور سینہ زنی کر کے شہدائے کربلا کا پرسہ دیا۔

امام باڑہ کنیزِ زہرا، بیگم حسن پوریہ میں سید محسن عباس رضوی نے مرثیہ پیش کیا اور واقعۂ کربلا بیان کیا، جسے سن کر عزادار گریہ کرنے لگے۔

امام باڑہ ریاست حسین (رضا عباس)، منصور نگر میں مولانا میثم زیدی نے مجلس سے خطاب کیا۔ کربلا منشی فضلِ حسین، حیدر گنج میں شب بیداری اور مجلس کا انعقاد کیا گیا، جہاں مولانا سید مہدی زیدی نے خطاب کیا۔ مجلس کے بعد انجمنوں نے نوحہ خوانی اور سینہ زنی کی۔ اس مجلس کا اہتمام انجمن عین العزا نے کیا تھا۔ کربلا تالکٹورہ میں مولانا کلبِ احمد نقوی نے مجلس سے خطاب کیا۔ امام باڑہ سبط الرضا، مقبرہ عالیہ، گولا گنج میں مولانا امیر حیدر رضوی نے مجلس سے خطاب کیا۔

آفاق منزل، سجاد باغ میں مولانا مظاہر علی رضوی نے مجلس سے خطاب کیا۔ مجلس کے بعد ذوالجناح، عماری اور دیگر تبرکات کی عزاداروں کو زیارت کرائی گئی۔

امام باڑہ ام البنین، منصور نگر میں مولانا محمد رحیم نے مجلس سے خطاب کیا۔ کل صبح 11 بجے ہونے والی مجلس سے مولانا حیدر علی خطاب کریں گے۔

آج چہلم کا جلوس برآمد ہوگا

لکھنؤ: کربلا کے 72 شہداء کے چہلم کے موقع پر منگل کے روز امام باڑہ ناظم صاحب، وکٹوریہ اسٹریٹ سے جلوس برآمد ہوگا۔ اس سے قبل دوپہر ایک بجے مولانا کلبِ احمد نقوی مجلس سے خطاب کریں گے۔ مجلس کے بعد شہر کی تقریباً دو سو سے زائد انجمنیں اپنے اپنے علم کے ساتھ نوحہ خوانی اور سینہ زنی کرتی ہوئی اکبری گیٹ، نکھاس، ٹوریا گنج، حیدر گنج اور بلاکی اڈہ سے ہوتی ہوئی کربلا تالکٹورہ پہنچیں گی۔ کربلا تالکٹورہ میں دوپہر دو بجے انجمن حیدری محمود آباد، قافلۂ بنی اسد کی زیارت کرائے گی۔

چہلم کے موقع پر آج اربعین واک

چہلم کے موقع پر منگل کو عزادار امام باڑہ شاہ نجف، حضرت گنج سے دوپہر 12 بجے، روضۂ حضرت علیؑ، سرفراز گنج سے دوپہر 1:20 بجے، بارہ سادات سے صبح 6 بجے اور کربلا عباسیہ، بخشی کا تالاب سے صبح 10 بجے کربلا تالکٹورہ تک پیدل سفر کریں گے۔ چہلم کے موقع پر دنیا بھر سے عزادار عراق جاتے ہیں اور نجف میں واقع روضۂ حضرت علیؑ سے کربلا میں واقع روضۂ امام حسینؑ تک تقریباً 80 کلومیٹر پیدل سفر کرتے ہیں۔ اسی روایت کی یاد میں یہاں بھی شاہ نجف سمیت مختلف امام باڑوں سے کربلا تالکٹورہ تک دوپہر 12 بجے پیدل اربعین واک ہوگی۔

روضۂ مولا علیؑ میں آج علم اور تابوت کی زیارت

روضۂ مولا علیؑ، سرفراز گنج میں منگل کے روز شہدائے کربلا کا چہلم منایا جائے گا۔ رات 8 بجے مجلس سے مولانا قرطاس کربلائی خطاب کریں گے۔ مجلس کا آغاز قاری محمد عباس تلاوتِ قرآنِ پاک سے کریں گے جبکہ نظامت افضل حسین راجو انجام دیں گے۔ مجلس کے بعد علم اور تابوت کی زیارت کرائی جائے گی۔

بیت الحزن میں آج مجلس

ادارہ اجرِ رسالت مشن کے زیرِ اہتمام منگل کے روز روضۂ بیت الحزن، رستم نگر میں چہلم کے موقع پر رات 9 بجے مجلسِ اربعینِ شہدائے کربلا منعقد ہوگی، جس سے مولانا وصی اصغر زیدی پاشا خطاب کریں گے۔

72 شہداء کی نیاز آج

ادارہ سکینہ کے زیرِ اہتمام عزاخانۂ ابوالفضل العباس، حسن پوریہ میں چہلم کے موقع پر 72 شہدائے کربلا کی مجلس اور نیاز کا اہتمام کیا جائے گا۔ مجلس سے مولانا نظر عباس خطاب کریں گے، جس کے بعد نیاز تقسیم کی جائے گی۔

بی جے پی ضلع صدر وجے موریہ اور رکن اسمبلی جے دیوی کوشل نے یاترا کا افتتاح کیا

کلش وندن یاترا مختلف مندروں سے گزرتے ہوئے قدیم شیو مندر، وتیو اٹکیت گنج میں اختتام پذیر ہوئی

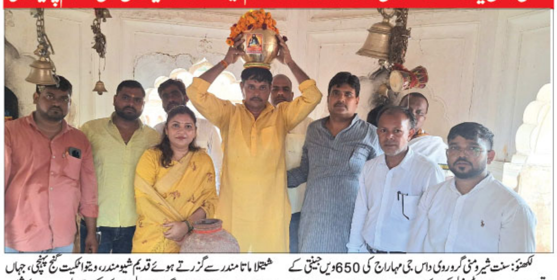

لکھنؤ: سنت شیرومنی گرو روی داس جی مہاراج کی 650ویں جینتی کے موقع پر بھارتیہ جنتا پارٹی، ضلع لکھنؤ کی جانب سے سمرستا سنکلپ ابھیان کے تحت ملیح آباد اسمبلی حلقہ کے کاکوری منڈل میں اتوار کو کلش وندن یاترا نکالی گئی۔ یاترا کا افتتاح برگد تلا مندر، کاکوری سے بی جے پی ضلع صدر وجے موریہ اور ملیح آباد کی رکن اسمبلی جے دیوی کوشل نے مذہبی رسومات کے ساتھ کیا۔ اس موقع پر وجے موریہ نے کہا کہ سنت روی داس کے افکار سماجی ہم آہنگی، مساوات اور انسانی فلاح کے جذبے کو مضبوط بناتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ معاشرے کو سنت روی داس کے نظریات سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے ان کے بتائے ہوئے راستے پر چلنا چاہیے۔ کلش وندن یاترا روی داس مندر، رام جانکی مندر اور شیتلا ماتا مندر سے گزرتے ہوئے قدیم شیو مندر، وتیو اٹکیت گنج پہنچی، جہاں اس کا اختتام ہوا۔ اختتامی پروگرام میں ملیح آباد کی رکن اسمبلی جے دیوی کوشل، بلاک پرمکھ نیتو یادو، کاکوری بلاک چیئرمین روہت ساہو، اسمبلی کنوینر اور ضلع وزیر دھیریندر موریہ "دھیرو"، ضلع دفتر وزیر روی راج لودھی، میڈیا انچارج چنتامنی پانڈے، منڈل صدر روپن سنگھ راجپوت، بلاک پرمکھ نمائندہ ششیر یادو سمیت دیگر عوامی نمائندے اور پارٹی عہدیداران موجود تھے۔ میڈیا انچارج چنتامنی پانڈے کے مطابق یاترا میں منڈل مہامنتری دیواکر لودھی، راج کمار کشیپ، جیتو، ونے نگم، شیو موہن شرما، پرمود گپتا، رام سیوک ساہو سمیت سیکڑوں عقیدت مندوں اور ان کے پیروکاروں نے شرکت کی۔

یوگی حکومت کی پہل، نوجوانوں کو روزگار اور ہنر سے جوڑنے کی سمت بڑا قدم

لکھنؤ میں میگا جاب فیئر 2026 کا انعقاد، UPSDM اور IBM کے درمیان مفاہمت نامے کا تبادلہ

لکھنؤ: 03 اگست۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں، پیر کو اندرا گاندھی پرتشٹھان، لکھنؤ میں IBM انڈیا CSR کے تعاون سے ایک عظیم الشان میگا جاب فیئر 2026 کا انعقاد کیا گیا، جس سے ریاست کے نوجوانوں کو روزگار، ہنر اور خود انحصاری سے جوڑنے کی مہم کو نئی تحریک ملی۔ ریاستی وزیر (آزادانہ چارج) برائے پیشہ ورانہ تعلیم، ہنرمندی ترقیات، اور انٹرپرینیورشپ جناب کپل دیو اگروال، نے مہمان خصوصی کے طور پر اس پروگرام کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر اتر پردیش اسکل ڈیولپمنٹ مشن (UPSDM) اور IBM کے درمیان مفاہمت نامہ کا تبادلہ ہوا۔ یہ شراکت داری ریاست کے تربیتی اداروں میں مصنوعی ذہانت، ڈیجیٹل مہارت، صنعت پر مبنی تربیت اور روزگار پر مبنی کورسز کو وسعت دے گی، جس سے لاکھوں نوجوانوں کو جدید ٹیکنالوجیز میں ہنر مند بننے کے قابل بنایا جائے گا۔ کپل دیو اگروال نے اپنے خطاب میں کہا کہ نوجوانوں کو روزگار اور خود انحصاری سے جوڑنا یوگی حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج مصنوعی ذہانت اور نئی ٹیکنالوجیز کا دور ہے۔ ایسے میں نوجوانوں کو اپنے آپ کو صرف ڈگریوں تک محدود نہیں رکھنا چاہیے بلکہ نئی ٹیکنالوجی، ڈیجیٹل اسکل، موثر کمیونیکیشن اسکلز اور خود اعتمادی پر بھی یکساں توجہ دینی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ صرف وہی نوجوان جو خود کو بدلتی ہوئی ٹیکنالوجی کے ساتھ مسلسل اپ ڈیٹ کرتے رہیں گے مستقبل میں بہتر مواقع پائیں گے۔ کسی کام کو چھوٹا مت سمجھو۔ پوری لگن، نظم و ضبط اور ایمانداری کے ساتھ کام کریں۔ جو شخص اپنے کام سے ادارے کی ضرورت بن جاتا ہے، اس کے لیے ترقی کے مواقع خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں۔ وزیر اگروال نے نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ مسلسل سیکھنے کا طریقہ اپنائیں اور ہنر کی تربیت کے زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل کریں۔ انہوں نے کہا کہ پرائیویٹ سیکٹر میں ٹیلنٹ اور کارکردگی کی بنیاد پر تیز رفتار ترقی کے وسیع مواقع موجود ہیں اور حکومت نوجوانوں کو صنعتوں سے جوڑنے کے لیے اس طرح کے جاب فیئرز کا مسلسل انعقاد کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں مرکزی حکومت اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں اتر پردیش کی حکومت تعلیم، ہنرمندی کی ترقی، روزگار، اور صنعت کاری کو نئی سمت دینے کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔ ریاستی حکومت کا مقصد ہر نوجوان کو ان کی صلاحیتوں کے مطابق تربیت اور روزگار فراہم کر کے "ترقی یافتہ اتر پردیش" اور "ترقی یافتہ ہندوستان" کے عزم کو پورا کرنا ہے۔ تقریب میں پرنسپل سکریٹری ڈاکٹر ہری اوم نے اسکل ڈیولپمنٹ مشن کے مختلف اقدامات کے بارے میں بتایا۔ شپرا شرما، سی ایس آر لیڈ، آئی بی ایم انڈیا/جنوبی ایشیا، نے کہا کہ یہ شراکت داری اتر پردیش کے نوجوانوں کو جدید تکنیکی تربیت اور علم پر مبنی تعلیم فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کرے گی۔ ایم او یو کے تبادلے کے بعد جاب فیئر کا باقاعدہ افتتاح گھنٹی بجا کر کیا گیا۔ اس موقع پر این سی ای آر ٹی کے جوائنٹ ڈائریکٹر میانک گنگوار، انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس (آئی سی اے او) کے نمائندے، مختلف اداروں کے عہدیداران اور طلباء کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔ ریاست بھر میں مختلف پولی ٹیکنک، آئی ٹی آئی، انجینئرنگ اور ڈگری کالجوں کے 2000 سے زیادہ نوجوانوں نے جوش و خروش سے اس پروگرام میں حصہ لیا۔ Al Tajmas سمیت 20 سے زیادہ نامور کمپنیوں نے حصہ لیا، نوجوانوں کو روزگار کے مختلف مواقع فراہم کیے گئے۔

بیوہ خواتین کی مدد کرنا دینی و انسانی ذمہ داری: مناظر الاسلام

مروہ ایجوکیشنل فاؤنڈیشن کے تحت دو بیوہ خواتین کو تعمیر شدہ گھر کی چابیاں حوالے، مزید 10 گھروں کی تعمیر جاری

لکھنؤ، 3 اگست (ریلیز) معاشرے کے کمزور اور ضرورت مند طبقات، خصوصاً بیوہ خواتین کی مدد کرنا دینی و انسانی ذمہ داری ہے، ان خیالات کا اظہار مروہ ایجوکیشنل فاؤنڈیشن کے چیئرمین مولانا مناظر السلام حسنی ندوی نے دو بیوہ خواتین شبنم خاتون و ننھکی کنوجیا کو فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام تعمیر کئے گئے مکان کی چابیاں حوالے کرتے ہوئے کیا، دونوں مکانات پانچ - پانچ سو اسکوائر فٹ پر مشتمل ہے، جس میں دو کمرے وڈائننگ ہال، ٹوائلٹ و کچن تعمیر ہے، یہ مکان شہر کے مضافات امیٹھیا سلیم پور کاکوری لکھنؤ میں تعمیر کئے گئے ہیں۔ مولانا نے فاؤنڈیشن کے مقاصد کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا فاؤنڈیشن مستحق اور بیوہ خواتین کی کفالت و بحالی کے لئے مسلسل کام کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مروہ ایجوکیشنل فاؤنڈیشن تعلیم کے ساتھ ساتھ سماجی و رفاہی خدمات کے میدان میں بھی مسلسل سرگرمِ عمل ہے، نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ فاؤنڈیشن بے گھر اور غریب بیوہ خواتین کے لئے مزید گھروں کی تعمیر کر رہا ہے، ان کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد مزید 10 ضرورتمند بے گھر بیوہ خواتین کے سروں پر چھت کا انتظام کیا جائے گا۔ اسی سلسلے میں ایک اہم فلاحی اقدام کے تحت دو بیوہ خواتین کے لیے تعمیر کیے گئے مکانات کی بروز پیر ۳/اگست کو ایک پروقار تقریب میں چابیاں حوالے کی گئیں، چابی حاصل کر کے بیوہ شبنم خاتون اور ننھکی کنوجیا اور ان کے اہل خانہ کے چہرے خوشی سے کھل اٹھے۔ اس موقع پر منعقدہ تقریب میں مہمانِ خصوصی مفتی منور سلطان ندوی نے اپنے خطاب میں فاؤنڈیشن کی ان خدمات کو قابلِ تحسین قرار دیتے ہوئے کہا کہ بے سہارا خاندان کو مستقل رہائش فراہم کرنا صدقۂ جاریہ اور عظیم انسانی خدمت ہے۔ انہوں نے اہلِ خیر سے اپیل کی کہ وہ ایسے رفاہی منصوبوں میں بڑھ چڑھ کر تعاون کریں تاکہ مزید مستحق افراد کو بھی اس کا فائدہ پہنچ سکے۔ اس موقع پر مہمان اعزازی صحافی احرار الہدیٰ شمس ندوی نے بھی خطاب کیا اور فاؤنڈیشن کے چیئرمین و کارکنان کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر شمس الحسن عثمانی، حافظ محمد ثاقب، ڈاکٹر دھننجے پانڈے، مولانا زبیر احمد ندوی، مولانا مسعود جمال قاسمی سمیت دیگر معزز شخصیات، سماجی کارکنان اور مقامی افراد شریک رہے۔

پسماندہ سماج اب بیدار ہو چکا ہے: افضل

پسماندہ سماج کو باعزت حصہ داری دلانے کا عزم

سلطان پور۔ اسمبلی صدر جے سنگھ پور کے گاؤں سوئی ماذھو پور میں محمد انور کی رہائش گاہ پر آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ کی جانب سے پسماندہ سماج کو بیدار کرنے اور تنظیم سے جوڑنے کے مقصد سے ایک عوامی بیداری پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کی صدارت تنظیم کے ریاستی انچارج جناب افضل انصاری نے کی۔ اپنے خطاب میں جناب افضل انصاری نے کہا کہ آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ پسماندہ سماج کو ملک اور ریاست کی ترقی کے مرکزی دھارے سے جوڑنے کے لیے مسلسل کوشش کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پسماندہ مسلمان طویل عرصے سے سماجی، تعلیمی اور اقتصادی پسماندگی کا سامنا کر رہے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ سابقہ حکومتوں نے اس سماج سے ووٹ تو حاصل کیے لیکن ان کی ترقی کے لیے مطلوبہ کام نہیں کیے۔ انہوں نے کہا، "اب پسماندہ سماج بیدار ہو چکا ہے۔ جو ہماری حصہ داری کو یقینی بنائے گا، ہم اسی کا ساتھ دیں گے، چاہے وہ کوئی بھی سیاسی جماعت یا تنظیم ہو۔" انہوں نے بتایا کہ تنظیم مرکزی اور ریاستی حکومت کی عوامی فلاحی اسکیموں کا فائدہ پسماندہ سماج تک پہنچانے کے لیے بھی مسلسل کام کر رہی ہے۔ جناب افضل انصاری نے کہا کہ تنظیم کا مطالبہ ہے کہ تمام سیاسی جماعتیں اپنی اپنی تنظیم اور پارٹی میں پسماندہ مسلمانوں کو باعزت نمائندگی دیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی جانب سے "پسماندہ" لفظ کا ذکر کیے جانے کے بعد اس سماج کے مسائل پر قومی سطح پر بحث میں اضافہ ہوا ہے، جس سے مثبت تبدیلی کی امید پیدا ہوئی ہے۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ کے اتر پردیش وسطی زون کے صدر جلیل احمد نے کہا کہ "جس کی جتنی تعداد بھاری، اس کی اتنی حصہ داری" کے اصول کی بنیاد پر پسماندہ سماج کو سیاسی، تعلیمی، روزگار اور مختلف یونیورسٹیوں و اداروں میں مناسب نمائندگی ملنی چاہیے۔

وی ایف ایس گلوبل کی ایک قابلِ تعریف پہل: عالمی عطیہ دہندگانِ خون کے دن پر ملازمین نے 212 لیٹر خون عطیہ کیا

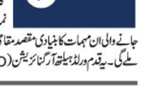

لکھنؤ: محفوظ نقل و حرکت (سیکیور موبیلٹی) اور ٹیکنالوجی خدمات کے شعبے میں دنیا کی معروف کمپنی وی ایف ایس گلوبل (VFS Global) نے عالمی عطیہ دہندگانِ خون کے دن 2026 کے موقع پر ایک مثال قائم کرنے والی سماجی پہل کی۔ کمپنی کے رضا کارانہ پروگرام چیمپیئنز آف چینج کے تحت دنیا بھر کے 18 شہروں میں خون کا عطیہ دینے کے کیمپوں کا کامیاب انعقاد کیا گیا۔ ان کیمپوں میں 500 سے زائد ملازمین نے پرجوش انداز میں حصہ لیتے ہوئے مجموعی طور پر 212 لیٹر سے زائد خون عطیہ کیا۔ اس مہم میں بھارت کا کردار نمایاں رہا، جہاں ملک کے 14 شہروں سے 400 سے زیادہ ملازمین نے حصہ لے کر 160 لیٹر سے زائد خون جمع کرنے میں اپنا تعاون دیا۔ مقامی بلڈ بینکوں کے تعاون سے منعقد کی جانے والی ان مہمات کا بنیادی مقصد مقامی صحت کے نظام کو تقویت فراہم کرنا تھا۔ ملازمین کے اس جذبے سے ہنگامی علاج، جراحی (سرجری) اور سنگین بیماریوں سے نبرد آزما مریضوں کے لیے ضروری بلڈ سپلائی میں بڑی مدد ملے گی۔ یہ قدم ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (WHO) کے باقاعدہ اور باضابطہ رضا کارانہ عطیہ خون کے پیغام کی عملی تصویر پیش کرتا ہے۔

صفحہ اول کا بقیہ ---------

عالم بدیع کی سیاسی فعالیت

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ عالم بدیع اسمبلی کی مختلف کمیٹیوں کے رکن تھے۔ عمر کے اس مرحلے میں بھی ان کی سیاسی سرگرمی دیگر عوامی نمائندوں کے لیے باعثِ تحریک تھی۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے عالم بدیع کو سادہ مزاج، منکسر المزاج، عوام دوست اور سادگی پسند شخصیت قرار دیتے ہوئے کہا کہ اتر پردیش کی سیاست میں ان کی شناخت ایک بے داغ شبیہ رکھنے والے عوامی رہنما کے طور پر رہی۔ غریبوں اور محروم طبقات کی فلاح، سماجی خدمات اور تعلیم کے فروغ میں انہیں خصوصی دلچسپی تھی۔ وہ اپنے علاقے کے بنیادی مسائل اسمبلی میں مسلسل اٹھاتے رہے اور علاقائی ترقی و عوامی بہبود کے لیے ہمیشہ سرگرم رہے۔ ان کے انتقال سے ریاست ایک تجربہ کار سیاست داں اور سماجی کارکن سے محروم ہو گئی ہے۔

ضمنی انتخاب: بانکی پور سے جیت گئے پرشانت کشور

ایسا لگتا ہے کہ بی جے پی اور آر جے ڈی دونوں کے رائے دہندگان نے پی کے (پرشانت کشور) کی طرف اپنی وفاداری کو منتقل کر دیا، اور انہیں زبردست جیت کے لیے آگے بڑھایا۔ سیاسی مساوات میں بڑی تبدیلی: بانکی پور حلقہ طویل عرصے سے بھارتیہ جنتا پارٹی کا محفوظ اور روایتی گڑھ سمجھا جاتا رہا ہے۔ سیاسی مساوات اس وقت پوری طرح بدل گئی جب پرشانت کشور خود اس ضمنی انتخاب کے لیے انتخابی میدان میں اترے، موجودہ بی جے پی کے قومی صدر نتن نوین کے ایم پی بننے کے بعد یہ سیٹ خالی ہونے کی وجہ سے بی جے پی کے لیے وقار کا مسئلہ بنی ہوئی تھی۔ 8-9 مہینے پہلے ہوئے الیکشن میں، بی جے پی نے بانکی پور میں آر جے ڈی کو 51,000 ووٹوں کے بڑے فرق سے شکست دی تھی۔ تاہم اس ضمنی انتخاب میں زعفرانی پارٹی ماضی کی کارکردگی کو دہرا نہیں پائی۔

اودھ نامہ

شناخت کی سیاست کا بڑھتا رجحان

ہندوستان کا پڑوسی ملک نیپال یوں تو ایک چھوٹا سا ملک ہے لیکن اس کی جغرافیائی حیثیت ہندوستان اور چین کے درمیان ایک نہایت اہم ملک بناتی ہے۔ یعنی اس کا محل وقوع ایسا ہے جہاں ایک طرف اس کی سرزمین ہندوستان سے ملی ہوئی ہے اور دوسری طرف چین بھی اس کا پڑوسی ملک ہے۔ نیپال کے باشندوں کی شکل وشباہت بھی چین کے باشندوں سے ملتی جلتی ہے، اس لئے کہہ سکتے ہیں کہ شاید قدرت نے نیپال کو چین سے زیادہ قریب مانا ہے بہ نسبت ہندوستان کے۔ بتادیں کہ نیپال کی ہندوستان کے ساتھ تقریباً اٹھارہ سو کلومیٹر طویل کھلی سرحد ہے۔ نیز یہ کہ ہندوستان اور نیپال کے درمیان نہ صرف تجارتی بلکہ تہذیبی، خاندانی اور مذہبی تعلقات بھی کئی صدیوں کو محیط ہیں۔ سرحد کے دونوں طرف رہنے والے لوگ ایک دوسرے کی شادی بیاہ، تہواروں اور معاشرتی تقریبات میں شریک ہوتے ہیں۔ یہی قربت اور ایک دوسرے کے معاملات میں شراکت دونوں ملکوں کی طاقت بھی ہے۔ لیکن ہندوستان کے ساتھ ساتھ نیپال کے بھی حالت بہت تیزی سے بدلے ہیں خاص طور سے وہاں کی سیاست کے حوالے سے۔ جس میں ہندوستان کی ہی طرح آپسی منافرت اپنی جڑیں مضبوط کرتی جا رہی ہے جس کا اثر دونوں ملکوں کی معاشرت پر پڑ رہا ہے جس کی وجہ سے دونوں کی روایتی ثقافت بھی متاثر ہو رہی ہے۔

یہی منافرت اور نفرت کی سیاست اگر سرحد پار منتقل ہونے لگتے تو یہ آپسی قربت ایک نئے بحران کو بھی جنم دے سکتی ہے۔ سرہا اور دھنوشہ کے حالیہ واقعات کا سب سے تشویشناک پہلو یہ ہے کہ ان میں مقامی اختلافات سے زیادہ منظم نفرت انگیز عناصر کے کردار کی بات سامنے آرہی ہے۔ ہندوستان ہی کی طرح مذہبی جلوس، اشتعال انگیز نعرے، سوشل میڈیا پر افواہوں کی گردش اور اشتعال پیدا کرنے والی تقاریر نے حالات کو خراب کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ آج کے جدید ترین میکانکی دور میں فساد صرف سڑکوں پر نہیں بھڑکتے بلکہ پہلے منصوبہ بند طریقوں کو بروئے کار لاتے ہوئے انھیں موبائل فون کی اسکرینوں پر بھڑکایا جاتا ہے پھر وہ ذہنوں میں جنم لیتے ہیں۔ ایک جھوٹی خبر، ایک پرانی ویڈیو یا ایک نفرت انگیز پوسٹ چند گھنٹوں میں ہزاروں لوگوں کے جذبات کو بھڑکا سکتی ہے۔ نفرت پسند عناصر کا یہ آزمودہ نسخہ ہے جو کبھی ناکام نہیں ہوتا جسے لوگ کہیں دانستہ اور کہیں نادانستہ طور پر تیزی سے شئیر کرنے لگتے ہیں اور شر پسند عناصر کا کام ہو جاتا ہے۔ پھر آپ لکیر پیٹتے رہئے کچھ نہیں ہوتا اور زہر اپنا کام کر جاتا ہے۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ نیپال کو بھی ہندوسان ہی کی طرح مذہبی رواداری اور سماجی ہم آہنگی کی ایک مثبت مثال سمجھا جاتا رہا ہے۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ حالیہ دنوں نیپال اور ہندوستان کے سرحدی اضلاع سرہا اور دھنوشہ میں پیش آنے والے فرقہ وارانہ فسادات نے نہ صرف نیپالی معاشرے بلکہ پورے جنوبی ایشیا کو تشویش میں مبتلا کر دیا ہے۔ یہ واقعات اس بات کا اشارہ ہیں کہ اگر نفرت، مذہبی انتہا پسندی اور اشتعال انگیز سیاست کو بروقت نہ روکا جائے تو وہ معاشرے بھی عدم استحکام کا شکار ہو سکتے ہیں جنہیں کبھی امن و آشتی کی علامت سمجھا جاتا رہا ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ متذکرہ بالا دونوں اضلاع ریاست بہار کے ضلع مدھوبنی سے ملے ہوئے ہیں اور یہ حقیقت اپنی جگہ مسلّم ہے کہ حالیہ دنوں میں بہار میں جس طرح کی فضا تیار ہوئی ہے اس کا دائرہ نیپال کے سرحدی علاقوں میں بھی پھیلا ہے اور منافرت کا ماحول وہاں بھی سازگار ہوا ہے۔ نیپال ہند بارڈر پر الامی مدرسے بھی حکومت اور انتظامیہ کے ساتھ ساتھ شر پسندوں کے نشانے پر رہیں، البتہ موجودہ بالن ساہ کی حکومت نے ان دونوں اضلاع میں فوری طور پر کرفیو نافذ کر دیا ہے اور وزیر اعظم بالن ساہ نے اسے سنجیدگی سے لیتے ہوئے نیپال کی سالمیت کے لئے خطرہ قرار دیا ہے۔

مسئلہ صرف نیپال کا نہیں ہے بلکہ جب ہم پورے منظرنامہ پر نظر ڈالتے ہین تو یہ حقیقت بھی سامنے آتی ہے کہ جنوبی ایشیا کے بیشتر ممالک میں گزشتہ چند برسوں کے دوران شناخت کی سیاست نے زور پکڑا ہے۔ مذہب، زبان اور نسل کو سیاسی مفادات کے لیے استعمال کرنے کا رجحان بڑھا ہے۔ ایسے ماحول میں شدت پسند تنظیموں کو اپنی جگہ بنانے کا موقع مل جاتا ہے۔ نیپال بھی اس عمومی رجحان سے مکمل طور پر محفوظ نہیں رہا۔ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ نیپال میں مسلمان کئی صدیوں سے آباد ہیں۔ انہوں نے تجارت، دستکاری، تعلیم، طب، زراعت اور قومی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ کبھی بھی ان کی موجودگی کو ریاست کے لیے خطرہ نہیں سمجھا گیا۔ اسی طرح بدھ مت، ہندومت اور دیگر مذاہب کے ماننے والے بھی ایک دوسرے کے ساتھ احترام کے رشتے میں بندھے رہے ہیں۔ یہی تنوع نیپال کی اصل طاقت رہا ہے۔ یہ کہنا درست نہیں ہوگا کہ نیپال میں پہلے کبھی کوئی کشیدگی نہیں ہوئی، لیکن یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ وہاں فرقہ وارانہ نفرت کو کبھی قومی سیاست کا بنیادی موضوع نہیں بنایا گیا۔ لیکن آج سب سے بڑا خطرہ یہ ہے کہ اگر نفرت پھیلانے والی تنظیموں کو کھلی چھوٹ مل گئی تو وہ نوجوان نسل کو اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہیں۔ بے روزگاری، غربت، تعلیم کی کمی اور سوشل میڈیا کا غیر ذمہ دارانہ استعمال انتہا پسند گروہوں کے لیے سازگار ماحول پیدا کرتا ہے۔ ایسے عناصر نوجوانوں کے جذبات کو مذہب کے نام پر بھڑکا کر انہیں تشدد کی راہ پر ڈال دیتے ہیں۔ نیپال کی حکومت کے لیے ضروری ہے کہ وہ قانون کی بالادستی کو یقینی بنائے۔ انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ مجرم کی شناخت اس کے مذہب سے نہیں بلکہ اس کے جرم سے کی جائے۔ ☆☆☆

امت شاہ: جو ڈر گیا وہ مر گیا

ڈاکٹر سلیم خان

وزیرداخلہ امیت شاہ کے ایوان پارلیمان سے بزدلانہ فرار پر وہی ہندوستان کے بھولے بھالے لوگ حیرت زدہ ہیں جنھیں ہندوتوا نوازوں کی تاریخ کا علم نہیں ہے۔ ویسے سنگھ پریوار وقفہ وقفہ سے اپنی بزدلی کا ثبوت فراہم کرتا رہتا ہے۔ آزادی کی جنگ کے دوران وہ ڈر کے مارے انگریزوں کا باجگذار بن گیا۔ ان کے لیے مخبری کرنے لگا بلکہ بغیر مانگے انگریزوں کو مشورہ دینے سے بھی نہیں چوکا۔ بھارتیہ جنتا پارٹی اپنے پچھلے جنم میں بھارتیہ جن سنگھ کہلاتی تھی۔ اس کے پہلے صدر ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی (جو آزادی سے قبل ہندو مہاسبھا کے رہنما تھے) نے 26 جولائی 1942 کو بنگال کے برطانوی گورنر سر جان ہربرٹ کو ایک خط لکھا تھا، جس میں انہوں نے گاندھی جی اور کانگریس کی بھارت چھوڑو تحریک (Quit India Movement) کی مخالفت کرتے ہوئے اسے کچلنے کی تجاویز پیش کی تھیں۔ اس خط میں مکرجی نے گورنر کو لکھا کہ صوبے کا انتظام اس طرح چلایا جائے کہ کانگریس کی تمام تر کوششوں کے باوجود یہ تحریک بنگال میں جڑ نہ پکڑ سکے۔ انہوں نے تجویز دی کہ بطور وزراء، وہ عوام کو یہ باور کرائیں گے کہ جس آزادی کے لیے کانگریس نے تحریک شروع کی ہے، وہ پہلے ہی وزراء کی شکل میں عوام کے نمائندوں کو مل چکی ہے۔ اس خط میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ اس بحران کے وقت ہندوستانیوں کو برطانوی حکومت پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

ہندوتوا نوازوں کے خوف و ہراس کا یہ ثبوت تاریخی دستاویزات میں محفوظ ہے۔ ڈاکٹر مکرجی اپنی وفاداری کی قسم اس طرح کھائی تھی کہ "ایک وزیر کی حیثیت سے، میں اس بحران کی گھڑی میں آپ کو اپنے مکمل تعاون کی پیشکش کرنے اور اپنے صوبے اور ملک کی خدمت کرنے کے لیے تیار ہوں۔" یہ صوبہ اور ملک تو صرف زیب داستان کے لیے استعمال کیے جانے والے الفاظ تھے ورنہ سچائی تو یہ تھی کہ انہوں انگریزوں کو اپنی خدمات پیش کی تھیں۔ ایک سوال یہ پیدا ہوتا کہ آخر شیاما پرساد مکرجی نے ایسا کیوں کیا؟ تو اس کا سیدھا جواب یہ ہے کہ اپنے عہدے کو بچانے کی خاطر موصوف نے اس غداری اور بزدلی کا مظاہرہ کیا تھا۔ سوال یہ بھی ہے کہ آخر ہندو مہاسبھا کا یہ راندۂ درگاہ رہنما وزیر کیسے بن گیا؟ ہوا یہ کہ 1942 میں متحدہ بنگال میں مسلم لیگ انتخاب جیت گئی۔ ہندو مہاسبھا نے کانگریس کی مخالفت کرتے ہوئے بنگال کے اندر فضل الحق کی قیادت والی مسلم لیگ کے ساتھ مل کر مخلوط حکومت بنالی تھی۔ مسلم لیگ نے تو شیاما پرشاد مکرجی کو اپنا وزیر خزانہ بنادیا تھا اور اب ان کی احسان فراموش اولاد اقتدار میں آئی تو اسے مسلمانوں میں کوئی وزیر نہیں ملتا۔ دن رات مسلمانوں کو درانداز کہنے والے امیت شاہ اپنی اس تاریخ کو بھول گئے۔ ان کی دھمکیوں سے کوئی بنگالی تو روپوش نہیں ہوا مگر وہ خود ایوانِ پارلیمان سے غائب ہو گئے۔

بھارت چھوڑو سے قبل ہندوستان کے اندر تحریک عدم تعاون چلی تھی اس وقت بھی ان لوگوں نے غداری کی تھی اور آج یہ مسلمانوں کو غدار کہہ رہے ہیں۔ 1920 میں گاندھی جی اور مولانا ابوالکلام آزاد نے غیر ملکی مال کے بائیکاٹ اور نان کوآپریشن (ترک موالات) کی تجویز پیش کی۔ جنگ آزادی کی قومی جدوجہد میں یہ بہت کارگر ہتھیار تھا۔ انگریزی حکومت اس کی جانب توجہ دینے پر مجبور ہوگئی تھی کیونکہ ملکی نظام کے مفلوج ہوجانے اور عوامی بغاوت کا خطرہ لاحق ہوگیا تھا جو انگریزی حکومت کے خاتمہ کی پیشینگوئی تھی۔ اسکو کامیاب بنانے کے لیے مولانا محمد علی جوہر نے علی گڑھ یونیورسٹی کے طلبہ سے اس تحریک میں شمولیت کی اپیل کی تو یونیورسٹی سے جذباتی لگاؤ کے باوجود مسلمان طلبہ نے انگریز پروفیسروں کا بائیکاٹ کر دیا اور یونیورسٹی غیر معینہ عرصے کے لیے بند ہوگئی۔ مولانا محمد علی جوہر کے ساتھی گاندھی جی بنارس کی ہندو یونیورسٹی تشریف لے گئے۔ انہوں نے سرتوڑ کوشش کی کہ کسی طرح بند ہو جائے مگر معروف قوم پرست رہنما مدن موہن مالویہ نے ان کی ایک نہ چلنے دی اور گاندھی جی کو بے نیل مرام لوٹنا پڑا۔

لاہور کے اسلامیہ کالج میں طلبہ کا ایک خاص گروپ کالج کو بند کرنے پر اڑ گیا۔ حبیبیہ ہال کے جلسہ میں پروفیسر مظفر الدین قریشی اور طالب علم عبدالباری نے اپنی دھواں دھار تقریروں سے برطانوی سامراج کو ہلا کر رکھ دیا۔ یہ تمام تقریریں انگریزی زبان میں ہوئی تھیں جن میں انگریزوں کے خلاف اور ترک موالات کے حق میں بے خوف وخطر پورا زور خطابت صرف کر دیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ روزنامہ "زمیندار" نے بھی ایک مقالہ افتتاحیہ سپرد قلم کیا جس میں اسلامیہ کالج کو غیرت دلائی گئی تھی کہ وہ بھی تحریک ترک موالات میں شامل ہو کر اتحاد ملی کا ثبوت دے۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ کالج میں مکمل طور پر ہڑتال ہوگئی۔ جنتر منتر کے جنید ملک اور محمد عرفان انہیں شاندار روایات کے علمبردار ہیں۔ رام پور کے اندر جوہر یونیورسٹی کے انہدام کی دھمکی کو اسی تناظر میں دیکھنے کی ضرورت ہے کیونکہ مدن موہن موہن مالویہ کے پیروکاروں کی آنکھوں میں مولانا محمد علی کا کھٹکنا فطری ہے۔ آزادی کے بعد اندرا گاندھی نے ایمرجنسی لگائی تب بھی آرایس ایس اپنی تنظیم تحلیل کر کے اس جبر کے آگے سربسجود ہوگئی تھی۔

ہندوتوا نوازوں کے ہاتھ میں جب اقتدار کی باگ ڈور نہیں تھی تو یہ بزدلی قابل فہم تھی۔ اس وقت ان کے پاس نہ تو چھپن انچ کی چھاتی والا کوئی وزیر اعظم تھا اور نہ اسے چانکیہ کہلانے وزیر داخلہ کی خدمات حاصل تھیں لیکن پچھلے پارلیمانی اجلاس (فروری 2026) میں ایک عجیب وغریب واقعہ پیش آیا۔ ایوانِ زیریں کے صدر اوم برلا نے (جن کا کام تمام وزراء کو تحفظ کا یقین دلانا ہے) وزیر اعظم سے درخواست کی وہ ایوان میں نہ آئیں کیونکہ ان کو خطرہ ہے۔ دنیا کی تاریخ کا یہ منفرد واقعہ تھا جس میں کسی حکمراں کو اس کے اپنے دربار میں خطرے کے پیش نظر آنے سے منع کیا گیا تھا۔ توقع تو یہ تھی کہ وزیر اعظم نریندر مودی اس پیشکش کو ٹھکراتے ہوئے کہیں گے میری چھاتی چھپن انچ کی ہے۔ میں اپنی لال آنکھوں کے ساتھ ایوان میں آوں گا جو بھی میرے راستے کا روڑا بنے گا اسے بھسم کردوں گا کیونکہ 'یہ ایک اکیلا سب پر بھاری ہے' لیکن ایسا نہیں ہوا۔ ملک کے سارے دانشور حیران و پریشان تھے کہ آخر کس چیز نے وزیر اعظم نریندر مودی کو لوک سبھا میں آنے سے روک دیا؟ لوک سبھا اسپیکر اوم برلا نے وزیر اعظم کو ایوان میں نہ آنے کی درخواست کرتے ہوئے کانگریس ارکان کی طرف سے ہنگامہ آرائی اور ناخوشگوار واقعے کا خدشہ کیوں پیش کیا اور ان کے وزیر اعظم کی نشست کے قریب آکر شدید احتجاج یا ناخوشگوار حرکت کا اندیشہ کیوں جتایا کیونکہ اس میں وزیر اعظم کو ایوان میں حاضر ہونے سے روکنے والی کوئی بات نہیں تھی۔

ایوان کے بجٹ اجلاس میں جنرل نروَنے کی کتاب کا مسئلہ راہل گاندھی نے اٹھایا تو اس پر وزیر داخلہ اور وزیر دفاع نے کہہ دیا کہ وہ شائع نہیں ہوئی اس لیے یہ الزام تراشی بے بنیاد ہے۔ اگلے دن راہل گاندھی کتاب کا نسخہ لے کر ایوان پہنچ گئے۔ اس بات کا خطرہ پیدا ہوگیا کہ وہ اسے وزیر اعظم کو دکھا کر پوچھ سکتے تھے کہ ڈوکلام میں جنگ کے وقت 'جو ٹھیک لگے کرو' کا کیا مطلب ہے؟ اس سوال سے بچنے کے لیے مودی جی نے راہِ فرار اختیار کی تھی۔ اس وقت کانگریس اور دیگر اپوزیشن رہنماؤں نے اس خطرے کے دعوے کو غلط قرار دے کر الزام لگایا تھا کہ حکومت بحث سے بھاگ رہی ہے اور وزیر اعظم خوف کی وجہ سے ایوان میں آنے کا حوصلہ نہیں رکھتے۔ اس معاملے کو بگاڑنے کا کام بی جے پی کی حلیف جماعت ٹی ڈی پی کے رہنما دیپک ریڈی نے ٹائز ناو پر یہ الزام لگا کر کیا کہ ایوان کے خواتین ارکان کے پاس اسلحہ نہیں ہے تو کیا دانت تو ہیں۔ وہ وزیر اعظم کو کاٹ تو سکتی ہیں۔ یہ سن کر گودی میڈیا کی خاتون اینکر ہکا بکا رہ گئی۔ اس کی سمجھ کچھ نہ آیا تو اس نے پھر استفسار کیا اور ریڈی نے موقف دوہرادیا۔

اس بات کو درست مان لیا جائے تو سوال یہ ہے کہ اس کے بعد مودی جی لوک سبھا سے فرار ہو کر راجیہ سبھا کیوں گئے؟ وہاں بھی تو خواتین ارکان تھیں؟ ان کے کاٹ کھانے کا خوف کیوں لاحق نہیں ہوا؟ سچ تو یہ ہے کہ ایوانِ بالا میں راہل گاندھی نہیں تھے جن کے خوف سے راہِ فرار اختیار کی گئی تھی۔ وزیر اعظم مودی ٹرمپ سے لے کر راہل گاندھی تک سب سے ڈرتے رہے ہیں اور اب طلبا اور نوجوانوں نے بھی انہیں ڈرا کر اپنا کام نکال لیا۔ حزب اختلاف وزیر تعلیم کے بعد ان سے وزیر داخلہ کے استعفے مطالبہ کر رہا ہے اور یہ دونوں استاد و شاگرد ایوان پارلیمان سے بھاگتے پھر رہے ہیں۔ میڈیا کے ذریعہ جو چھپن انچ کا غبارہ پھلایا گیا تھا وہ پنکچر ہو چکا ہے اور ایسے میں کوئی عبدل اس پنکچر کو بنانے کے لیے نہیں آگے نہیں آئے گا۔ جہاں اندھ بھکتوں کو تعلق ہے انہیں نہ پنکچر کو سوراخ تو دور پہیہ ہی نظر نہیں آتا۔ ☆

ٹرمپ کا 'تاریخی' غزہ تخفیف اسلحہ معاہدہ

اسد مرزا

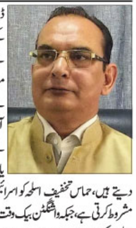

ڈونلڈ ٹرمپ نے حماس کے مکمل تخفیفِ اسلحہ کے لیے ایک "تاریخی" معاہدے کا اعلان کیا ہے، جو ان کے "بورڈ آف پیس" کی ثالثی سے طے پایا ہے۔ لیکن نیتن یاہو اسے ناکافی قرار دیتے ہیں، حماس تخفیف اسلحہ کو اسرائیل کے مکمل انخلا سے مشروط کرتی ہے، جبکہ واشنگٹن بیک وقت ایران کے خلاف نئے حملوں کی تیاری میں مصروف ہے جو اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ خطہ حقیقت میں کتنا غیر مستحکم ہے۔ 30 جولائی 2026 کی رات، صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنے مخصوص انداز میں Truth Social پر لکھا "آج، بورڈ آف پیس نے غزہ میں حماس اور دیگر تمام مسلح گروہوں کے مکمل تخفیفِ اسلحہ کے لیے ایک تاریخی معاہدہ طے کرلیا ہے۔ یہ پائیدار امن اور تحفظ کی جانب ایک اہم قدم ہے"، انہوں نے لکھا۔ اسے اکتوبر 2025 میں طے پانے والی جنگ بندی کے تاخیر کا شکار دوسرے مرحلے، اور ان کے 20 نکاتی غزہ امن منصوبے کی توثیق کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

چند ہی گھنٹوں میں یہ جشن کا ماحول ماند پڑ گیا۔ گو حماس کے مذاکرات کاروں نے واقعی مصر کے شہر العلمین میں امریکی زیرِ قیادت بورڈ آف پیس کے ساتھ تخفیفِ اسلحہ کے ایک فریم ورک پر دستخط کیے یہ پہلا موقع تھا جب اس گروہ نے اپنے اسلحے سے دستبرداری کے کسی بھی معاہدے پر دستخط کیے ہوں۔ لیکن نیتن یاہو کے دفتر نے تقریباً فوری طور پر ایک بیان جاری کیا جس میں کہا گیا کہ بورڈ آف پیس کی 15 نکاتی تخفیفِ اسلحہ تجویز اسرائیل کے غزہ کی مکمل غیر عسکریت پسندی کے مطالبات پر پوری نہیں اترتی، جس سے آگے کا راستہ غیر واضح ہو گیا ہے۔ ایک اسرائیلی عہدیدار نے اس سے بھی زیادہ صاف گوئی سے صحافیوں کو بتایا کہ "مختلف اشاعتوں" میں سفارتی پیش رفت کی خبروں کے باوجود، حماس کے "حقیقی تخفیفِ اسلحہ" سے پہلے اسرائیل اپنی موجودہ پوزیشنوں سے پیچھے نہیں ہٹے گا۔

معاہدہ دراصل کیا کہتا ہے

بورڈ آف پیس ایک ایسا ادارہ جس کی سربراہی ٹرمپ خود کرتے ہیں اور جس کے فروری میں افتتاح کے موقع پر 40 ممالک جمع ہوئے تھے، جن میں اسرائیل اور عرب ممالک شامل تھے مگر کوئی فلسطینی نمائندہ شامل نہیں تھا کا کہنا ہے کہ یہ معاہدہ دراصل گزشتہ اکتوبر میں طے پانے والی جنگ بندی کے نفاذ کا ایک روڈ میپ ہے۔ بورڈ نے اسے "ایک تاریخی پیش رفت" قرار دیا ہے، اور کہا کہ پہلی بار حماس نے اپنے تمام ہتھیاروں سے دستبرداری کے قابلِ عمل منصوبے پر عمل درآمد کا عزم ظاہر کیا ہے، جس کے بعد اسرائیلی انخلا ہوگا۔ منصوبے کے تحت، حماس آٹھ ماہ کی مدت میں اپنے ہتھیار بتدریج "نیشنل کمیٹی فار دی ایڈمنسٹریشن آف غزہ" کے حوالے کرے گی، جو فلسطینی ماہرینِ فن پر مشتمل بورڈ آف پیس کی زیرِ نگرانی ایک پینل ہے، جس میں پہلے پولیس کے ہتھیار اور آخر میں ذاتی ہتھیار حوالے کیے جائیں گے۔ جیسے جیسے تخفیفِ اسلحہ مکمل ہوگی، اسرائیلی افواج انخلا کریں گی، جبکہ ایک بین الاقوامی استحکامی فورس (International Stabilisation Force) ایک نئی فلسطینی پولیس فورس کے ساتھ مل کر غزہ کی سیکیورٹی کی ذمہ داری سنبھالے گی۔ ٹرمپ نے ایک ایسی فلسطینی حکومت کا ذکر کیا جو فلسطینی عوام کی مدد کے لیے بورڈ آف پیس کے ساتھ قریبی تعاون کرے گی، حالانکہ علاقائی حکام نے نشاندہی کی کہ فلسطینی اتھارٹی کو "شامل کرنے پر غور کرنے سے پہلے اصلاحات کرنی ہوں گی۔

اہم بات یہ ہے کہ جغرافیائی حدود پر تنازع موجود ہے۔ یہ معاہدہ اسرائیلی فوج کی فوری واپسی "یلو لائن" تک کا تصور پیش کرتا ہے، جو غزہ کو تقریباً مشرقی اور مغربی حصوں میں تقسیم کرتی تھی لیکن نیتن یاہو نے اس سے پہلے فوج کو پٹی کے 70 فیصد حصے پر قبضہ کرنے کا حکم دیا تھا، جو کہ اصل جنگ بندی کی خلاف ورزی تھی، جس کے نتیجے میں اس وقت اسرائیل کے پاس پٹی کا 53 فیصد حصہ کنٹرول میں تھا۔ اسرائیل نے اس کے بعد اپنے قبضے کا دائرہ بڑھا کر 60 فیصد سے زیادہ کرلیا، ایک ایسی خلاف ورزی جسے بورڈ آف پیس نے نظرانداز کیا معلوم ہوتا ہے تاکہ حماس کو تخفیفِ اسلحہ کی شرائط پر رضامند کیا جا سکے۔ غزہ کے لیے بورڈ کے اعلیٰ نمائندے نکولے ملادینوف نے اس صورتحال کی نزاکت کو یوں بیان کیا: "معاہدے میں جو کچھ لکھا ہے وہ اہم ہے۔ آگے جو کچھ ہوگا وہ اس سے بھی زیادہ اہم ہے۔ نفاذ اور تصدیق حقیقی ہونی چاہیے۔ انخلا کو ہتھیاروں کی حوالگی کے ساتھ ساتھ چلنا ہوگا۔

نیتن یاہو کی ناممکن پوزیشن

اسرائیل میں ملکی سطح پر ردعمل تیزی سے سامنے آیا۔ سابق فوجی سربراہ اور نیتن یاہو کے حریف گادی آئزنکوٹ نے کہا کہ ایک بار پھر، اسرائیلی شہری ایک اہم معاہدے کے بارے میں غیر ملکی اشاعتوں سے آگاہ ہو رہے ہیں، اور نیتن یاہو کے وعدوں اور حقیقت کے درمیان شرمناک خلا مزید عیاں ہوگیا ہے۔ انہوں نے وزیرِ اعظم پر جنگ کے مقاصد حاصل کیے بغیر "ہتھیار ڈالنے" کا الزام لگایا۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ نیتن یاہو کی انتخابی پوزیشن انہیں کوئی بھی نظر آنے والی رعایت دینے سے روکتی ہے، خاص طور پر 27 اکتوبر کو ہونے والے انتخابات کے پیشِ نظر، جبکہ ان کے سخت گیر دائیں بازو کے اتحادی طویل عرصے سے دھمکی دے چکے ہیں کہ اگر جنگ حماس کی مکمل تباہی کے بغیر ختم ہوئی تو وہ اتحاد چھوڑ دیں گے۔

حماس: دستخط تو کردیے، مگر آسانی سے ہتھیار نہیں ڈالے گی

حماس کے لیے بھی یہ حساب کتاب اتنا ہی مشکل ہے۔ ایک سینئر عہدیدار غازی حمد نے سی این این کو تصدیق کی کہ گروہ نے اپنے ہتھیار حوالے کرنے پر رضامندی ظاہر کی ہے، بشرطیکہ بین الاقوامی استحکامی فورس تعینات کی جائے۔ تاہم عملی طور پر گروہ نے واقعی پیچھے ہٹنے کی مزاحمت کی ہے۔ حماس نے جنگ بندی کے آغاز کے بعد سے اپنی سیکیورٹی فورسز کو بتدریج غزہ کی گلیوں میں دوبارہ تعینات کیا ہے، اور 30 سے زائد افراد کو ہلاک کیا ہے، جنہیں اس نے "ایک گروہ" کے ارکان قرار دیا جس پر امریکی فوج کے سینٹکام نے کھلے عام حماس سے مطالبہ کیا کہ وہ "بے گناہ فلسطینی شہریوں کے خلاف تشدد اور فائرنگ فوری طور پر بند کرے" اور "بغیر تاخیر" ہتھیار ڈال دے۔

خطہ محتاط انداز میں شامل ہو رہا ہے

سفارتی سطح پر، یہ معاہدہ علاقائی حمایت کے ساتھ نہایت احتیاط سے مرتب کیا گیا ہے۔ بورڈ آف پیس کے حکام نے کہا کہ انہوں نے "خطے کے تمام ممالک اردن، سعودی عرب، قطر، متحدہ عرب امارات، اور دیگر" سے مشاورت کی، اور نفاذ کو "ایک علاقائی کوشش" قرار دیا۔ یورپی ردعمل محتاط رجائیت پر مبنی رہا: یورپی یونین کی خارجہ پالیسی سربراہ کایا کالاس نے اگر مکمل طور پر نافذ کیا جائے تو تجویز کردہ معاہدے کو "ایک تعمیری قدم" قرار دیا، جبکہ برطانوی وزیرِ خارجہ ایڈ ملی بینڈ نے تخفیفِ اسلحہ کے اعلان کا خیر مقدم کیا اور 20 نکاتی منصوبے کے مکمل نفاذ پر زور دیا، جس میں اسرائیلی انخلا اور انسانی امداد پر پابندیوں کا خاتمہ شامل ہے۔ تاہم اردگرد کی سیکیورٹی صورتحال علاقائی سکون کے کسی بھی تاثر کو کمزور کرتی ہے۔ غزہ کے معاہدے کے اعلان کے اسی روز، لبنانی صدر جوزف عون نے جنوبی لبنان میں قلعہ شقیف پر ہونے والے دھماکوں کی مذمت کی، اور اسے اسرائیل–لبنان–امریکہ سیکیورٹی فریم ورک سے متعلق مذاکرات کو خطرے میں ڈالنے والی "انتہائی خطرناک کشیدگی" قرار دیا یہ اس بات کی یاددہانی ہے کہ غزہ ایک وسیع تر، ابھی تک سلگتے ہوئے تنازعاتی نظام کا محض ایک محاذ ہے، جو بیروت سے تہران تک پھیلا ہوا ہے۔

خطے کے لیے، اصل امتحان یہ ہے کہ کیا عرب ممالک مصر، قطر، ترکی، اردن، سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات بورڈ آف پیس کی اپنی محتاط حمایت کو غزہ کے لیے ایک پائیدار نظمِ حکومت اور تعمیرِ نو کے ڈھانچے میں تبدیل کر سکتے ہیں، اگر حماس کے ہتھیار واقعی گلیوں سے ختم ہو جائیں تو اس خلا کو پر کرتے ہوئے۔ یہ تعمیرِ نو کی کوشش، جس کی مالیت اربوں ڈالر بتائی جاتی ہے، تخفیفِ اسلحہ کے تنازع کے باعث تاحال رکی ہوئی ہے۔ حقیقی نفاذ کے بغیر، سب سے زیادہ ممکنہ نتیجہ پائیدار امن نہیں بلکہ ایک اور نازک وقفہ ہوگا ایک ایسی جنگ کا ایک اور باب جو برسوں سے جنگ بندیوں، ناکامیوں اور نئی جنگوں کے چکر سے گزرتی رہی ہے، جبکہ غزہ کے بیس لاکھ باشندے ایک بار پھر یہ اندازہ لگانے پر مجبور ہیں کہ آیا اختتام کا یہ وعدہ حقیقی ہے یا نہیں۔

☆☆☆

کانوڑیاترا امن، قانون اور شہری حقوق کا سالانہ امتحان

عبدالغفار صدیقی

ہر سال ساون کے مہینے میں شمالی ہندوستان بالخصوص اتر پردیش، اتراکھنڈ، ہریانہ، راجستھان، دہلی، مدھیہ پردیش اور بہار کے متعدد علاقوں میں کانوڑ یاترا کا آغاز ہوتا ہے۔ لاکھوں بلکہ بعض اندازوں کے مطابق کروڑوں افراد اس یاترا میں شریک ہوتے ہیں۔ گنگا یا کسی دوسرے مقدس دریا سے جل لا کر شیو مندر میں شیولنگ پر چڑھانا اس یاترا کا بنیادی مقصد سمجھا جاتا ہے۔ اس دوران شاہراہوں پر غیر معمولی بھیڑ ہوتی ہے، خصوصی انتظامات کیے جاتے ہیں، مختلف راستوں پر ٹریفک تبدیل کر دی جاتی ہے، اور بعض علاقوں میں معمول کی زندگی کئی دنوں بلکہ کئی ہفتوں تک متاثر رہتی ہے۔ کانوڑ یاترا کوئی نیا مذہبی عمل نہیں ہے۔ ہندو مذہبی روایات میں اس کی نسبت قدیم زمانے سے کی جاتی ہے۔ بعض روایات اسے سمندر منتھن کے واقعہ سے جوڑتی ہیں اور بعض اسے راون یا پرشورام سے منسوب کرتی ہیں۔ تاہم تاریخی اعتبار سے مؤرخین کی رائے یہ ہے کہ موجودہ شکل میں اس یاترا کو گزشتہ دو تین صدیوں میں زیادہ فروغ ملا، جبکہ گزشتہ چالیس پچاس برسوں میں اس کا دائرہ غیر معمولی طور پر وسیع ہوا ہے۔ آج یہ دنیا کی بڑی مذہبی یاتراؤں میں شمار کی جاتی ہے۔

کسی بھی مذہبی معاشرے میں اپنے عقیدے کے مطابق عبادت اور مذہبی رسوم ادا کرنا بنیادی مذہبی آزادی کا حصہ ہے۔ ہندوستان کا آئین بھی ہر شہری کو اپنے مذہب پر عمل کرنے کا حق دیتا ہے۔ اس اعتبار سے کانوڑ یاترا بھی ہندو برادری کا مذہبی حق ہے، جس کا احترام کیا جانا چاہیے۔ اسی طرح مسلمانوں، سکھوں، عیسائیوں اور دیگر مذاہب کے ماننے والوں کو بھی اپنے اپنے مذہبی فرائض انجام دینے کی مکمل آزادی حاصل ہونی چاہیے۔ آئینی اصول یہی ہے کہ ہر مذہب کے ماننے والوں کو یکساں حقوق حاصل ہوں اور ریاست سب کے ساتھ غیر جانب دارانہ رویہ اختیار کرے۔

لیکن اصل سوال کانوڑ یاترا کے وجود کا نہیں، بلکہ اس کے انتظام اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی سماجی مشکلات کا ہے۔ گزشتہ چند برسوں میں یہ شکایات مسلسل سامنے آرہی ہیں کہ یاترا کے دوران عام شہریوں کی روزمرہ زندگی بری طرح متاثر ہوتی ہے۔ کئی شاہراہیں بند کر دی جاتی ہیں، متعدد راستوں کو یک طرفہ بنادیا جاتا ہے، ٹریفک کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے، سرکاری اور نجی ٹرانسپورٹ محدود کر دی جاتی ہے، اور ہزاروں دیہات و قصبات کے لوگوں کو معمول کے سفر میں غیر معمولی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مغربی اتر پردیش اس کی نمایاں مثال ہے۔ ہری دوار جانے والے تمام اہم راستوں پر کئی کئی دن تک ٹریفک کے خصوصی انتظامات نافذ رہتے ہیں۔ متعدد مقامات پر عام گاڑیوں کا داخلہ روک دیا جاتا ہے۔ بعض علاقوں میں سرکاری بسوں کے روٹ تبدیل کر دیے جاتے ہیں، بعض جگہ انہیں عارضی طور پر بند بھی کرنا پڑتا ہے۔ اس کا سب سے زیادہ اثر مزدوروں، ملازمین، طلبہ، تاجروں، مریضوں اور روزانہ سفر کرنے والے عام شہریوں پر پڑتا ہے۔ بعض ریاستوں میں اسکولوں کی تعطیلات میں بھی اضافہ کر دیا جاتا ہے تاکہ بچوں کی آمدورفت میں دشواری نہ ہو۔ اگرچہ انتظامیہ اس کا جواز امن وامان اور ٹریفک کے بہتر انتظام کو قرار دیتی ہے، لیکن اس سے تعلیمی سرگرمیاں بھی متاثر ہوتی ہیں۔ پہلے ہی ہمارے تعلیمی نظام کو متعدد مسائل کا سامنا ہے، ایسے میں بار بار کی غیر تدریسی تعطیلات بچوں کے تعلیمی نقصان کا باعث بنتی ہیں۔

اسی طرح کئی ریاستوں میں ساون کے دوران گوشت اور مچھلی کی فروخت پر مختلف نوعیت کی پابندیاں یا سختیاں نافذ کی جاتی ہیں۔ اگرچہ بعض احکامات مقامی سطح پر ہوتے ہیں، لیکن ان کا اثر ہزاروں چھوٹے تاجروں، قصابوں، ماہی گیروں، ہوٹلوں اور ان سے وابستہ مزدوروں پر پڑتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر کسی مذہبی طبقے کی عبادت کے احترام میں دوسرے شہریوں کے جائز روزگار پر پابندیاں عائد ہوں تو اس کا آئینی اور اخلاقی جواز کیا ہے؟ ایک جمہوری ریاست میں حکومت کی ذمہ داری یہ ہے کہ مذہبی آزادی اور شہری آزادی کے درمیان ایسا توازن قائم کرے جس سے کسی فریق کے بنیادی حقوق متاثر نہ ہوں۔

اس دوران سب سے زیادہ مشکلات ان مریضوں کو پیش آتی ہیں جنہیں فوری طور پر اسپتال پہنچنا ہوتا ہے۔ اگرچہ ایمبولینس کے لیے خصوصی راستے بنانے کی کوشش کی جاتی ہے، لیکن ہر مریض ایمبولینس میں سفر نہیں کرتا۔ اسی طرح شادی بیاہ، امتحانات، ملازمت کے انٹرویو، عدالتوں میں پیشی، کاروباری سرگرمیاں اور دیگر ضروری معاملات بھی متاثر ہوتے ہیں۔ بعض لوگوں کو اپنے مرحوم عزیزوں کے جنازے یا آخری رسومات میں شرکت کے لیے غیر معمولی دشواریاں برداشت کرنا پڑتی ہیں۔

یہ کہنا درست ہوگا کہ اتنی بڑی مذہبی یاترا کے دوران کچھ نہ کچھ مشکلات پیدا ہونا فطری بات ہے۔ لاکھوں افراد جب ایک ہی وقت میں سڑکوں پر نکلیں گے تو انتظامیہ کو غیر معمولی انتظامات کرنے ہی پڑیں گے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ان انتظامات میں دوسرے شہریوں کے بنیادی حقوق، ان کی سہولت اور ان کے تحفظ کو بھی یکساں اہمیت دی جاتی ہے؟ یہی وہ سوال ہے جو ہر سال زیادہ شدت کے ساتھ اٹھایا جاتا ہے۔ حکومت کی ذمہ داری صرف یہ نہیں کہ یاتریوں کو سہولت فراہم کرے، بلکہ یہ بھی ہے کہ عام شہریوں کی زندگی کم سے کم متاثر ہو، قانون سب پر یکساں نافذ ہو، اور کسی بھی شخص کو مذہبی عقیدت کے نام پر قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہ دی جائے۔ ایک کامیاب انتظامیہ وہی ہوتی ہے جو مذہبی آزادی اور شہری نظم و نسق کے درمیان متوازن راستہ اختیار کرے۔ اگر یہ توازن برقرار نہ رہے تو مذہبی اجتماع خود تنازع، بداعتمادی اور سماجی کشیدگی کا سبب بننے لگتے ہیں، جس کا نقصان بالآخر پورے معاشرے کو اٹھانا پڑتا ہے۔

اصل تشویش کانوڑ یاترا سے نہیں، بلکہ اس کے دوران بعض مقامات پر پیدا ہونے والی ان صورتِ حال سے ہے جہاں قانون کی عمل داری کمزور دکھائی دیتی ہے۔ گزشتہ چند برسوں میں متعدد ایسے واقعات سامنے آئے ہیں جن میں معمولی تصادم یا غلط فہمی نے بڑے تنازع کی شکل اختیار کرلی۔ کہیں کسی گاڑی کے چھو جانے پر مشتعل ہجوم نے گاڑی کو نقصان پہنچایا، کہیں راہ گیروں کے ساتھ مارپیٹ کی گئی، اور کہیں محض افواہ کی بنیاد پر ماحول کشیدہ ہوگیا۔

ظاہر ہے کہ لاکھوں افراد پر مشتمل کسی بھی مذہبی اجتماع میں چند شرپسند عناصر شامل ہو سکتے ہیں۔ یہی صورت حال دوسرے مذہبی یا سیاسی اجتماعات میں بھی دیکھی جاتی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا چند افراد کی قانون شکنی کو برداشت کیا جانا چاہیے؟ اس کا جواب یقیناً نفی میں ہے۔ قانون کی نظر میں ہر شہری برابر ہے۔ اگر کوئی شخص جرم کرتا ہے تو اس کے خلاف کارروائی پولیس اور عدالت کا کام ہے، نہ کہ ہجوم کا۔

انتہائی افسوس اس وقت ہوتا ہے جب کسی معمولی حادثے کو مذہبی توہین یا جان بوجھ کر کی گئی اشتعال انگیزی قرار دے کر چند لمحوں میں ہجوم جمع ہو جاتا ہے۔ سوشل میڈیا کے اس دور میں افواہیں آگ کی طرح پھیلتی ہیں اور بعد میں معلوم ہوتا ہے کہ حقیقت اس سے مختلف تھی۔ اس لیے انتظامیہ کی اولین ذمہ داری یہ ہے کہ وہ افواہوں کو فوری طور پر روکے، حقیقت عوام کے سامنے لائے اور قانون شکنی کرنے والوں کے خلاف بلاامتیاز کارروائی کرے۔ اگر کوئی مسلمان، ہندو، سکھ یا عیسائی قانون توڑتا ہے تو اس کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے۔ لیکن اگر کسی ایک فرد کی غلطی کی سزا پورے محلے، پورے بازار یا پورے فرقے کو دی جانے لگے تو یہ نہ آئین کی روح کے مطابق ہے اور نہ انصاف کے تقاضوں کے مطابق۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ بعض واقعات میں پولیس پر جانبداری یا غیر مؤثر کارروائی کے الزامات لگتے رہے ہیں۔ ایسے الزامات خواہ درست ہوں یا نہ ہوں، ان سے عوام کے اعتماد کو نقصان پہنچتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ پولیس نہ صرف غیر جانب دار ہو بلکہ اس کا طرزِ عمل بھی غیر جانب دار نظر آئے۔ قانون کی ساکھ اسی وقت قائم ہوتی ہے جب مجرم کی شناخت اس کے مذہب سے نہیں بلکہ اس کے جرم سے کی جائے۔ یہ سوال ہر سال اٹھتا ہے کہ ایسے ماحول میں مسلمانوں کا رویہ کیا ہونا چاہیے؟ میری رائے میں سب سے پہلی ضرورت صبر، ضبط اور حکمت کی ہے۔ اشتعال انگیزی کا جواب اشتعال سے دینا مسئلے کو حل نہیں بلکہ مزید پیچیدہ کرتا ہے۔ قرآن کریم نے بھی صبر، عدل اور حکمت کو مؤمن کی بنیادی صفات قرار دیا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو غیر ضروری سفر سے اجتناب کیا جائے۔ اگر کوئی ایسا سفر مؤخر ہو سکتا ہو جو بعد میں کیا جا سکتا ہے تو اسے مؤخر کر دینا دانش مندی ہے۔ اگر سفر ناگزیر ہو تو ایسے راستوں کا انتخاب کیا جائے جہاں غیر معمولی ہجوم نہ ہو، اور حتی الامکان تنہا سفر کرنے کے بجائے اجتماعی طور پر سفر کیا جائے۔

تیسری بات یہ ہے کہ کسی بھی ناخوشگوار واقعے کی صورت میں قانون کو اپنے ہاتھ میں نہ لیا جائے۔ فوری طور پر پولیس میں شکایت درج کرائی جائے، ویڈیو اور دیگر شواہد محفوظ کیے جائیں اور قانونی چارہ جوئی اختیار کی جائے۔ خوش آئند امر یہ ہے کہ ملک کی متعدد سماجی اور قانونی تنظیمیں مظلوم افراد کو قانونی مدد فراہم کر رہی ہیں۔ ایسے اداروں سے رابطہ رکھنا چاہیے اور اپنے آئینی حقوق کے لیے قانونی راستہ اختیار کرنا چاہیے۔

چوتھی بات یہ ہے کہ سوشل میڈیا پر غیر مصدقہ ویڈیوز، افواہوں اور اشتعال انگیز پیغامات کو ہرگز آگے نہ بڑھایا جائے۔ ایک جھوٹی خبر کئی شہروں کا امن خراب کر سکتی ہے۔ مسلمان خصوصاً نوجوان اس معاملے میں غیر معمولی ذمہ داری کا مظاہرہ کریں۔

پانچویں بات یہ ہے کہ اپنے محلوں، قصبوں اور شہروں میں غیر مسلم برادرانِ وطن کے ساتھ رابطے مضبوط کیے جائیں۔ امن کمیٹیاں، بین المذاہب ملاقاتیں اور مقامی سطح پر مکالمہ بہت سے تنازعات کو جنم لینے سے پہلے ہی ختم کر سکتا ہے۔ یہ حقیقت ہمیشہ پیش نظر رہنی چاہیے کہ اس ملک کے تمام ہندو مسلمانوں کے مخالف نہیں ہیں۔ کروڑوں لوگ امن، محبت اور باہمی احترام کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔ چند شرپسند عناصر کی وجہ سے پورے معاشرے کے بارے میں منفی رائے قائم کرنا نہ انصاف ہے اور نہ دانش مندی۔ جہاں تک ساون کے دوران گوشت کی فروخت یا استعمال پر عائد پابندیوں کا تعلق ہے، اگر کسی علاقے میں وقتی صورت حال ایسی ہو کہ تنازع پیدا ہونے کا اندیشہ ہو تو مسلمان صبر و تحمل سے کام لیں۔ چند دنوں کی احتیاط کسی بڑے نقصان سے بہتر ہے۔ ہندوستان کی اصل طاقت اس کی مذہبی اور ثقافتی گونا گونی ہے۔ اگر ہر مذہبی تہوار دوسرے شہریوں کے لیے خوف، اضطراب یا دشواری کا سبب بننے لگے تو اس سے سب کا نقصان ہوگا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر مذہبی تقریب اپنے تقدس کے ساتھ انجام پائے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ دوسرے شہریوں کے جان و مال، عزت، کاروبار اور آمدورفت کا حق بھی محفوظ رہے۔ ☆☆☆

9897565066

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

قبر حسینی کا پہلا زائر جابر بن عبداللہ انصاری رح

مولانا سید سرفراز عباس کراروی

آپ جناب حضور سرور کائنات حضرت محمد مصطفی ﷺ کے نہایت جلیل القدر اور مشہور صحابی ہیں اور ایسے خوش قسمت ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے تمام صحابہ پر آپ کو اس وجہ سے فضیلت حاصل ہے کہ آنحضور ﷺ کے پانچ جانشین یعنی حضرت علیؑ، امام حسنؑ، امام حسینؑ، امام زین العابدینؑ اور امام محمد باقرؑ کا زمانہ پایا اور ان حضرات کی صحبت میں رہ کر ارشاد و ہدایات سے مستفیض ہوتے رہے۔

نام ونسب اور کنیت: آپ کا نام جابر اور والد کا نام جناب عبداللہ ہے سلسلۂ نسب اس طرح سے ہے جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری (اصابہ فی تمیز الصحابہ، جلد اول، ص ۲۲۲ مطبوعہ مصر) آپ کی والدہ گرامی قدر نسیبہ بنت عقبہ بن عدی بن سنان بن نابی بن زید بن حرام بن کعب بن غنم ہیں علامہ ابن عبدالبر اندلسی اور ابن اثیر جزری نے آپ کی کنیت ابوعبداللہ کو صحیح بتایا ہے، ملاحظہ ہو (استیعاب و اسد الغابہ)

عہد رسالت مآب میں: مؤرخین لکھتے ہیں کہ جناب جابر کہتے تھے کہ میں رسول اللہؐ کے ہمراہ ۱۹ غزوہ میں شریک ہوا یہ بھی کہا کہ اور غزوۂ بدر و احد میں شریک نہیں ہوسکا کیوں کہ میرے والد نے روک لیا تھا چنانچہ جب وہ غزوۂ احد میں شہادت پا گئے تو پھر میں کسی بھی جہاد میں آنحضرت سے جدا نہیں ہوا مختصر یہ کہ آپ برابر آنحضرت کے ہم صحبت اور ہم رکاب رہے اور آنحضرت کے انتقال تک کبھی خدمت اقدس سے جدا نہ ہوئے اسی سبب سے حدیثیں بھی حضرت سے بکثرت نقل کیں علامہ ابن حجر عسقلانی کا بیان ہے کہ جابر آنحضورؐ سے بکثرت احادیث روایت کرنے والے تھے اور آنحضرتؐ کے علاوہ دوسرے صحابہ سے بھی بہت روایت کی ہے (اصابہ، جلد اول، ص ۲۲۲ طبع مصر) اور آپ سے روایت کرنے والوں میں امام محمد باقرؑ سرفہرست ہیں (مناقب ابن شہر آشوب جلد ۵ طبع ممبئی)

عہد امیر المومنین و حسنین علیہم السلام میں: تاریخ میں ہے کہ آپ جنگ صفین میں حضرت علیؑ کے ہمراہ تھے (استیعاب، جلد اول، ص ۸۶) شہید ثالث حضرت قاضی نور اللہ شوشتری علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادقؑ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جابر آخر شخص ہیں جو اصحاب پیغمبرؐ سے رہ گئے تھے اور ان کی بازگشت ہم اہلبیت اطہار کی طرف ہوئی (مجالس المومنین ص ۱۱۶) علامہ حلی علیہ الرحمہ کا بیان ہے کہ فضل بن شاذان سے روایت ہے کہ جابر ان صحابۂ سابقین میں سے تھے جو آنحضرتؐ کے بعد جناب امیر المومنینؑ کے شیعوں میں داخل ہوئے (خلاصۃ الاقوال طبع ایران) ابن عقدہ (جو اکابرین محدثین اہل سنت سے ہیں) نے بھی صراحت کی ہے کہ جابر خلفاء ثلاثہ کو ترک کر کے دامن اہلبیت اطہار سے متمسک ہوئے اور ساری عمر انہیں حضرات کی متابعت و پیروی میں گزار دی (رجال مامقانی جلد اول ص ۱۹۹)۔

حضرت امام محمد باقرؑ اور جابر بن عبداللہ انصاری کی باہمی ملاقات: تواریخ و کتب میں مرقوم ہے کہ سرور کائنات حضور محمد مصطفیٰؐ ایک دن اپنی آغوش مبارک میں حضرت امام حسینؑ کو لئے ہوئے پیار کر رہے تھے ناگاہ آپ کے صحابئ خاص جابر ابن عبداللہ حاضر ہوئے حضرت نے جابر کو دیکھ کر فرمایا اے جابر میرے اس فرزند کی نسل سے ایک بچہ پیدا ہوگا جو علم و حکمت سے بھرپور ہوگا اے جابر تم اس کا زمانہ پاؤ گے اور اس وقت تک زندہ رہو گے جب تک کہ وہ سطح ارض پر آنا جائے دیکھو جب اس سے ملنا تو اسے میرا اسلام کہہ دینا جابر نے اس خبر اور پیشینگوئی کو کمال مسرت کے ساتھ سنا اور اسی وقت سے اس بہجت آفرین ساعت کا انتظار شروع کردیا یہاں تک کہ چشم انتظار پتھرا گئیں اور آنکھوں کا نور جاتا رہا جب تک آپ بینا تھے ہر مجلس و محفل میں تلاش کرتے رہے اور جب نور نظر جاتا رہا تو زبان سے پکارنا شروع کردیا آپ کی زبان پر جب امام محمد باقرؑ کا نام رہنے لگا تو لوگ یہ کہنے لگے کہ جابر کا دماغ ضعف و پیری کی وجہ سے ازکار رفتہ ہوگیا ہے راوی کہتا کہ ہم جناب جابر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں امام زین العابدینؑ تشریف لائے آپ کے ساتھ آپ کے فرزند ارجمند امام محمد باقرؑ بھی تھے امام علیہ السلام نے اپنے فرزند سے فرمایا کہ چچا جابر بن عبداللہ انصاری کے سر کا بوسہ دو انہوں نے فوراً تعمیل ارشاد کیا جابر نے انکو اپنے سینے سے لگالیا اور کہا کہ ابن رسول اللہ آپ کو آپ کے جد بزرگوار حضرت محمد مصطفیٰؐ نے سلام فرمایا ہے حضرت نے کہا اے جابر ان پر اور تم پر میری طرف سے بھی سلام ہو علامہ محمد بن طلحہ شافعی تحریر کرتے ہیں کہ آنحضرت نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اے جابر میرا پیغام پہنچانے کے بعد بہت تھوڑا زندہ رہو گے جنانچہ ایسا ہی ہوا (نور الابصار، ص ۱۴۳ طبع مصر، تاریخ طبری جلد ۳، ص ۹۶، رجال کشی ص ۲۷، صواعق محرقہ، ص ۱۲۰، مطالب السئول ص ۲۷۳ و شواہد النبوہ ملا عبدالرحمان جامی، ص ۱۸۱ وغیرہ)

جابر ابن عبداللہ انصاری سے جناب زینبؑ کی درخواست: علامہ ابن شہر آشوب علیہ الرحمہ رقم طراز ہیں کہ جب جناب زینبؑ نے یہ دیکھا کہ آپ کے بھتیجے جناب سید سجادؑ کثرت عبادت کی وجہ سے ہلاک ہوا چاہتے ہیں اور کسی طرح آپ کو اس سے سیری نہیں ہوتی تو آپ کی حالت پر بے چین ہو کر جابر ابن عبداللہ انصاری کے گھر تشریف لائیں اور کہلایا جد بزرگوار کے جلیل قدر صحابی آپ جانتے ہیں کہ ہمارے خاندان کے کتنے حقوق آپ پر ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب آپ یہ ملاحظہ کریں کہ ہم میں کا کوئی شخص عبادت خدا میں ہلاک ہو رہا ہے تو اس کو خدا کا واسطہ دلائیں اور اپنی حالت پر رحم کرنے کے لئے آمادہ کریں دیکھیئے سید سجادؑ کی حالت کہ وہ عبادت خدا میں کس قدر متغیر ہو گئے ہیں جابر آپ جانتے ہیں کہ اب بھائی حسینؑ کی نشانی روئے زمین پر یہی فرزند رہ گیا ہے جو تمام خاندان کا ماویٰ و ملجا ہے آپ ان سے کہیئے کہ اپنی حالت پر رحم کریں جنانچہ جناب جابر امام علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے (مناقب ابن شہر آشوب، ص ۱۱۶ جلد اول)۔

مرقد مبارک امام حسین علیہ السلام کی زیارت کا شرف: واضح ہو کہ کربلا کے خونی واقعہ کے بعد حضرت امام حسینؑ کے روضۂ منورہ کی زیارت کا شرف سب سے پہلے جناب جابر بن عبداللہ انصاری کو حاصل ہوا۔ بحار الانوار، جلد ۱۰، ص ۲۲۹ میں ہے کہ جب اہل حرم کا لٹا ہوا قافلہ قید شام سے چھوٹ کر عراق میں دوبارہ پہنچا تو بیبیوں نے راہبر سے کہا کہ ہم کو کربلا کی طرف سے لے چلو چنانچہ جب وہاں پہنچے تو جابر بن عبداللہ انصاری اور بنی ہاشم کی ایک جماعت اور آل رسولؐ کے ایک گروہ کو کربلا میں پایا جو سب کے سب مرقد مطہر امام حسینؑ کی زیارت کو حاضر ہوئے تھے پس دونوں قافلے جس وقت ملے ہیں تو شور گریہ کا نعرہ بلند کیا اپنے منہ پر ہر شخص طمانچے مارنے لگا اور ایسا کہرام ماتم بپا ہوا کہ اس کو سن کر غیروں کے جگر بھی ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے۔

علامہ مجلسیؒ کا ارشاد بارشاد: حضرت علامہ مجلسی علیہ الرحمہ المتوفی ۱۱۱۱ھ اپنی شہرۂ آفاق تصنیف زاد المعاد میں زیارت اربعین کی تاکید میں چند وجہوں کو لکھ کر اور سب کو ضعیف قرار دے کر لکھتے ہیں، "و وجہے کہ از احادیث ظاہر میشود آن است کہ اول کسی کہ از صحابہ حضرت رسالت بزیارت آنحضرت مشرف شد جابر بن عبداللہ انصاری بود و او در ایں روز (اربعین) بکربلا رسید و آنحضرت را باشہداء زیارت کرد چون جابر از اکابر صحابہ بود و اساس این امر عظیم گزاشت می تواند مزید فضل زیارت آنحضرت دریں روز شدہ باشد"

علامہ کے اس مذکورہ بالا بیان سے جناب جابر بن عبداللہ انصاری کی جلالت قدر منتہائے کمال و علو پر پہنچ گئی کہ محض آپ کے سبب سے خدا نے زیارت امام حسینؑ بروز اربعین کا خاص شرف و فضل مقرر کیا۔

آپ کی وفات اور مدت عمر: علامہ اہل سنت ابن حجر عسقلانی کا بیان ہے کہ مسجد نبویؐ میں لوگ جابر کو حلقہ کئے رہتے اور استفادۂ علوم کیا کرتے تھے آخر عمر میں آپ نابینا ہو گئے تھے اپنی ڈاڑھی اور سر پر زرد خضاب لگاتے تھے آپ اسی حالت میں رہے یہاں تک کہ ۹۴ سال کی عمر میں انتقال فرمایا (اصابہ ابن حجر عسقلانی جلد اول ص ۲۲۳) جناب جابر کے سن وفات میں مؤرخین کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے استیعاب ابن عبدالبر میں ہے کہ آپ نے ۷۴ھ یا ۷۸ھ یا سن ۷۷ھ میں مدینے میں وفات پائی صاحب اسد الغابہ نے ۷۷ھ لکھا ہے صاحب اصابہ کا کہنا ہے کہ اصحاب رسولؐ سے مدینہ میں جن لوگوں نے انتقال کیا ان میں سب سے آخری جابر تھے آپ نے ۷۸ھ میں انتقال کیا "فاوصیٰ ان لا یصلی علیہ الحجاج" اور وصیت کی کہ حجاج بن یوسف ثقفی آپ کی نماز جنازہ نہ پڑھانے پائے۔ حقیر کے نزدیک ۷۸ھ والا قول مرجح ہے۔

ڈاکٹر شجاعت حسین

تاریخ میں نہ ایسا کوئی انسان ملے گا
نہ ایسا کوئی عاشق رحمٰن ملے گا
نہ ایسا کوئی شاہِ شہیداں ملے گا
نہ ایسا کوئی صبر کا سلطان ملے گا

پروردگار عالم نے حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا پیغام تاجدار انبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو حضرت جبریل امین کے ذریعے 4 ہجری میں بھیج دیا تھا۔ اپنے نواسہ کی شہادت کی خبر سن کر بے اختیار و انتہا گریہ و زاری کیا۔ رسول اکرم کا غم و عزا برپا کرنا خدا کو اتنا پسند آیا کہ آپؐ کے اس عمل کو مقبول اور عام کردیا۔ 14 سو سال سے یہ عزاداری اپنے آب و تاب سے جاری و ساری ہے اور قیامت تک شہادت سید الشہداء عزاداری کی شکل میں منایا جاتا رہے گا۔

راقم الحروف قارئین، عزادار اور امت مسلمہ کا توجہ صورہ محمد کی ساتویں آیت کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہے۔ "اے ایمان والو! اگر تم دین خدا کی مدد کرو گے اللہ تمھاری مدد کرے گا اور تمھارے قدم میں ثبات پیدا کرے گا یعنی تم کو ثابت قدم رکھے گا۔" اس آیت کے تسلسل میں امام حسینؑ کی وہ صدا جو زمانے میں گونج رہی ہے "ھل من ناصر ینصرنا" کوئی ہے جو ہماری مدد کرے۔ تاریخ گواہ ہے کہ ہر دور میں آپ ع کی صدا پر لبیک کہنے والے ملتے ہیں۔

مذکورہ بالا آیت اور فقرے میں ہم آہنگی اور مقصد ایک ہی ہے۔

اللہ رب العزت، خالق کائنات ہے اور وہ جو خود قادر مطلق ہے، کن فیکون کا مالک ہے، اپنی مخلوق سے مدد کا مطالبہ کر رہا۔ یہ مطالبہ عام انسانوں سے نہیں بلکہ ایمان والوں سے ہے۔ اگر علم، دانش و فہم، بصیرت و معرفت الٰہی میسر ہے تب مطالبہ کا حقیقی معنی سمجھ میں آئے گا۔ اللہ سبحان و تعالیٰ کے مطالبہ کا مطلب ہے اسکی مخلوقات کے کام آنا، خیر کے لیے کام کرنا۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو عملی شکل دینا۔ امام حسینؑ نے اپنی نوعمری سے لیکر 57 سال کی عمر تک رب ذوالجلال کی مخلوقات کے کام آتے رہے اور قرآن ناطق نے اپنے فقرۂ مقصد کوئی ہے جو میری مدد کرے، قرآن صامت سے ملا دیا۔ اس آواز استغاثہ پر حضرت اصغرؑ نے اپنے آپ کو جھولے سے گرا دیا اور یہ آفاقی عمل سے کل یوم عاشورا و کل ارض کربلا بنا دیا اور قیامت تک کے لیے راہ دکھایا کہ اللہ، اس کے رسولؐ اور امامؑ کی نصرت کے لیے سن و سال اور اسلحہ کی کوئی قید نہیں۔ یہ آیت اور فقرہ ایمان والوں کے لئے آئینہ ہے۔ امام حسینؑ نے اپنی زندگی، دوست و احباب کی قربانی دیکر دین کو لہو سے سینچا، اور صبح قیامت تک کے لیے چراغ ہدایت و کشتیٔ نجات بن گئے۔

پڑھ کے قرآن کو نیزے پر کہا شبیر نے
ہم رہے یا نہ رہیں ذکر خدا آباد رہے

موجودہ صورتحال میں حسینی کردار کی ضرورت

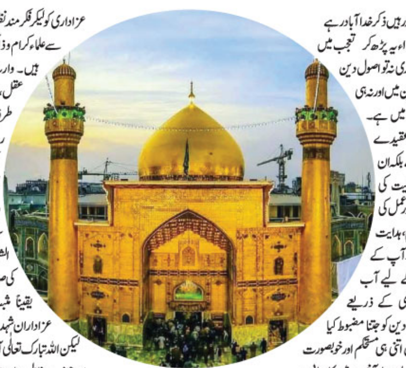

عزادار سید الشہداء یہ پڑھ کر تعجب میں پڑ جائیں گے کہ عزاداری نہ تو اصول دین میں ہے اور نہ فروع دین میں اور نہ ہی شریعت کے ارکان میں ہے۔ عزاداری کا تعلق نہ عقیدے سے ہے اور نہ عمل سے بلکہ ان دونوں سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے یعنی عقیدہ اور عمل کی آبیاری، مضبوط و مستحکم، ہدایت و نجات کا ذریعہ ہے۔ آپ کے عقیدے اور عمل کے لیے آب حیات ہے۔ عزاداری کے ذریعے عقیدے یعنی اصول دین کو جتنا مضبوط کیا جائے دین کی شاخیں اتنی ہی مستحکم اور خوبصورت ہوگی۔ اور اس کے ذریعے دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی نصیب بن جائے گی۔

عزاداران شہدائے کربلا یعنی علماء کرام، ذاکرین، واعظین، مبلغین، شعراء کرام، نوحہ خواں، مرثیہ خواں، انجمن ماتمی دستہ، مجالس و محافل برپا کرنے والی انجمنیں اور بانیان مجالس نے علم، آگہی، دانش، حکمت، معرفت، توحید، نبوت، امامت، توحید اور اپنے زمانے کے امام، اصول دین، فروع دین، قرآن، نہج البلاغہ، صحیفۂ کاملہ، پیغام کربلا، صدائے کربلا، مقصد کربلا، عمل، عقیدت، حاجت، مجتہد، مرجع، تقلید اور کردار شہدائے کربلا سے واقفیت ہوئی ہے یا نہیں؟ ان کے علم و واقفیت کی عدم موجودگی میں کوئی فائدہ نہیں چاہے آپ جتنی عمر مجلس ماتم میں شرکت کریں اور وقت صرف کردیں۔ علماء کرام و ذاکرین شہدائے کربلا نے لبنانیوں کی ایک عشرۂ محرم الحرام میں فرش عزا کو واقعی میں درسگاہ ثابت کردیا اور ان لوگوں کی یزیدی کردار سے حسینی کردار میں تبدیل کردیا۔

مذکورہ بالا مفاہیم سے روشناس ہونے کے لیے تلاوت قرآن پاک و مطالعہ تفسیر، علم حدیث، علم رجال، علم رسولؐ، علم فقہ، علم منطق، ادبیات عرب، روضۃ الشہداء، ریاض الاحزان، ریاض القدس، مصائب آل محمدؐ، الشہداء، ریاض المصائب، مقتل مخنف، مقتل حسین، مہموالاحزان، مقتل لھوف، نفس المہموم وغیرہ، ان کتابوں کے علاوہ، شیخ کلینی رحہ، شیخ صدوق رحہ، شیخ مفید رحہ، شیخ طوسی رحہ، اور علامہ مجلسی کی کتابوں کا مطالعہ ناگزیر ہے۔

اب جائزہ و تجزیہ ضروری ہے کہ سورہ محمد کی ساتویں آیت اور امام حسین علیہ السلام کے فقرے کی پاسداری کرتا ہوا کون نظر آرہا ہے؟

قارئین و عزاداران شہدائے کربلا کا ذہن ایک مرتبہ پھر سورہ محمد کی ساتویں آیت اور امام حسینؑ کے فقرے کی جانب متوجہ کرنا چاہیے کہ ایمان والوں پروردگار عالم اور امام حسینؑ کے فقرے کو پورا کرتا ہوا کون نظر آرہا ہے؟ آپ دیکھیں کہ ایران کے رہبر معظم انقلاب اسلامی جمہوریہ ایران، آیت اللہ سید علی خامنہ ای دام ظلہ العالی نے فلسطینی، عراقی، یمنی، شامی اور لبنانی کی کس طرح مدد کی۔ آج کے فرعونیت اور یزیدیت سے خوب ٹکرایا۔ یہودیوں کو خیبر یاد دلایا اور نصاریٰ کو عید مباہلہ۔ حالات کچھ اس طرح ہیں کہ دشمن کے چھکے چھڑا دیے ہیں۔ اور آخر میں اپنے ساتھ 14 ماہ کی نواسی، عزیز و اقارب اور اعلی فوجی کمانڈر و اعلی مشیروں کے ساتھ حسینی اور حیدری رہبر معظم انقلاب اسلامی آیت اللہ سید علی خامنہ ای رحمت اللہ علیہ نے قوم، وطن، وحدت، انسانیت، عدل و انصاف، اسلام، کربلا کے درس کے عین مطابق شہادت کا جام نوش فرمائے اور کربلا کے پیغام کے پرچم کو بلند رکھا۔

اب حالات یہ ہے کہ سپر پاور کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کردیا۔ آج اپنی قوت کا لوہا منوا لیا۔ یہ خوش آئند نتیجہ مقصد شہدائے کربلا، پیغام کربلا اور احترام عزاداری کو اپنا کر حاصل کیا گیا۔

دنیا تو چراغ جلاتا ہے روشنی کے لیے
حسینؑ چراغ بجھاتے ہیں روشنی کے

سورہ محمد کی ساتویں آیت اور امام حسینؑ کے فقرے کو اپنا شعار زندگی بنا کر اللہ کی مدد اور خوشنودی حاصل کی جاسکتی ہے۔

پروردگار اپنے مومن اور مخلص بندوں کے قدموں میں ثبات بخشتا ہے۔

ہندوستانی مومنین و مومنات ہی نہیں بلکہ عام لوگ بھی احترام، ادب، اور مقصد و پیغام کربلا و عزاداری کو لیکر فکر مند نظر آرہے ہیں۔ سوالیہ چہرہ سے علماء کرام و ذاکرین کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ وارث رسولؐ کی عبادت، علم، عقل، اخلاص اور معرفت کی طرف متوجہ دیکھائی دے رہے ہیں۔ منبر و محراب سے کربلا کے پیغام و مقصد قربانیٔ نواسۂ رسولؐ کو فروغ دینا ہوگا۔ اگر سورہ محمد کی ساتویں آیت اور فقرۂ سید الشہداء، حضرت امام حسینؑ کی صدق دل سے پیروی ہوگی تو یقیناً مثبت نتائج برآمد ہونگے۔

عزاداران شہدائے کربلا سمجھ سکیں یا نہیں لیکن اللہ تبارک تعالیٰ آپ کے دل کو جان رہا ہے اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہ اپنے پارۂ جگر کے مقصد قربانی کی تبلیغ و تشہیر کر رہے ہیں یا نہیں؟

فنا ہو جائے گی دنیا
لیکن خدا کا ہے وعدہ
جب تک یہ عزا رہے گی
زہرا کی دعا رہے گی
نہ تم رہو گے نہ ہم رہیں گے
سن لے یہ سارا زمانہ
عزا رہے گی، عزا رہے گی

کربلا کی عزاداری 1386 رسال سے مسلسل ہو رہی ہے اور جب تک شمس و قمر، فرش و عرش، کوہ و اقیانوس برقرار ہے یہ سلسلہ آب و تاب سے گریہ و زاری، آہ و بکا کے ساتھ مقصد شہدائے کربلا کو عام کیا جاتا رہے گا۔

دنیا کی تاریخ، ادب، مذہب یا کسی موضوع پر سب سے زیادہ تذکرہ ہوا ہے تو وہ لفظ کربلا ہے۔ کربلا، اسلام، انسانیت، اخلاق اور محبت کی روح ہے۔ کربلا ضمیر کو زندہ رکھنے کا عنصر ہے، یہاں سے سبق حاصل ہوتا ہے کہ موت شہد سے زیادہ شیریں ہے۔ کربلا ہونٹوں پر تبسم کے ساتھ شہید ہونے کی مثال ہے۔ کربلا حیات علم حاصل کرنے کا حوزہ ہے۔ یہ آہنی عزم پیدا کرتی ہے۔ کربلا ایک ایسا معرکہ ہے جہاں جنگ و جدل میں سن و سال کا کوئی لحاظ نہیں، بشریٰ کمال کا مظہر ہے۔ کربلا سجدہ گاہ و عبادت گاہ ہے۔ کربلا خود بینی و آگہی ہے۔ کربلا خیر خواہی اور خیر سگالی ہے۔ کربلا انسانی رشتوں کی پاسداری کا منبع ہے۔ حقیقتِ ابدی، توقیر ایمان اور تفسیر قرآن ہے۔ کربلا انسانی آزادی، ظلم سے مقابلہ، صبر و تحمل، شکرِ معبود، وفاداری اور بندگی پروردگار کی درسگاہ ہے۔

اب تک کے دوران سفر، نشیب و فراز، فروغ و عروج میں عزاداروں کے کردار کو جاننا ہوگا۔ بانیان مجالس، علماء کرام، ذاکرین، مرثیہ خواں، سوز خواں، نوحہ خواں، ماتمی دستہ اور بالخصوص شعراء کرام کے کردار کا جائزہ لینا اہم ہے۔ خود کا محاسبہ لازمی ہے۔ عزادار انہیں کس طرح دیکھتے ہیں۔ سماج، مذہب و ملت میں کردار، ذہن و فکر سازی میں کیا کردار انجام دے رہے ہیں؟ خود میں حریت پسندی، جذبۂ قربانی، حوصلہ، ظلم و ستم شکنی کے علمبردار، صبر و شکر کے مظہر ہیں یا نہیں؟

بہرحال، چند ایسے دل سوز سوال ہیں جو ذہن میں کچوچے مارتے ہیں جسے ہرگز نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

بیشک تاریخ شاہد ہے کہ ہر صدی میں کچھ ایسی شخصیتیں نظر آتی ہیں جنہوں نے کربلا کے پیغام کو اپنایا۔ اپنے آپ میں پنہاں کیا اور اثرات و خوبیوں کو دوسرے کی حیاتیات میں بھی منتقل کیا۔ آج بھی ایسی شخصیتیں دنیا میں بے مثال اور درخشندہ تاریخ رقم کر رہی ہیں۔

کربلا کو سمجھنے کے لئے ان کے مختلف پہلوؤں کو بغور مطالعہ کی ضرورت ہے جیسے آپؑ کی سخاوت، ایفائے عہد، جرآت و صداقت، تحفظ شریعت، انسانی ہمدردی، صبر، کردار و عمل، عصبیت کی نفی، اسلام کے خلاف ملوکیت کی بہیمانہ شازش کو بے نقاب کرنا، ہدف قربانی، حسینؑ کے بغیر نوع انسانی تباہی، سیرت حسینؑ قرآن کی روشنی میں، معروف مفکرین، فلسفی، محدثین، محققین، مصنفین، و دانشوران کی نظر میں حضرت امام حسینؑ کی عظمت کو پڑھنا اور سمجھنا لازمی ہے۔

آج دنیا میں ظلم و ستم و بربریت کا غلبہ ہے ایسی صورت حال میں امام حسینؑ کی سیرت کو اپنی شعار زندگی بنانا ہوگی۔ جیسے معرفت خداوندی، شریعت محمدؐ، اخلاقی اقدار کی بحالی، دنیا پر دیں کی حکمرانی، ملوکیت کی نیست و نابودی، انسانیت کی برتری، پاکیزگیٔ نفس، امر با لمعروف و نہیں عن المنکر، عصمتِ فکر و نظر، احقاق اور ابطال باطل، جزبۂ حریت کی بیداری، ایثار، صبر و خداری۔ رنگ، نسل، علاقائیت و فرقہ واریت کی نفی لازمی ہے۔ سچے اصول کی فتح، مظلوموں کی دادرسی، جہل پر علم کی حکمرانی، استبداد، شاہی نظام، آمریت و اشتراکیت، سامراجی، صیہونی اور استعماری قوتوں کے خاتمہ کے لیے نمونہ حسینی اور کربلائی کا مجسمہ بننا لازمی ہے۔

گھر دیا حسین نے، سر دیا حسین نے
جو کوئی نہ کرسکا وہ کردیا حسین نے

سب سے بہتر معاشرہ ہی مظہر کردار و عمل ہے۔ ظلم و حق کے خلاف آواز بلند نہ کرنا یہ بتاتا ہے کہ ہم میں فقدان پیغام کربلا ہے۔ جب اہل منبر و محراب خاموش تو اہل فرش و قلم بھی خاموش!

موبائل 7060888223

اربعین؛ جب شہادت کو چالیس دن گزر گئے

مولانا سید علی ہاشم عابدی

چالیس دن بیت گئے۔ مگر ایسا لگتا ہے کہ کربلا کی شام ابھی ڈھلی ہی نہیں۔

دشتِ نینوا کی ریت آج بھی سرخ ہے، فرات کی لہریں آج بھی تشنہ لب شہیدوں کا نوحہ پڑھتی ہیں، جلے ہوئے خیموں کی راکھ اب بھی ہواؤں میں بکھری ہوئی محسوس ہوتی ہے، اور آسمان گویا اب تک اس ایک دن کے غم میں سیاہ پوش ہے۔

یوں لگتا ہے جیسے عاشورا کا سورج ابھی افق کے کنارے خون میں ڈوبا ہو، نیزوں پر سجے مقدس سروں کا قافلہ ابھی نگاہوں سے اوجھل ہوا ہو، حضرت سکینہ سلام اللہ علیہا کی پیاس کی صدائیں اب بھی ریگزارِ کربلا میں گونج رہی ہوں، اور حضرت زینب سلام اللہ علیہا کی للکار اب بھی ایوانِ یزید کی بنیادوں کو لرزا رہی ہو۔

یہ چالیس دن صرف دن نہیں تھے۔ یہ صبر کے چالیس باب تھے۔ یہ غم کے چالیس سمندر تھے۔ یہ اسیری کی چالیس راتیں تھیں۔ اور یہ وفا کی چالیس منزلیں تھیں۔

ان چالیس دنوں میں ایک ماں نے اپنے جوان بیٹے کا غم اٹھایا، ایک بہن نے اپنے بھائی کا کٹا ہوا سر نیزے پر دیکھا، ایک بیٹی نے باپ کی جدائی میں تڑپ کر سانسیں گنوائیں، اور ایک بیمار امام نے طوق و زنجیر میں بندھے ہوئے امامت کے چراغ کو بجھنے نہ دیا۔

پھر بیس صفر کی صبح طلوع ہوئی...

غم کی چالیس منزلیں طے کرنے کے بعد تاریخ ایک نئے باب میں داخل ہوئی۔

روایت کے مطابق اسی روز رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وفادار صحابی حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضوان اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ساتھی عطیہ عوفی کے ساتھ کربلا پہنچے۔ انہوں نے فرات میں غسل کیا، خوشبو لگائی، لرزتے قدموں سے مزارِ حسینؑ کی طرف بڑھے، قبرِ اقدس کو اپنے سینے سے لگایا اور بے اختیار پکار اٹھے: یا حسین، یا حسین، یا حسین! حبیبٌ لا یجیبُ حبیبَ!

اے میرے حبیب! کیا دوست اپنے دوست کو جواب نہیں دیتا؟"

یہ کہتے ہی غم کی شدت سے بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش آیا تو آنسوؤں کے ساتھ سلام پیش کیا، اور یوں عشقِ حسینؑ کی پہلی زیارت نے تاریخ کے اوراق پر ہمیشہ کے لئے اپنا نام ثبت کر دیا۔

روایت کے مطابق قید خانہ شام سے رہائی پانے کے بعد حضرت امام زین العابدین علیہ السلام، حضرت زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا اور دیگر اسیرانِ اہلِ بیت علیہم السلام بھی اسی روز کربلا پہنچے۔

وہی کربلا۔ وہی جلے ہوئے خیموں کی سرزمین۔ وہی ریت، وہی فرات۔ مگر اب حسینؑ کی آواز نہ تھی، عباسؑ جیسا وفادار علمدار نہ تھا، علی اکبرؑ کی اذان نہ تھی، علی اصغرؑ کی معصوم مسکراہٹ نہ تھی۔

صرف قبریں تھیں۔ خاموش قبریں۔ اور ان قبروں سے لپٹ کر روتے ہوئے اہلِ بیتؑ۔

زینبؑ اپنے بھائی کی قبر سے ہمکلام تھیں۔ امام زین العابدین علیہ السلام اپنے بابا کے مزار پر سر جھکائے کھڑے تھے اور دشتِ کربلا اشکوں، سسکیوں اور نوحوں سے گونج رہا تھا۔

مگر اس قافلے میں ایک ننھا سا چہرہ موجود نہ تھا۔

حضرت سکینہ بنت الحسین سلام اللہ علیہا قیدِ شام کی تاریک زندان میں اپنے بابا کی یاد میں تڑپتے تڑپتے شہادت پا چکی تھیں۔ دمشق کی مٹی نے اس معصوم شہزادی کو اپنی آغوش میں سلا لیا تھا۔

اس لئے جب اہلِ بیتؑ کربلا پہنچے تو بابا کے سینے پر سر رکھ کر سونے والی وہ ننھی کلی اس قافلے میں نہ تھی۔

شاید کربلا کی ہوا بھی اس ننھی شہزادی کو ڈھونڈ رہی تھی۔ شاید فرات کی موجیں اس کی آواز سننا چاہتی تھیں۔ اور شاید امام حسین علیہ السلام کی قبر کے قریب کھڑی زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا کے دل میں یہ کسک بار بار اٹھتی تھی کہ کاش سکینہ بھی آج اپنے بابا کی قبر پر حاضر ہوتی۔

چالیس دن گزر گئے۔ مگر کربلا کا غم ختم نہ ہوا۔

کیونکہ کربلا ایک دن کا واقعہ نہیں، قیامت تک زندہ رہنے والی حقیقت ہے۔

یہ وہ چراغ ہے جسے نیزے بجھا نہ سکے، یہ وہ صدا ہے جسے تلواریں خاموش نہ کر سکیں، یہ وہ پیغام ہے جسے قید و بند مٹا نہ سکے۔

اسی لئے اربعین ہر سال آتا ہے تاکہ دنیا کو یاد دلائے کہ شہید مر کر بھی زندہ رہتے ہیں، ظلم جتنا بھی طاقتور ہو اس کی عمر محدود ہوتی ہے، مگر حسینؑ کا پیغام ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔

اربعین شہادت کے بعد زندگی کی فتح کا نام ہے۔ اربعین اسیری کے بعد عزت کی معراج کا نام ہے۔

اربعین زینبؑ کے صبر، سجادؑ کی استقامت، جابر کی وفاداری اور حسینؑ کے ابدی پیغام کی تجدید کا نام ہے۔

سلام ہو حسینؑ پر... سلام ہو عباسؑ پر... سلام ہو زینبؑ پر... سلام ہو سجادؑ پر...

سلام ہو کربلا کے ہر اس شہید پر جس نے انسانیت کو یہ سبق دیا کہ سر کٹ سکتا ہے، مگر حق کبھی نہیں جھکتا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کانگریس کا امت شاہ سے ایوان میں حاضر ہوکر تمام اہم معاملات پر جواب دینے کا مطالبہ

پپو یادو پر حملے، طلبہ کے استحصال، ایودھیا کے رام مندر میں چندہ چوری اور دیگر اہم معاملات پر اپوزیشن نے حکومت کو پارلیمنٹ میں گھیرا

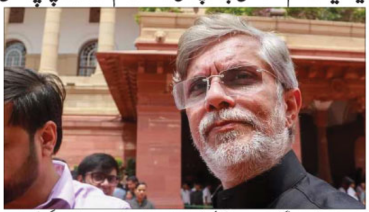

نئی دہلی: کانگریس نے پورنیہ سے رکن پارلیمنٹ پپو یادو پر حالیہ حملے کے معاملے کو لے کر مرکزی حکومت پر سخت تنقید کرتے ہوئے وزیر داخلہ امت شاہ سے پارلیمنٹ میں جواب دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ پارٹی رہنماؤں نے اس واقعے کو ملک میں نظم ونسق کی صورت حال پر سنگین سوال قرار دیتے ہوئے کہا کہ حکومت اپوزیشن کے اٹھائے گئے اہم مسائل پر بحث سے گریز کر رہی ہے۔ کانگریس کے ترجمان اور رکن پارلیمنٹ پون کھیڑا نے کہا کہ ملک میں نظم ونسق کی صورت حال تشویشناک ہوتی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جنتر منتر پر بچوں کے ساتھ پیش آئے واقعے کے بعد اب ایک رکن پارلیمنٹ پر حملہ اس بات کی علامت ہے کہ حالات بگڑ رہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ وزیر داخلہ امت شاہ کو ایوان میں آ کر یہ واضح کرنا چاہیے کہ ملک کو اس صورتحال تک کیوں پہنچنے دیا گیا اور ایسی وارداتیں کیوں پیش آرہی ہیں۔

ایودھیا کے رام مندر سے متعلق تنازعہ پر اظہار خیال کرتے ہوئے پون کھیڑا نے کہا کہ کانگریس کی جانب سے اٹھائے گئے سوالات میں کوئی غیر مناسب بات نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ رام مندر ٹرسٹ اور اس سے وابستہ اہم شخصیات کے نظریاتی پس منظر پر سوال اٹھانا جمہوری حق ہے۔ ان کے مطابق یہ جاننا ضروری ہے کہ آیا ان افراد کا راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) سے کوئی تعلق ہے یا نہیں۔ انہوں نے سناتن دھرم کی توہین کے الزامات میں راہل گاندھی، پپو یادو اور اودھیش پرساد کے خلاف درج ایف آئی آر پر بھی ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ پران پرتشٹھا تقریب میں شریک افراد کے کردار پر سوال اٹھانا کسی بھی طرح غلط نہیں کہا جاسکتا۔

کانگریس کے رکن پارلیمنٹ ملوروی نے بھی پپو یادو کی پریس کانفرنس کے دوران پیش آئے واقعے کی مذمت کی۔ انہوں نے کہا کہ اگر ایک منتخب رکن پارلیمنٹ اپنی بات رکھنے کے دوران بھی محفوظ نہیں ہے تو عام شہری کی سلامتی کے بارے میں آسانی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ حملہ آور کی شناخت عوام کے سامنے لائی جائے، سکیورٹی میں ہوئی کوتاہی کی مکمل تحقیقات کرائی جائیں اور آئندہ ارکان پارلیمنٹ کی حفاظت کو یقینی بنایا جائے۔ تاہم انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ کسی بھی اختلاف یا احتجاج کے دوران چپل یا تھپڑ جیسے اقدامات کی حمایت نہیں کی جاسکتی۔

دریں اثنا کانگریس کے سینئر رہنما اور رکن پارلیمنٹ کے سی وینو گوپال نے پارلیمنٹ کے بار بار ملتوی ہونے پر حکومت کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت طلبہ کے استحصال، پپو یادو پر حملے، ایودھیا رام مندر سے متعلق تنازعہ اور دیگر اہم معاملات پر بحث سے بچ رہی ہے۔ وینو گوپال نے کہا کہ وزیر داخلہ امت شاہ کو خود ایوان میں موجود ہو کر اپوزیشن کے سوالات کا جواب دینا چاہیے۔ انہوں نے یہ بھی سوال اٹھایا کہ جو وزیر داخلہ گزشتہ اجلاسوں میں مسلسل ایوان میں موجود رہتے تھے، وہ موجودہ اجلاس کے دوران ایوان میں کیوں نہیں آ رہے۔ کانگریس کا کہنا ہے کہ پارلیمنٹ جمہوری مباحثے کا سب سے بڑا فورم ہے اور حکومت کو اپوزیشن کے اٹھائے گئے سوالات سے گریز کرنے کے بجائے ان کا جواب دینا چاہیے۔

'ای-20 پیٹرول سے انجن کو نقصان پہنچنے کا خطرہ لاحق'

کانگریس کا گڈکری کے دعوے پر جوابی حملہ

نئی دہلی۔ کانگریس نے مرکزی وزیر نتن گڈکری کے اس دعوے پر جوابی حملہ کیا ہے، جس میں کہا گیا تھا کہ ای-20 کا نفاذ سائنسی ریسرچ کے بعد کیا گیا ہے۔ کانگریس نے پیر کے روز کہا کہ پورے ملک میں 'ای-20' پیٹرول کی فروخت کو لے کر ناراضگی میں اضافہ ہورہا ہے۔ عوام جوابدہی اور شفافیت کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اہم اپوزیشن پارٹی نے الزام لگایا ہے کہ مودی حکومت کے وزیر لوگوں کو یہ بھروسہ دلانے میں ناکام رہے ہیں کہ ای-20 پیٹرول پوری طرح محفوظ ہے، کیوں کہ اس کی حمایت میں کوئی ٹھوس اعداد وشمار یا رپورٹ دستیاب نہیں ہے۔ ای-20 پیٹرول ایسا ایندھن ہے، جس میں 20 فیصد ایتھنول اور 80 فیصد پیٹرول ملا ہوا ہوتا ہے۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ "29 جولائی کو پارلیمنٹ میں ای-20 پیٹرول کے ملک گیر نفاذ پر روڈ ٹرانسپورٹ اور ہائی ویز کے مرکزی وزیر نتن گڈکری کے ذریعہ دیے گئے جواب سے زیادہ سوالات کھڑے ہوئے ہیں۔" جے رام رمیش کے مطابق گڈکری کا دعویٰ ہے کہ ای-20 کو برسوں تک سائنسی ریسرچ کے بعد نافذ کیا گیا ہے اور اس سے گاڑیوں کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچنے کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ جے رام رمیش نے کہا کہ "گزشتہ کئی مہینوں سے ملک بھر کے صارفین اور میکینک کم مائلیج، انجن میں پریشانی، گاڑیوں پر ای-20 کے طویل مدتی اثرات، انجن کی ہم آہنگی، ٹھنڈے موسم میں اسٹارٹ ہونے میں دقت، 2023 سے پہلے بنی گاڑیوں میں تیزی سے گراوٹ، پرانی گاڑیوں میں فیول انجیکٹر کا جام ہونا، ایندھن پائپوں میں زنگ لگنا اور ربڑ کے پرزوں میں دراڑ آنے جیسی پریشانیوں کی شکایت کر رہے ہیں۔'

ڈیریک اوبرائن نے بانکی پور ضمنی انتخاب کے نتائج کو بی جے پی کے لیے خاتمہ کی شروعات قرار دیا

نئی دہلی (یو این آئی) ترنمول کانگریس کے رہنما ڈیریک اوبرائن نے بہار کے بانکی پور اسمبلی ضمنی انتخاب میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی شکست کو برسر اقتدار پارٹی کے لیے خاتمہ کی شروعات قرار دیا ہے۔ بانکی پور سیٹ کی گنتی میں جن سوراج پارٹی کے بانی پرشانت کشور کی بڑی برتری کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے پیر کے روز دعویٰ کیا کہ یہ نتیجہ بی جے پی کی قیادت اور اس کی سیاسی حکمت عملی کے خلاف عوام کے بڑھتے ہوئے عدم اطمینان کو ظاہر کرتا ہے۔ مسٹر برائن نے ایکس پر ایک پوسٹ میں بہار میں بی جے پی کے تنظیمی فیصلوں کا مذاق اڑایا۔ انہوں نے خاص طور پر وزیراعظم نریندر مودی اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کو نشانہ بنایا اور واقعات کا ایک ایسا تسلسل پیش کیا، جو بالآخر ضمنی انتخاب میں پارٹی کی شکست کا سبب بنا۔ مسٹر برائن نے واقعات کو ترتیب دیتے ہوئے لکھا، "خاتمہ کی شروعات۔" انہوں نے اسی پوسٹ میں آگے لکھا: پہلا منظر- مودی-شاہ نے بہار کے ایک گمنام رکن اسمبلی کو اٹھا کر اپنا ربڑ اسٹیمپ قومی صدر بنایا۔ دوسرا منظر- بانکی پور اسمبلی نشست خالی ہوتی ہے، جسے بی جے پی نے 52,000 ووٹوں سے جیتا تھا، تیسرا منظر- بی جے پی امیدوار کا اعلان کرتی ہے اور پھر اسے بدل دیتی ہے، چوتھا منظر- ضمنی انتخاب میں بی جے پی کی عبرت ناک شکست ہوتی ہے۔ انہوں نے دلیل دی کہ تقریباً 52,000 ووٹوں کے فرق سے جیتی ہوئی نشست پر بی جے پی کی شکست کے بڑے سیاسی معنی ہیں اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ ووٹرز اب پارٹی سے منہ موڑنے لگے ہیں۔ بی جے پی کے موجودہ رکن اسمبلی کو پارٹی کے قومی صدر کے عہدے پر ترقی دیے جانے کے بعد بانکی پور اسمبلی نشست خالی ہوئی تھی، جس کی وجہ سے یہاں ضمنی انتخاب کرانا پڑا۔

برج بھوشن کی بریت پر اپوزیشن کا شدید ردعمل

حکومت کے قول وفعل میں ہے تضاد: پرینکا گاندھی

نئی دہلی: (ایجنسی) دہلی کی راؤز ایونیو عدالت کی جانب سے خاتون پہلوانوں کی جنسی ہراسانی کے مقدمے میں ریسلنگ فیڈریشن آف انڈیا (ڈبلیو ایف آئی) کے صدر اور سابق بی جے پی رکن پارلیمنٹ برج بھوشن شرن سنگھ کو بری کیے جانے کے بعد حزب اختلاف کی جانب سے شدید ردعمل سامنے آیا ہے۔ اپوزیشن نے حکومت کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے خاتون کھلاڑیوں کے تحفظ اور انصاف کے نظام پر سوالات اٹھائے۔ کانگریس کی رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی نے عدالت کے فیصلے پر براہِ راست تبصرہ کرنے سے گریز کرتے ہوئے مرکزی حکومت کی پالیسیوں کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ ایک طرف حکومت نوجوانوں، خواتین کو بااختیار بنانے اور خواتین کے لیے ریزرویشن جیسے دعوے کرتی ہے، لیکن دوسری طرف ایسے معاملات میں جو پیغام سماج تک پہنچتا ہے، وہ انتہائی تشویشناک ہے۔ پرینکا گاندھی کے مطابق حکومت کے دعووں اور عملی اقدامات کے درمیان واضح فرق دکھائی دیتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ایسے حساس معاملات میں صرف بیانات کافی نہیں ہوتے بلکہ خواتین کے اعتماد کو مضبوط کرنے کے لیے مؤثر اقدامات بھی ضروری ہیں۔

جھارکھنڈ مکتی مورچہ (جے ایم ایم) کی رکن پارلیمنٹ مہوا ماجھی نے بھی عدالت کے فیصلے پر محتاط ردعمل ظاہر کیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ عدلیہ کا مکمل احترام کرتی ہیں اور عدالت کے فیصلے پر کوئی تبصرہ نہیں کرنا چاہتیں، تاہم اس فیصلے سے خاتون پہلوانوں اور سماج کے ایک بڑے طبقے میں مایوسی پیدا ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جن خاتون پہلوانوں نے بین الاقوامی سطح پر ملک کا نام روشن کیا، انہوں نے اپنی شکایات کے ازالے کے لیے طویل عرصے تک احتجاج، دھرنے اور بھوک ہڑتال کا سہارا لیا تھا۔ ایسے میں اس فیصلے کے بعد عوام کے ذہنوں میں تفتیش کے معیار اور جمع کیے گئے شواہد کے حوالے سے کئی سوالات پیدا ہونا فطری ہیں۔ مہوا ماجھی نے مزید کہا کہ بہت سی خواتین کو خدشہ ہے کہ اس فیصلے کے اثرات کھیلوں میں آگے بڑھنے والی نوجوان خاتون کھلاڑیوں پر پڑ سکتے ہیں۔ ان کے مطابق اگر متاثرہ خواتین کو انصاف ملنے کے امکانات کمزور محسوس ہوں تو مستقبل میں ہراسانی کے واقعات کی شکایت درج کرانے کا حوصلہ بھی متاثر ہوسکتا ہے۔ واضح رہے کہ راؤز ایونیو عدالت نے خاتون پہلوانوں کی جانب سے درج جنسی ہراسانی کے مقدمے میں برج بھوشن شرن سنگھ کو بری کر دیا ہے، جس کے بعد اس فیصلے پر سیاسی اور سماجی سطح پر مختلف آرا سامنے آ رہی ہیں۔ ایک طرف حکمراں جماعت اسے عدالتی عمل کی کامیابی قرار دے رہی ہے، جبکہ اپوزیشن کا کہنا ہے کہ اس معاملے نے خواتین کے تحفظ، انصاف اور حکومتی دعووں کے درمیان موجود تضادات پر نئی بحث چھیڑ دی ہے۔

ہماچل میں شدید بارش کے بعد لینڈ سلائیڈ سے اسکول اور باغ تباہ، کارگل میں اچانک سیلاب سے کھیتی اور فصلوں کو پہنچا نقصان

شملہ (ایجنسی) ہماچل پردیش کے کلو ضلع کے پانکوا گاؤں میں مسلسل ہورہی شدید بارش نے شدید تباہی مچائی ہے۔ مسلسل بارش کی وجہ سے ہوئے لینڈ سلائیڈنگ سے گورنمنٹ پرائمری سکول کی عمارت کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ اس کے علاوہ باغبانوں، گاؤں والوں اور مقامی خاندانوں کو بڑے پیمانے پر نقصان کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اس واقعہ کے بعد پورے علاقے میں تشویش کا ماحول ہے اور لوگ انتظامیہ سے جلد راحت اور بحالی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ گاؤں والوں کا کہنا ہے کہ اسکول کو نقصان پہنچنے سے بچوں کی تعلیم بھی متاثر ہونے کا خدشہ ہے۔ واضح رہے کہ شدید بارش اور لینڈ سلائیڈنگ سے علاقہ کے باغبانوں کو بھی شدید معاشی نقصان کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ ملبے کی وجہ سے 500 سے زائد سیب کے پودے برباد ہو گئے ہیں، لاکھوں روپے کے نقصان کا اندازہ لگایا جارہا ہے۔ اس کے علاوہ کئی گوشالہ بھی تباہ ہوئے ہیں۔ واقعہ کے بعد گاؤں والوں نے انتظامیہ سے متاثرہ علاقے کا فوری طور پر سروے کرانے، نقصان کا صحیح تخمینہ لگانے، متاثرین کو مناسب معاوضہ دینے، تباہ شدہ اسکول کی عمارت کو جلد دوبارہ تعمیر کرانے، بچوں کی تعلیم کے لیے متبادل انتظام یقینی بنانے اور متاثرہ خاندانوں کی بحالی کا مطالبہ کیا ہے۔ دوسری جانب لداخ کے کارگل ضلع کے ہرداس گونڈ اور کرکیچو گاؤں میں شدید بارش کی وجہ سے اچانک سیلاب آگیا، جس سے کھیتی کی زمین اور سڑکوں کو کافی نقصان پہنچا ہے۔ جو گاؤں سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں ان میں ہرداس گونڈ، سمراہا نالا (شاکر-چکتن)، بڈگام، کرکیچو، چوسکورے، سلمو اور یوکما کھاربو شامل ہیں۔ پانی کے ساتھ آئے بھاری مقدار میں کیچڑ و ملبے نے کھیتی والی زمین کو بری طرح نقصان پہنچایا ہے۔ اس کے علاوہ اچانک آئے اس سیلاب سے ذاتی املاک، مقامی سڑکوں اور گاڑیوں کو بھی کافی نقصان پہنچا ہے۔ مقامی انتظامیہ، پولیس اور دیگر متعلقہ محکمہ بند نالوں سے ملبہ ہٹانے اور سڑکوں کو پھر سے چالو کرنے کے لیے بھاری مشینری کا استعمال کر رہے ہیں۔ کارگل ڈسٹرکٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (ڈی ڈی ایم اے) نے ایک ضروری عوامی ایڈوائزری جاری کی ہے، جس میں تمام شہریوں اور سیاحوں کو انتہائی محتاط رہنے کے لیے کہا گیا ہے۔ لوگوں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ بہتے ہوئے پانی کے راستوں سے دور رہیں، طغیانی پر آئی ہوئی ندیوں کو پار کرنے سے گریز کریں اور موسم کے حالات معمول پر ہونے تک کوئی بھی غیر ضروری سفر نہ کریں۔ آئی ایم ڈی نے کہا ہے کہ آج بھی جموں وکشمیر اور لداخ کے کئی علاقوں میں شدید بارش ہونے کا امکان ہے۔ انتظامیہ نے لوگوں سے اپیل کی ہے ضروری ہونے پر ہی گھر سے نکلیں، ندی-نالوں اور سیلاب سے متاثرہ علاقوں سے دور رہیں۔

ابھیشیک کے علاج کے لیے بیرون ملک جانے کے معاملے کی ایک ہفتے میں سماعت کرے کلکتہ ہائی کورٹ: سپریم کورٹ

نئی دہلی (یو این آئی) سپریم کورٹ نے آنکھوں کے علاج کے لیے بیرون ملک جانے کی اجازت کا مطالبہ کرنے والے ترنمول کانگریس کے رکن اسمبلی ابھیشیک بنرجی کی عرضی پر کلکتہ ہائی کورٹ کو پیر کے روز ایک ہفتے کے اندر سماعت کرنے کی ہدایت دی ہے۔ چیف جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس وی موہنا کی بنچ نے آج یہ حکم دیا۔ مسٹر بنرجی کے وکیل نے عدالت عظمیٰ کو بتایا کہ معاملے کی ہنگامی نوعیت کے باوجود کلکتہ ہائی کورٹ میں سماعت میں تاخیر ہو رہی ہے۔ سماعت کے آغاز میں مسٹر بنرجی کی طرف سے پیش ہوئے سینئر ایڈوکیٹ گوپال شنکر نارائنن نے کہا کہ ان کے موکل کو علاج کے لیے بیرون ملک جانے کی فوری اجازت کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہائی کورٹ میں معاملے کی سماعت میں تاخیر کی وجہ سے انتظامی اور طبی دشواریاں پیش آرہی ہیں۔

بنچ نے اعلیٰ عدالت سے رجوع کرنے کی ضرورت پر سوال اٹھایا، جبکہ ہائی کورٹ پہلے ہی معاملے کی سماعت کر رہا ہے اور اس نے اس معاملے میں قانونی تحفظ فراہم کیا تھا اس سے قبل۔ جواب میں مسٹر بنرجی کے وکیل نے کہا کہ درخواست میں ایک فوری طبی مسئلہ شامل تھا اور ہائی کورٹ میں بار بار ہونے والی تاخیر کی وجہ سے اعلیٰ عدالت کی مداخلت کی ضرورت پڑی۔ دونوں فریقین کو سننے کے بعد بنچ نے ہدایت دی کہ کلکتہ ہائی کورٹ ایک ہفتے کے اندر معاملے کی سماعت کرے اور اس پر فیصلہ کرے۔ ڈی جے معاملے کی تحقیقات میں تعاون کرنے کے باوجود، علاج کے لیے بیرون ملک جانے کی اجازت نہ ملنے پر مسٹر بنرجی نے سپریم کورٹ کے رجوع کیا۔ ان کی عرضی کے مطابق، انہوں نے ہائی کورٹ کی تمام ہدایات پر عمل کیا ہے، جس میں اپنا وائس سیمپل دینا اور تحقیقاتی ایجنسی کو پورا تعاون دینا شامل ہے، لیکن بیرون ملک آنکھوں کے علاج کی اجازت مانگنے والی ان کی عرضی ابھی بھی التوا میں ہے۔ اس سے پہلے کلکتہ ہائی کورٹ نے اس معاملے کی فوری سماعت کی ان کی اپیل مسترد کردی تھی، جبکہ مرکزی عرضی بھی التوا میں تھی۔ جسٹس سوگت بھٹاچاریہ کے سامنے سماعت کے دوران مسٹر بنرجی کے وکیل نے 20 جولائی کو بتایا تھا کہ ڈائمنڈ ہاربر کے رکن اسمبلی گزشتہ تقریباً ایک دہائی سے امریکہ میں اپنی آنکھوں کا علاج کروا رہے ہیں اور انہیں وہاں مسلسل طبی دیکھ بھال کی ضرورت ہے۔ ریاستی حکومت نے اس اپیل کی مخالفت کی۔ ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل راجدیپ مجمدار نے دلیل دی تھی کہ مسٹر بنرجی ڈی جے معاملے سمیت کئی معاملات میں ملوث ہیں اور انہیں بیرون ملک جانے کی اجازت دینے سے جاری تحقیقات پر برا اثر پڑ سکتا ہے۔ دونوں فریقین کو سننے کے بعد جسٹس بھٹاچاریہ نے مسٹر بنرجی کو پہلے ایس ایس کے ایم ہسپتال کے شعبہ امراض چشم کے سربراہ سے معائنہ کرانے کی ہدایت دی۔ عدالت نے کہا تھا کہ اگر طبی ماہرین اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ ضروری علاج کولکاتا میں دستیاب نہیں ہے اور بیرون ملک علاج کرانا طبی طور پر ضروری ہے، تو بیرون ملک سفر کی اپیل پر فیصلہ کرتے وقت اس رائے کو مناسب اہمیت دی جائے گی۔

زیر التواء مقدمات کا انبار!

سپریم کورٹ میں 10 برسوں میں 10 ہزار اور ہائی کورٹ میں 30 برسوں میں 80 ہزار مقدمات زیر التوا

نئی دہلی۔ عدالتوں میں کافی کوششوں کے باوجود لوگوں کو انصاف کے لیے طویل انتظار کرنا پڑ رہا ہے۔ سپریم کورٹ بھی زیر التواء مقدمات کی جلد از جلد سماعت کر کے معاملے کو ختم کرنے کی بات کرتا ہے، اس کے باوجود کوئی بہتری نہیں آ رہی ہے۔ 2011 سے کورٹ کے انفراسٹرکچر کو بہتر بنانے اور عدالتی نظام میں تکنیک کو شامل کرنے کے لیے تقریباً 10 ہزار کروڑ روپے خرچ کرنے کے باوجود دہائیوں سے زیر التواء متعدد مقدمات کے حل کرنے پر اس مہم کا بہت کم اثر پڑا ہے۔ سپریم کورٹ میں 10 برسوں سے بھی زیادہ وقت میں 10 ہزار سے زیادہ مقدمات زیر التواء ہیں۔ ان میں 558 معاملے 20 برسوں سے زیادہ تو 26 معاملے 30 برسوں سے بھی زیادہ وقت سے زیر التواء ہیں۔ ملک بھر کے 25 ہائی کورٹ میں 80000 سے زیادہ مقدمات 30 برسوں سے بھی زیادہ وقت سے زیر التواء ہیں۔ گزشتہ ہفتے پارلیمنٹ میں ایک سوال کے تحریری جواب میں وزیر قانون ارجن رام میگھوال نے زیر التواء مقدمات کے نمٹارے کی ذمہ داری عدلیہ پر ڈالی تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ "کورٹ نے ان کے نمٹارے کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں کیا ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ "عدالتوں میں مقدمات کا وقت پر حل ہونا کئی باتوں پر منحصر ہوتا ہے، مثلاً کافی تعداد میں جج اور عدالتی افسران کی دستیابی، کورٹ کے معاون ملازمین اور فزیکل انفراسٹرکچر، معاملات کی پیچیدگی، ثبوت کی نوعیت، اسٹیک ہولڈرز کا تعاون اور اس میں قواعد وضوابط کی مناسب پابندیاں شامل ہوتی ہے۔"

اگرچہ سپریم کورٹ خالی آسامیوں پر ججوں کی تقرری میں تیز رفتاری کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ لیکن 25 ہائی کورٹ اور نچلی عدالتوں میں حالات ایسے نہیں ہیں۔ ہائی کورٹ میں ججوں کی 1122 منظور شدہ اسامیوں کے مقابلے 341 اسامیاں خالی پڑی ہیں۔ نچلی عدالتوں میں تو حالات اور بھی خراب ہیں۔ یہاں ججوں کے 30868 منظور شدہ اسامیوں کے مقابلے 7311 اسامیاں خالی ہیں۔ وزیر قانون میگھوال نے ہائی کورٹ میں ججوں کی تقرری کی سفارش شروع کرنے اور طے شدہ وقت پر عمل نہیں کرنے کے لیے متعلقہ ہائی کورٹ کالجیم کو ذمہ دار ٹھہرایا۔ جو بڑی تعداد میں خالی پڑی اسامیوں کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ ہائی کورٹ کالجیم میں ہائی کورٹ کے چیف جسٹس اور 2 سب سے سینئر جج شامل ہوتے ہیں۔ اسی طرح سپریم کورٹ میں ججوں کی تقرری کا عمل ملک کے چیف جسٹس شروع ہوتے ہیں۔ میگھوال نے کہا کہ "5 برسوں سے بھی زیادہ وقت سے زیر التواء معاموں کو نمٹانے کے لیے سبھی 25 ہائی کورٹ اور ضلع عدالتوں میں 'اریئر کمیٹیاں' (بقایہ جات معاملے کی کمیٹیاں) بنائی گئی ہیں۔" انہوں نے مزید کہا کہ "حکومت نے زیر التواء معاملوں کو کم کرنے کے مقصد سے نئے کرمنل لا 2023، نیگوشی ایبل انسٹرومینٹس (ترمیمی) ایکٹ 2018، کمرشل کورٹس (ترمیمی) ایکٹ 2018 اور اسپیسفیک ریلیف (ترمیمی) ایکٹ 2018 بھی نافذ کردیا گیا ہے۔"

سری لنکا کے خلاف 15 اگست سے شروع ہونے والی 2 ٹیسٹ میچوں کی سیریز کے لیے جب ہندوستانی ٹیم کا پہلی بار اعلان ہوا تھا تو سب کی زبان پر ایک ہی بات تھی کہ 29 سالہ عاقب نبی کو ٹیم میں جگہ کیوں نہیں ملی۔ جموں وکشمیر کے اس تیز گیند باز کو 2 شاندار گھریلو سیزن کے بعد بھی ٹیم میں شامل نہیں کیا گیا۔ کافی باتیں ہوئیں اور سابق کرکٹروں نے سلیکٹرز کو ہدف تنقید بنایا۔ حالانکہ ان کے لیے ٹیم کا راستہ تب کھلا جب زخمی جسپریت بمراہ سیریز سے باہر ہو گئے۔ بارہمولہ میں پلے بڑھے عاقب نبی کے لیے کرکٹ کھیلنا آسان نہیں تھا۔ وہاں نہ تو اچھی پچ تھی اور نہ ہی پریکٹس کرنے کے لیے مناسب سہولیات۔ کئی بار کرفیو کی وجہ سے میدان تک پہنچنا بھی ممکن نہیں ہوتا تھا۔ ایسے ماحول میں انہوں نے شکایت کرنے کے بجائے دستیاب وسائل سے ہی اپنے خوابوں کو شرمندہ تعبیر کرنے کی کوشش کی۔ عاقب یاد کرتے ہیں کہ "مشکل یہ نہیں تھی کہ کرکٹ کھیلنا چاہتا تھا، مشکل یہ تھی کہ سہولیات نہیں تھیں۔ جموں وکشمیر میں پریکٹس کے لیے اچھی وکٹیں نہیں تھیں۔ میرے پاس کھیل کے لیے ضروری لوازمات بھی نہیں تھے، جو کچھ دستیاب تھا اسی سے کوشش کی اور خود کو تیار کیا۔"

عاقب نبی ڈار کی زندگی کی سب سے جذباتی یاد ان دنوں کی ہے، جب بارہمولہ میں کرفیو لگا ہوا تھا۔ میدان بند تھے لیکن ان کا خواب نہیں رکا۔ ان کے والد نے گھر کے اندر عارضی نیٹ لگایا اور ایک کرسی کو بلے باز مان کر عاقب گھنٹوں گیند بازی کرتے رہے۔ ڈھلتی شام تک وہ اپنی لینتھ اور لائن سدھارتے رہتے۔ عاقب بتاتے ہیں کہ "ان دنوں سہولیات بہت کم تھیں، جو تھیں اسی میں کام چلانا پڑتا تھا۔" بہتر سہولیات کی تلاش میں انہیں روزانہ تقریباً 60 کلومیٹر دور سرینگر تک جا کر پریکٹس کرنی پڑتی تھی۔ عاقب نبی کی محنت کا اثر پہلی بار 2015 میں نظر آیا جب انہوں نے جموں وکشمیر کی انڈر-19 ٹیم سے ڈیبیو کیا۔ اس کے بعد وہ انڈر-23 ٹیم تک پہنچے۔ اس دوران سی کے نائیڈو ٹرافی میں کیرالہ کے خلاف 5 وکٹیں لے کر انہوں نے اپنی صلاحیت کا شاندار تعارف کرایا۔ اس کے بعد 2018 میں انہوں نے لسٹ-اے کرکٹ میں اور 2 سال بعد فرسٹ کلاس کرکٹ میں ڈیبیو کیا۔ ان کی ابتدائی کارکردگی شاندار رہی۔ پہلے 2 لسٹ-اے سیزن میں انہوں نے 18 میچوں میں 22.55 کی اوسط سے 34 وکٹیں لیں، جبکہ اپنے پہلے فرسٹ کلاس سیزن میں 18.50 کی اوسط سے 24 وکٹیں جھٹکیں۔

حالانکہ اس کے بعد کا دور عاقب کے لیے آسان نہیں رہا۔ آئندہ 3 فرسٹ کلاس سیزن میں وہ صرف 22 وکٹیں ہی لے سکے اور ان کی گیند بازی کی اوسط بڑھ کر 42.46 ہوگئی۔ عاقب نبی کی کارکردگی میں گراوٹ کی ایک بڑی وجہ منظم کوچنگ کی کمی تھی۔ ان کے ہائی-آرم ایکشن سے سوئنگ گیند بازی قدرتی طور پر ہوتی تھی، لیکن ابتدائی سالوں میں انہیں تکنیکی رہنمائی تقریباً نہیں ملی۔ اس کے بعد ان کا کیریئر کچھ وقت کے لیے ٹھہر سا گیا۔ 3 گھریلو سیزن میں وہ توقع کے مطابق کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کر سکے۔ اس دور کو یاد کرتے ہوئے وہ کہتے ہیں کہ "جموں وکشمیر کرکٹ ایسوسی ایشن میں بولنگ کوچ نہیں تھا۔ مجھے یہ بتانے والا کوئی نہیں تھا کہ میں کہاں غلطی کر رہا ہوں۔" عاقب نبی کی زندگی میں بولنگ کوچ پی کرشن کمار کی انٹری ہوئی۔ انہوں نے نہ صرف عاقب نبی کی تکنیک کی اصلاح کی بلکہ سوچ بھی بدل دی۔ عاقب نے کہا کہ "کوچ نے میری چھوٹی چھوٹی غلطیاں پکڑنا شروع کیں اور بتایا کہ ان کی کیسے اصلاح کرنی ہے۔ پہلے میں صرف نتائج کے بارے میں سوچتا تھا، لیکن بعد میں دباؤ کو سنبھالنا سیکھ گیا ہوں۔ میں صرف وہی کرتا ہوں، جو کوچ کہتے ہیں۔" گزشتہ سال رنجی ٹرافی میں ممبئی کے خلاف میچ نے عاقب کی پہچان بدل دی۔ روہت شرما، یشسوی جیسوال، اجنکیا رہانے، شریس ایئر اور شیوم دوبے جیسے ستاروں سے سجی ٹیم کے خلاف انہوں نے دوسری اننگ میں 4 وکٹیں لے کر جموں وکشمیر کو تاریخی جیت دلائی۔ ممبئی کی ٹیم 300 رنز سے قبل ہی سمٹ گئی اور جموں وکشمیر کو 205 رنز کا ہدف ملا، جسے اس نے حاصل کر کے بڑی جیت درج کی۔

اس کے بعد انہوں نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔ یہ جیت صرف ٹیم کے لیے ہی نہیں بلکہ عاقب کے کیریئر کے لیے بھی ٹرننگ پوائنٹ ثابت ہوئی۔ 2025-26 رنجی ٹرافی میں 10 میچوں میں 12 کی اوسط سے 60 وکٹیں لے کر جموں وکشمیر کو پہلا رنجی ٹرافی خطاب دلانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس سے قبل کے سیزن میں بھی ان کے نام 44 وکٹیں تھیں۔ اس دوران ان کا اوسط 13.93 کا تھا۔ آئندہ گھریلو سیزن میں بھی عاقب کی بہترین کارکردگی کا سلسلہ جاری رہا۔ انہوں نے دلیپ ٹرافی میں مسلسل 4 گیندوں پر 4 وکٹیں لے کر تاریخ رقم کر دی۔ وہ فرسٹ کلاس کرکٹ میں ایسا کرنے والے ہندوستان کے صرف پانچویں گیند باز بنے۔ اس کے بعد پورے گھریلو سیزن میں انہوں نے اپنی شاندار کارکردگی کا سلسلہ برقرار رکھا اور مسلسل وکٹ لیتے رہے۔ عاقب نبی کی محنت پر آئی پی ایل فرنچائزی کی بھی نظر پڑی۔ وہ پہلے سن رائزرز حیدرآباد، کولکاتہ نائٹ رائڈرز اور گجرات ٹائٹنز کے نیٹ گیند باز رہے۔ بعد میں دہلی کیپیٹلس نے انہیں 8.4 کروڑ روپے میں خرید لیا۔ نیلامی کی اس رات کو یاد کرتے ہوئے عاقب کہتے ہیں کہ "جب میرا نام آیا تو گھر میں سب جذباتی ہو گئے۔ سالوں کی محنت کا خواب پورا ہو رہا تھا۔ میں بھی اپنے اہل خانہ کو دیکھ کر جذباتی ہو گیا۔" حالانکہ ان کے نزدیک پیسوں سے زیادہ اہمیت آئی پی ایل میں کھیلنے کا موقع ملنا تھا۔ عاقب نے بتایا کہ "میرے لیے پیسہ سب سے بڑی چیز نہیں تھی۔ میں صرف آئی پی ایل کھیلنا چاہتا تھا۔ اگر 30 لاکھ بھی ملتے تو بھی میں اتنا ہی خوش ہوتا۔" عاقب نبی کا کہنا ہے کہ ہندوستان کے لیے کھیلنا ان کا ہمیشہ سے سب سے بڑا خواب رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "ہندوستان کے لیے میچ جیتنا میرا سب سے بڑا خواب ہے۔ میں نے ریڈ بال کرکٹ میں اچھا کیا ہے، لیکن مجھے اس کارکردگی کو مسلسل جاری رکھنا ہوگا۔" انہوں نے اپنی ریاست کے لوگوں سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ "میرا صرف اتنا پیغام ہے کہ جس طرح اب تک میرا ساتھ دیا ہے، آگے بھی دیتے رہیے۔ ہمیں آپ کی حمایت اور دعاؤں کی ضرورت ہے۔"

'وندے ماترم' کا لزوم مسلمانوں کی آئینی ومذہبی آزادی کے برخلاف: آل انڈیا ملی کونسل

نئی دہلی۔ آل انڈیا ملی کونسل نے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے وندے ماترم کے نئے ضابطوں پر مشتمل مسودہ قانون کی منظوری پر سخت ردعمل اور تشویش کا اظہار کیا ہے۔ مرکزی دفتر آل انڈیا ملی کونسل سے جاری پریس بیان میں کہا گیا ہے کہ یہ ترمیمی بل وقار کی توہین کی روک تھام ایکٹ 1971 میں ترمیم کے نام پر ملک کے آئینی، جمہوری، سیکولر مزاج کے منافی اور شہریوں کی مذہبی آزادی پر سنگین حملہ ہے، جس پر آل انڈیا ملی کونسل اپنی سخت بے چینی، اضطراب اور تشویش کا اظہار کرتی ہے۔ کارگزار صدر، آل انڈیا ملی کونسل مولانا انیس الرحمن قاسمی نے اپنے ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے، قانون سازی کے ذریعہ کسی مخصوص مذہبی تصور یا عقیدے کو ملک کے تمام شہریوں پر مسلط کرنے کو ملک کے آئین کی بنیادی روح سے متصادم بتایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان ایک سیکولر ملک ہے، جس کا امتیاز اس کی ہمہ مذہبی ثقافت ہے۔ ملی کونسل نے اپنے سابقہ مطالبہ کا اعادہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ 'وندے ماترم' کو قانونی جبر کے ذریعہ تمام طبقات اور مذہبی برادریوں پر لازم کرنے کی کوشش دستور ہند کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے۔ آنجہانی پنڈت جواہر لعل نہرو نے تو مسلمانوں کے مطالبے کے تناظر میں ہی بہت غور وخوض کے بعد اس کے ابتدائی دو بندوں کو ہی قومی سطح پر قبول کیا تھا، جبکہ اس کے دیگر حصوں کو ملک کے سیکولر کردار کے ساتھ ہم آہنگ نہیں سمجھا گیا تھا۔ آل انڈیا ملی کونسل نے وندے ماترم کے بعض مندرجات کو مسلمانوں کے مذہبی تصورات کے خلاف بتایا ہے، کیونکہ بقیہ بندوں میں وطن کو ایک دیوی کی صورت میں پیش کر کے اس کی وندنا کی دعوت دی گئی ہے۔ یہ تصور مسلمانانِ ہند کے بنیادی عقیدہ توحید سے کلیتاً متصادم ہے۔ مسلمان صرف اپنے خالق، اللہ وحدہ کی عبادت کرتا ہے اور اس کی ذات، صفات، حقوق واختیارات میں کسی بھی درجہ کی شرکت اس کے ایمان کے منافی ہے۔ کارگزار صدر کونسل نے بیان میں آگے کہا کہ مسلمان اپنے وطن سے محبت کو اپنے دینی وشہری فریضے کا حصہ سمجھتے ہیں، لیکن وہ وطن کو معبود یا دیوی کا درجہ نہیں دے سکتے۔ انھوں نے سپریم کورٹ کے ایک فیصلہ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ عدالت عظمیٰ نے بھی کہا تھا کہ اگر کسی شخص کا مذہبی عقیدہ اسے کسی مخصوص عمل میں شرکت سے روکتا ہو تو اسے محض عدم شرکت کی بنا پر سزا نہیں دی جا سکتی، جبکہ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے پاس شدہ بل کے تحت اسے وقار کا مسئلہ بنا کر مجرمانہ فعل قرار دے دیا گیا ہے، جس پر ملی کونسل کو شدید اعتراض ہے اور اس فیصلے کو غیر معمولی تشویش کی نظر سے دیکھتی ہے۔ یہ فیصلہ دستور ہند کی دفعہ 25 اور دفعہ 19 دونوں سے صریحاً متصادم ہے لہٰذا آل انڈیا ملی کونسل حکومت ہند سے اس فیصلہ پر نظر ثانی کرنے کا پرزور مطالبہ کرتی ہے۔

صالح فرد، مضبوط خاندان اور مثالی معاشرے کی بنیاد ہے: مفتی سلطان

مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنے عقائد کو قرآن وحدیث اور اہل سنت والجماعت کے معتبر علماء کی تعلیمات کے مطابق درست اور مضبوط بنائے: مفتی عبدالحسیب

کانپور: اسلام میں صحیح عقیدہ انسان کی دینی زندگی کی بنیاد ہے، جس طرح مضبوط بنیاد کے بغیر کوئی عمارت قائم نہیں رہ سکتی، اسی طرح درست عقائد کے بغیر ایمان، عبادات اور اخلاق کی عمارت بھی مضبوط نہیں ہوسکتی۔ اس لئے ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنے عقائد کو قرآن کریم، سنت نبویؐ اور اہل سنت والجماعت کے معتبر علماء کی تعلیمات کے مطابق درست اور مضبوط بنائے۔ عقائد کو مضبوط کرنے کے بنیادی طریقوں میں سب سے اہم قرآن کریم کا مطالعہ اور اس کے معانی کو سمجھنا ہے، کیونکہ قرآن ایمان کو تازگی اور یقین عطا کرتا ہے۔ دوسرا طریقہ احادیث نبویؐ اور سیرت طیبہ کا مطالعہ ہے، جس سے اللہ تعالیٰ، رسول اکرمؐ اور آخرت پر یقین مزید پختہ ہوتا ہے۔ تیسرا اہم ذریعہ علمائے حق کی صحبت اختیار کرنا ہے، کیونکہ اہل علم انسان کو گمراہ کن افکار، بدعات اور باطل نظریات سے محفوظ رکھتے ہیں۔ اسی طرح دینی اجتماعات، دروس قرآن، اصلاحی مجالس اور مستند دینی کتابوں کا مطالعہ بھی عقائد کی مضبوطی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ مذکورہ خطاب مفتی عبدالحسیب قاسمی استاذ مدرسہ مظہر العلوم ٹکھٹو شاہ بیکن گنج کانپور نے شہری جمعیۃ علماء کانپور کے زیر اہتمام ومجاہد ملت قاضیٔ شہر کانپور حضرت الحاج حافظ وقاری عبدالقدوس ہادی صاحب صدر مجلس تحفظ ختم نبوت و نائب صدر جمعیۃ علماء کانپور کی سرپرستی میں منعقدہ پروگرام بمقام ریل بازار ایم ایم کے ہوٹل حاجی عبدالخالق کی رہائش گاہ کانپور سے کیا۔ اس موقع پر مفتی سلطان قمر قاسمی استاذ مدرسہ جامع العلوم جامع مسجد پٹکا پور کانپور نے اپنے خطاب میں کہا کہ جب معاشرے کے افراد کے عقائد درست اور مضبوط ہوتے ہیں تو اس کے نہایت مثبت اثرات ظاہر ہوتے ہیں، ایسے معاشرے میں اللہ تعالیٰ کا خوف، رسول اللہؐ کی محبت، دیانت داری، انصاف، اخوت، امانت داری اور حسن اخلاق فروغ پاتے ہیں۔ لوگ جھوٹ، خیانت، ظلم، بدعنوانی، فرقہ واریت اور دیگر برائیوں سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن عقیدے کی حفاظت بھی نہایت لازم جز ہے، کیونکہ صحیح عقیدہ انسان کو ذمہ دار شہری، باکردار مسلمان اور معاشرے کا مفید فرد بناتا ہے۔ اس سے خاندان مضبوط ہوتے ہیں، باہمی اعتماد میں اضافہ ہوتا ہے اور امن وسکون کی فضا قائم ہوتی ہے۔ مختصراً، صحیح عقیدہ ایک صالح فرد، مضبوط خاندان اور مثالی معاشرے کی بنیاد ہے۔ اگر ہر مسلمان اپنے عقائد کی اصلاح اور حفاظت پر توجہ دے تو معاشرہ دینی، اخلاقی اور سماجی اعتبار سے ترقی کرے گا اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کا مستحق بنے گا۔ پروگرام کے کنوینر مولانا ابوبکر ہادی قاسمی کنوینر اصلاح معاشرہ کمیٹی شہری جمعیۃ علماء کانپور نے اس طرح کے اصلاحی پروگرام کے انعقاد کے سلسلے میں کہا کہ ان پروگراموں کا مقصد معاشرہ میں پھیلی غلط فہمیوں اور لاعلمی سے لوگوں کو نکال کر صحیح سمت میں رہنمائی کرنا ہے۔ حافظ محمد کونین نے نعت پاک کا نذرانہ پیش کیا اور قاری محسن جامعی نے تلاوت کلام اللہ سے پروگرام کا آغاز کیا۔ اس موقع پر کثیر تعداد میں مرد وخواتین کی موجودگی رہی۔

قومیں علم کے بغیر عروج حاصل نہیں کر سکتیں: مولانا سید شباب حیدر

علی گڑھ (اسٹاف رپورٹر): آج ایک مجلس کا انعقاد نادر حسین امام بارگاہ، اشرف منزل، امیر نشاں، علی گڑھ میں ہوا۔ مجلس کا آغاز انجینئر سید عظیم حسین شمس آبادی کے سوز ومرثیہ سے ہوا۔ مجلس کو خطاب الحاج مولانا شباب حیدر صاحب قبلہ نے کیا۔ مولانا موصوف نے اپنی گفتگو کے لیے قرآن مجید کی سورہ الزمر کی آیت مبارکہ نمبر 9 کو سرنامہ سخن قرار دیا، جہاں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "آپ کہہ دیجیے کہ کیا برابر ہوسکتے ہیں وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور وہ جو علم نہیں رکھتے؟ حقیقی نصیحت تو وہی لوگ حاصل کرتے ہیں جو عقل مند ہیں۔ مولانا سباب حیدر صاحب نے علم کی تعریف، فضیلت اور ضرورت، مفید اور افادیت کو قرآن اور نہج البلاغہ کی روشنی میں پیش کی۔ آپ نے فرمایا کہ علم انسان کا سب سے بڑا زیور اور روشنی ہے۔ یہ حق وباطل میں تمیز سکھاتا ہے، اندھیروں سے نکال کراجالے کی طرف لاتا ہے، اور معاشرے کی ترقی، امن اور کامیابی کی بنیاد بنتا ہے۔ مومنین کو مخاطب کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام میں وحی کا آغاز ہی "اقرأ" (پڑھ) کے حکم سے ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے علم والوں کے درجے عام انسانوں سے بلند فرمائے ہیں۔ علم جہالت اور توہم پرستی کی تاریکیوں کو مٹاتا ہے۔ علم سے شعور وآگہی ہے۔ انسان کو اچھے اور برے کی پہچان ہوتی ہے۔ یہ ترقی کی ضامن ہے۔ قومیں علم کے بغیر عروج حاصل نہیں کر سکتیں۔ علم انسان کو عاجز، باعمل اور منصف بناتا ہے۔ مولانا شباب صاحب نے مومنین کے ذہن مبذول کرائی اور کہا کہ نہج البلاغہ میں حضرت علی بن ابی طالبؑ نے علم کو مال، طاقت اور دنیاوی پونجی پر واضح برتری دی ہے۔ آپؑ کے نزدیک علم انسان کا نگہبان، دین کی بنیاد اور عمل کا رہنما ہے۔ یہ وہ حاکم دولت ہے جو خرچ کرنے سے کم نہیں بلکہ زیادہ ہوتی ہے۔ علم کی فضیلت وافضلیت یہ ہے کہ کعلم مال سے بہتر ہے کیونکہ علم آپ کی حفاظت کرتا ہے جبکہ مال کی آپ کو حفاظت کرنی پڑتی ہے۔ علاوہ ازیں، مال خرچ کرنے سے گھٹتا ہے مگر علم بانٹنے اور خرچ کرنے سے بڑھتا ہے۔ علم حاکم ہے اور مال محکوم۔ لہٰذا، طلبہ سے فرمایا کہ آپ لوگ مفید علم حاصل کریں، کامیاب بنیں، اپنے خاندان کے لیے مددگار و باعث فخر ومباہات ہوں، معاشرے کی زینت قرار پائیں اور ملک کی تعمیر وترقی کا حصہ بنیں!

واٹر فریزر میں دوڑا کرنٹ، مزدور کی دردناک موت

ٹانڈہ نگر پالیکا کی غفلت پر شہریوں نے اٹھائے سوالات

ٹانڈہ/امبیڈکرنگر (نامہ نگار) ٹانڈہ بس اسٹیشن کے قریب نگر پالیکا پریشد کی جانب سے نصب عوامی پینے کے پانی کے واٹر فریزر میں مبینہ طور پر کرنٹ اترنے سے ایک غریب مزدور کی دردناک موت ہو گئی۔ اس واقعے کے بعد نگر پالیکا کی کارکردگی، عوامی مقامات پر بجلی کی حفاظت اور واٹر فریزر کی دیکھ بھال پر سنگین سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق مرنے والے کی شناخت 50 سالہ بیچولال ولد ہری لال راج بھر ساکن مہدیا نہرو نگر ٹانڈہ کے طور پر ہوئی ہے۔ وہ بس اسٹیشن کے قریب ایک چاٹ کی دکان پر مزدوری کر کے گزر بسر کرتا تھا اور غیر شادی شدہ تھا۔ عینی شاہدین کے مطابق دوشنبہ کی صبح شدید گرمی کے دوران بیچولال پانی پینے کے لیے نگر پالیکا کی جانب سے بس اسٹیشن گیٹ پر نصب واٹر فریزر کے پاس پہنچا۔ جیسے ہی اس نے فریزر کو چھوا وہ مبینہ طور پر اس میں اترے کرنٹ کی زد میں آ کر سڑک پر گر پڑا۔ واقعے کے بعد موقع پر افراتفری مچ گئی۔ مقامی لوگوں نے فوری طور پر پولیس کو اطلاع دی اور بیچولال کو کمیونٹی ہیلتھ سینٹر (سی ایچ سی) ٹانڈہ پہنچایا۔ جہاں ڈاکٹروں نے معائنے کے بعد انہیں مردہ قرار دیا۔ مقامی لوگوں کا الزام ہے کہ واٹر فریزر اور اس کی لوہے کی جالی میں کئی روز سے کرنٹ آنے کی شکایات کی جارہی تھیں۔ لیکن نگر پالیکا کے ذمہ دار افسران نے اس جانب کوئی توجہ نہیں دی۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ اگر بروقت مرمت یا جانچ کرائی جاتی تو یہ افسوسناک حادثہ پیش نہ آتا۔ اس واقعے کے بعد عوامی مقامات پر نصب واٹر فریزر کی بجلی کی حفاظت کے انتظامات، معیار اور باقاعدہ دیکھ بھال پر بھی سوالات اٹھ رہے ہیں۔ شہریوں نے مطالبہ کیا ہے کہ واقعے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کر کے ذمہ دار افراد کے خلاف سخت کارروائی کی جائے تاکہ آئندہ ایسے حادثات سے بچا جا سکے۔ اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچ گئی اور لاش کو قبضے میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ پولیس نے معاملے کی جانچ شروع کردی ہے۔

سنسکرت ڈگری کالج دیوبند کے کیمپس میں شجرکاری کی گئی

دیوبند، 3/اگست (ڈاکٹر فیروز خان) ماں انپورنا رامداری اولڈ ایج ہوم ٹرسٹ نے سنسکرت ڈگری کالج دیوبند کے کیمپس میں مختلف انواع کے 101 سایہ دار اور پھل دار پودے لگا کر ماحولیات کے تئیں اپنی ذمہ داری پوری کی۔ کالج کے منیجر ایڈوکیٹ پرمود گپتا نے پہلا پودا لگا کر مہم کا آغاز کیا۔ اس موقع پر تنظیم کے صدر انل آتریا اور سکریٹری شنکر آتریا نے کہا کہ شجرکاری ایک احسن قدم ہے تاہم اس کے مکمل فوائد صرف اسی صورت میں حاصل کیے جاسکتے ہیں جب یہ تمام پودے صحت مندانہ انداز میں پروان چڑھیں صرف درخت لگانا ہی کافی نہیں بلکہ اس کی حفاظت بھی ضروری ہے اور ساتھ ہی پودے لگانا ہی اہم نہیں ہے بلکہ ان کو تناور درخت بنانے کے لئے بھی سب کو اپنا اپنا رول ادا کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ روئے زمین پر جابجا پھیلے درخت بنی نوع انسانی کے لئے قدرت کا انمول تحفہ ہیں۔

داؤد پور گاؤں میں کھیت پر چہل قدمی کر رہے کسان کا گولی مار کر قتل

واردات کے بعد حملہ آور فرار، گائوں میں پولیس تعینات، اعلیٰ افسران موقع پر

بلندشہر 3/اگست (پریس ریلیز) بلندشہر کے چولا تھانہ علاقے کے تحت داؤد پور گاؤں میں پیر کی شام ایک کسان کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب کسان اپنے کھیتوں میں چہل قدمی کر رہا تھا۔ کار سوار حملہ آور واردات کو انجام دینے کے بعد موقع سے فرار ہو گئے۔ احتیاط کے طور پر گاؤں میں پولیس فورس کو تعینات کیا گیا ہے۔ اطلاع کے مطابق چولا حلقے کے گاؤں داؤد پور کا رہنے والا مکیش سولنکی (50) گاؤں کے باہر شمشان گھاٹ کے قریب اپنے کھیت پر پیدل جا رہا تھا کہ اسی دوران کار سوار حملہ آوروں نے اس پر تابڑتوڑ فائرنگ کردی۔ عینی شاہدین کے مطابق حملہ آوروں نے لگاتار تین راؤنڈ فائر کیے جس سے مکیش سولنکی کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس دنیش کمار سنگھ اور پولیس سپرنٹنڈنٹ (سٹی) ابھیشیک پرتاپ بھاری پولیس فورس کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچے۔ پولیس نے جائے وقوعہ کا معائنہ کیا، فورنسک ٹیم نے موقع سے شواہد اکٹھے کیے اور لاش کو قبضے میں لے کر پنچنامہ بھرنے کے بعد پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ واردات کے بعد موقع پر پہنچے پولیس افسران کو متوفی کے بڑے بھائی پرتاپ سنگھ نے بتایا کہ گاؤں کے شمشان گھاٹ میں تعمیر کا کام چل رہا ہے۔ تعمیر کے دوران کچھ گرام سماج کی زمین دونوں فریقوں کے حصے میں آ رہی تھی، جس سے فریقین میں کے درمیان رنجش چل رہی ہے۔ اس زمین کی پٹواری سے پیمائش بھی کرائی گئی تھی۔ متوفی کے اہل خانہ نے گاؤں کے ہی دوسرے فریق کے لوگوں پر گولی مار کر قتل کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔ ایس ایس پی دنیش کمار سنگھ نے بتایا کہ واردات کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے ملزم کی گرفتاری کے لیے پولیس کی کئی ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ حملہ آوروں کی شناخت کے بعد انھیں گرفتار کر کے ان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔ اس واردات کے بعد احتیاطی اقدام کے طور پر گاؤں میں پولیس فورس تعینات کر دی گئی ہے۔ پولیس پرانی دشمنی سمیت تمام ممکنہ پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے معاملے کی مکمل تفتیش کر رہی ہے۔

ہائی اسکول اور انٹر میڈیٹ کے امتحانی فارم بھرنے کی آخری تاریخ 5/اگست

بلندشہر 3/اگست (پریس ریلیز) یوپی بورڈ کے ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ امتحانات کے لیے آن لائن امتحانی فارم بھرنے کی آخری تاریخ نزدیک آگئی ہے۔ طلباء کے پاس فارم بھرنے کے لیے اب صرف دو دن باقی بچے ہیں۔ یوپی بورڈ نے طلبہ کو امتحانی فارم بھرنے کے لیے 5 اگست تک کا وقت دیا ہے۔ ضلع کے 416 سیکنڈری اسکولوں میں امتحانی فارم بھرنے کا عمل تیزی سے جاری ہے۔ اسکول کے پرنسپل طلباء کے فارموں کی جانچ کر رہے ہیں اور انہیں آن لائن اپ لوڈ کر رہے ہیں تاکہ تمام طلباء کے فارم مقررہ تاریخ سے پہلے وقت پر جمع ہو جائیں۔ محکمہ کے افسران نے تمام اسکول انتظامیہ کو اس بات کو یقینی بنانے کی ہدایت کی ہے کہ کوئی بھی اہل طالب علم درخواست کے عمل سے باہر نہ رہ جائے۔ مقررہ تاریخ کے بعد فارم جمع کرانے میں تاخیر سے فیس وصول کی جائے گی۔ شیڈول کے مطابق طلباء 5 اگست تک درخواست دے سکیں گے۔ طلباء کا ڈیٹا 16 اگست تک بورڈ کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کرنا ضروری ہے۔ ضلع اسکول انسپکٹر ونے کمار نے بتایا کہ یوپی بورڈ امتحانی فارم بھرنے کا عمل جاری ہے۔ ادارہ جاتی ہائی اسکول کے امیدواروں کو اسکول کی فیس کے علاوہ 500 روپے اور انٹرمیڈیٹ کے امیدواروں کو 700 روپے جمع کرنے ہوں گے۔ ساتھ ہی ہائی اسکول کے انفرادی امیدوار 706 روپے اور انٹرمیڈیٹ کے امیدوار 800 روپے فیس جمع کرائیں گے۔

کبڈی کھلاڑی مونو قتل کیس: محبت کے معاملے میں رچی گئی سازش کا انکشاف

آخری دم تک حملہ آوروں سے لڑتا رہا

شاملی: 3 اگست (پی این ایس) شاملی میں قومی سطح کے کبڈی کھلاڑی مونو عرف گلو کے قتل کی تحقیقات میں کئی چونکا دینے والے انکشافات سامنے آئے ہیں۔ پولیس کے مطابق، مونو نے اس سازش میں اپنی آخری سانس تک حملہ آوروں کا مقابلہ کیا، جو کہ محبت کی وجہ سے رچی گئی تھی۔ ابتدائی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ اس نے تینوں ملزمان کو گولی مارنے سے پہلے اور بعد میں تقریباً سات منٹ تک مصروف رکھا۔ وہ فرار ہونے کے لیے کھیتوں، ایک نالے اور قریبی ٹیوب ویل کی طرف بھاگا لیکن ملزم نے بالآخر اسے دو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا۔ باغپت کے ککری پور گاؤں کا رہنے والا 22 سالہ مونو عرف گلو قومی سطح کا کبڈی کھلاڑی تھا۔ اس کا خواب ہندوستان کے لیے کھیلنا تھا لیکن وہ خواب ہمیشہ کے لیے بکھر گیا۔ پولیس کی تفتیش کے مطابق، پہلی گولی ملزم ارجن نے چلائی، لیکن وہ ہدف سے چوک گیا۔ اس کے بعد مونو نے کارتک اور ستیم کا سامنا کیا، دونوں کو پیٹا۔ تقریباً سات منٹ تک لڑائی جاری رہی۔ اس دوران وہ خود کو بچانے کے لیے کئی سمتوں میں بھاگا لیکن گرنے کے بعد ملزم نے اسے دو گولیاں ماریں۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ملزم کارتک کے جسم پر جدوجہد کے نشانات بھی پائے گئے ہیں۔ ایس پی نریندر پرتاپ سنگھ نے بتایا کہ ملزم نے گزشتہ روز جمعرات کو مونو (کبڈی پلیئر مونو) کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا، لیکن وہ اس دن مزدوروں کو لینے پہنچنے میں ناکام رہا، جس سے ان کا منصوبہ ناکام ہوگیا۔ اس کے بعد جمعہ کی صبح تقریباً 4 بجے ملزم نالہ گاؤں کے جنگل میں واپس پہنچے اور واردات کو انجام دیا۔ جمعہ کی صبح گاؤں والوں نے مونو کی لاش گنے کے کھیت میں پڑی دیکھی اور پولیس کو اطلاع دی۔ جائے وقوعہ سے ایک کارتوس اور ایک خول برآمد ہوا ہے۔ فرانزک ٹیم نے جائے وقوعہ سے کئی اہم شواہد اکٹھے کئے۔ گاؤں والوں کے مطابق جسم پر گولیوں کے نشانات کے علاوہ ہاتھ پر تیز دھار ہتھیار کے نشانات بھی ملے ہیں۔ پولیس کے مطابق مونو کا گاؤں کی ایک نوجوان لڑکی سے محبت کرتا تھا۔ لڑکی کے گھر والوں نے اس کی وجہ سے اسے قتل کرنے کی سازش کی۔ لڑکی کے والد اور کزن کو گرفتار کر لیا گیا ہے جبکہ دو دیگر ملزمان تاحال فرار ہیں۔ پولیس ان کی تلاش جاری رکھے ہوئے ہے۔ مونو نے آٹھویں جماعت میں کبڈی کھیلنا شروع کی تھی۔ باروت اکیڈمی کے لیے کھیلتے ہوئے اس نے اپنی ٹیم کو متعدد مقابلوں میں فتح سے ہمکنار کیا۔ اس نے متعدد ضلعی اور ریاستی سطح کے ٹورنامنٹس میں بھی حصہ لیا اور کئی ریاستوں بشمول میرٹھ، شاملی، مظفر نگر اور مدھیہ پردیش میں پہچان حاصل کی۔ گریجویشن مکمل کرنے کے بعد، اس نے اپنے والد کے ساتھ کھیتی باڑی کا کام بھی کیا۔ خاندان کے مطابق، وہ اکثر فخر کرتا تھا کہ وہ ایک دن ملک کے لیے کھیلے گا اور اپنی محنت سے خاندان کی سات ایکڑ اراضی کو دوگنا کر دے گا۔ تاہم یہ خواب ادھورا ہی رہا۔ پچھلے ایک سال سے، مونو (کبڈی پلیئر مونو) زراعت میں کام کرنے کے ساتھ ساتھ کھیتوں میں کیڑے مار دوا چھڑکنے کا ٹھیکہ بھی لے رہا تھا۔ وہ ہر روز اپنی موٹر سائیکل پر قریبی دیہات سے مزدوروں کو کھیتوں میں لاتا اور کام مکمل ہونے کے بعد انہیں چھوڑ دیتا۔ ملزم نے اپنی سرگرمیوں پر نظر رکھتے ہوئے جرم کی منصوبہ بندی کی۔

کانپور: آڑھتی کی موت کے معاملے میں چوکی انچارج اور انسپکٹر معطل

سچنڈی اور پنکی تھانیدار کی ہوگی محکمہ جاتی انکوائری

کانپور: 3 اگست (پی این ایس) آلو آڑھتی دیوش شکلا کے معاملے میں لاپرواہی برتنے پر انڈسٹریل چوکی کے انچارج وکاس ورما اور انسپکٹر شرد کمار کو معطل کر دیا گیا ہے۔ ڈی سی پی ویسٹ نے ابتدائی تحقیقات میں ان کی پراسرار موت کے لیے دونوں کی لاپرواہی کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ چوکی انچارج کو متوفی کے زخمی ہونے کی اطلاع ملی، لیکن انہوں نے اسے سنجیدگی سے نہیں لیا اور اعلیٰ حکام کو مطلع نہیں کیا۔ موت کی اطلاع ملنے پر پوسٹ مارٹم کے لیے پنچنامہ تیار کرنے والے انسپکٹر شرد کمار پر الزام لگایا گیا ہے کہ وہ لاش کی شناخت کے لیے کوئی کوشش کرنے میں ناکام رہے۔ سچنڈی اور پنکی تھانے کے تھانیداروں کو لاپروائی برتنے پر محکمانہ انکوائری کا سامنا کرنا پڑے گا۔

جوہی کا رہائشی منوج کمار شکلا چاکر پور منڈی میں دیویش کمار یوگیش کمار اینڈ سنز کے نام سے آلو آڑھتی کا مالک ہے۔ اس کا بھائی دیوش شکلا 2 جولائی کو بازار گیا تھا اور اس کے بعد سے واپس نہیں آیا ہے۔ منوج نے 5 جولائی کو سچنڈی پولیس اسٹیشن میں بازار کے تاجر سنجو پال، اس کے منیم ٹنکو یادو، اور آٹو ڈرائیور پرانشو کے خلاف اغوا سمیت دیگر دفعات کے تحت رپورٹ درج کرائی۔ پولیس نے سنجو پال کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا۔ ہفتہ کو، عدالت کی سماعت سے واپس آتے ہوئے، اس کا بھائی فیلڈ یونٹ کے دفتر گیا، جہاں اسے معلوم ہوا کہ اس کے لاپتہ بھائی دیویش شکلا کی 7 جولائی کو موت ہو گئی ہے، اور اس کا پوسٹ مارٹم اور آخری رسومات 10 تاریخ کو ہوں گی۔ تفتیش سے معلوم ہوا کہ 3 جولائی کو ایک نامعلوم شخص نے پنکی پولیس کو اطلاع دی کہ مورنگ منڈی کے قریب ایک شخص زخمی حالت میں پڑا ہے۔ اس کے سر اور ناک سے خون بہہ رہا تھا اور منہ سے جھاگ آ رہی تھی۔ اس کے بعد اسے سی ایچ سی کلیان پور میں داخل کرایا گیا۔ اس کے بعد اسے ارسولا ریفر کیا گیا، جہاں اس کی موت ہوگئی۔ اہل خانہ کا الزام ہے کہ اس پورے معاملے کا ACP پنکی کو علم تھا۔ اگر پنکی پولیس اے سی پی کو مطلع کرتی تو بروقت شناخت ہوسکتی تھی۔ اہل خانہ کا الزام ہے کہ پنکی پولیس کی لاپرواہی کی وجہ سے وہ اپنے بھائی کی آخری رسومات ادا نہیں کر سکے۔ جب ڈی سی پی ویسٹ ایس ایم قاسم عابدی نے الزامات کی تحقیقات کی تو انہیں پنکی پولیس اسٹیشن کے صنعتی چوکی کے انچارج وکاس شرما کو زخمی شخص کی حالت کے بارے میں مطلع نہ کرنے اور اعلیٰ حکام کو مطلع نہ کرنے کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا۔ دریں اثنا، انسپکٹر شرد کمار کو پوسٹ مارٹم امتحان سے قبل شناخت کے لیے ضلع کے پولیس اسٹیشنوں سے لاپتہ شخص کی معلومات اکٹھا کرنے میں ناکامی پر معطل کر دیا گیا۔

بھاجپا کے سروے کی ہلچل، کئی ایم ایل ایز کی نیندیں اڑیں

ایجنسی نے پیش کئے یہ تجاویز، نہیں ملے من موافق اشارے

مرادآباد: 3 اگست (پی این ایس) مرادآباد ڈویژن میں پارٹی کے ایم ایل اے کے درمیان ابرو اٹھائے ہیں۔ اس کی وجہ بی جے پی ایم ایل اے کے خلاف عوامی ناراضگی ہے۔ اینٹی انکمبینسی سے بچنے کے لیے سروے ایجنسی نے ٹکٹ میں تبدیلی کی تجویز دی ہے۔ فی الحال، بی جے پی کے ڈویژن میں 12 ایم ایل اے ہیں، جن میں سے 10 پارٹی کے ٹکٹ پر مسلسل دوسری بار اسمبلی کے لیے منتخب ہوئے ہیں۔ مرادآباد ڈویژن کو سماج وادی پارٹی (ایس پی) کا گڑھ سمجھا جاتا ہے۔ فی الحال، بی جے پی ڈویژن کی 27 اسمبلی سیٹوں میں سے 12 پر قبضہ رکھتی ہے۔ رام پور کی سوار ٹانڈہ سیٹ پر بی جے پی کی اتحادی اپنا دل (ایس) کے پاس ہے، جب کہ سماج وادی پارٹی کے پاس 14 سیٹیں ہیں۔ ڈویژن میں بی جے پی کے دو ایم ایل اے کو چھوڑ کر تمام 10 ایم ایل اے نے پارٹی کے ٹکٹ پر لگاتار دوسری بار اسمبلی جیتی ہے۔ رام پور حلقہ کے ضمنی انتخابات میں کامیابی کے بعد رام ویر سنگھ کنڈرکی اور آکاش سکسینہ پہلی بار ایم ایل اے بنے ہیں۔ بی جے پی 2027 کے اسمبلی انتخابات کے لیے امیدواروں کے انتخاب کے لیے ایجنسیوں کے ذریعے سروے کر رہی ہے۔ اب تک تین سروے ہو چکے ہیں۔ سروے کے یہ مراحل ریاست بھر میں کئے جا رہے ہیں۔ چوتھا سروے اگست-ستمبر میں متوقع ہے۔ پارٹی ذرائع کے مطابق تینوں سروے رپورٹوں میں ایک مشترکہ خصوصیت بی جے پی ایم ایل ایز کے خلاف عوامی عدم اطمینان ہے جو پارٹی کے لیے تشویشناک ہے۔ اس عوامی عدم اطمینان کی روشنی میں سروے ایجنسی نے 35 فیصد ایم ایل ایز کو تبدیل کرنے یعنی نئے امیدوار لانے کا بھی مشورہ دیا ہے۔

تیج کا تہوار جوش اور احترام کے ساتھ منایا جائیگا: بھارت وکاس پریشد

دیوبند، 3/اگست (ڈاکٹر فیروز خان) بھارت وکاس پریشد مہیلا منڈل کی میٹنگ کے دوران آئندہ تیج تہوار کی تیاریوں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ میٹنگ میں اتفاق رائے سے تیج تہوار 15 اگست کو بڑی دھوم دھام سے منانے کا فیصلہ کیا گیا۔ ایونٹ کوآرڈینیٹر نیہا طائل اور پوجا ورما نے اعلان کیا کہ تیج فیسٹیول پروگرام منگلور روڈ پر واقع مدھر ملن بینکویٹ ہال میں منعقد کیا جائے گا، جس میں تیج کوئین مقابلہ، مہندی مقابلہ سمیت مختلف کھیلوں کا انعقاد اور بچوں کے لیے جھولے لگائے جائیں گے۔ اس دوران منڈل کوآرڈینیٹر مونیکا سنگھل، میگھا اگروال، آرتی سنگھل، دیویا طائل، ونشیکا گرگ، سونالی اگروال، صاحبہ کپور اور دھیرج سونی موجود تھے۔

بی جے پی ایم ایل سی انوپ گپتا کی سالگرہ کی تیاریاں شروع مختلف سماجی پروگراموں کا انعقاد ہوگا

امبیڈکر نگر: بی جے پی ایم ایل سی اور سابق ریاستی جنرل سکریٹری انوپ گپتا کے یوم پیدائش کی تیاریاں نگر پنچایت اشرف پور کچھوچھہ کے چیئرمین اوم کار گپتا کی قیادت میں شروع ہوگئی ہیں۔ بی جے پی ایم ایل سی اور ویشیا برادری کے رہنما انوپ گپتا کی سالگرہ 6 اگست کو آتی ہے۔ اس سالگرہ کو تاریخی بنانے کے لیے، نگر پنچایت اشرف پور کچھوچھہ کے چیئرمین اوم کار گپتا نے ویشیا برادری کے اراکین کے ساتھ مل کر ضلع ہیڈکوارٹر کے اولڈ ایج ہوم میں کھانا فراہم کر کے، کمیونٹی ہیلتھ سنٹر بسکھاری میں مریضوں کو پھل تقسیم کر کے، ماحولیاتی تحفظ کو فروغ دینے کے لیے درخت لگا کر اور کاشت کی تقریب میں شاندار تقریب کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ کشوچہ میں ان کا کیمپ آفس۔ نگر پنچایت کے جج اوم کار گپتا نے بی جے پی ایم ایل سی کو پیشگی مبارکباد دی اور ان کی صحت مند، خوش حال، خوشحال اور لمبی عمر کی خواہش کی۔ تاجر رہنما شیو کمار گپتا نے بتایا کہ نگر پنچایت اشرف پور کچھوچھہ کے چیرمین اوم کار گپتا کی قیادت میں ویشیا برادری کے لیڈر کی سالگرہ 6 اگست کو ضلع میں بڑے دھوم دھام سے منائی جائے گی۔

ڈاکٹر امبیڈکر یونیورسٹی آگرہ کا 92واں کانووکیشن 79,832 طلبہ کو ڈگریاں عطا

گورنر آنندی بین پٹیل نے نوجوانوں کو تعلیم، تحقیق اور قوم کی خدمت کے لیے کیا ترغیب، طالبات نے جیتے 46 تمغے

لکھنؤ، 3اگست۔اتر پردیش کی گورنر اور ریاستی جامعات کی چانسلر محترمہ آنندی بین پٹیل کی صدارت میں ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر یونیورسٹی، آگرہ کا 92واں کانووکیشن منعقد ہوا۔تقریب میں مجموعی طور پر 79,832 طلبہ و طالبات کو ڈگریاں عطا کی گئیں، جبکہ نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے 64ذہین طلبہ کو 88 تمغوں سے نوازا گیا۔ان میں 46 تمغے طالبات اور 18 تمغے طلبہ کو حاصل ہوئے۔تقریب کے دوران گورنر نے سماجی فلاحی پروگراموں کے تحت ضلع آگرہ کے لیے 300اور ضلع اٹاوہ کے لیے 200 آنگن واڑی کٹس فراہم کیں۔انہوں نے بتایا کہ پورے صوبے میں اب تک 71,293 آنگن واڑی مراکز کو مضبوط بنایا جا چکا ہے، جس کے مثبت نتائج سامنے آئے ہیں اور یہ مہم آئندہ بھی مسلسل جاری رہے گی۔اسی موقع پر ضلع آگرہ میں 300اور ضلع اٹاوہ میں 300 بچیوں سمیت مجموعی طور پر 600 بچیوں کی ویکسینیشن کرائی گئی، جن میں پولیس اہلکاروں کی بیٹیاں بھی شامل تھیں۔گورنر نے اس بات پر زور دیا کہ تعلیم کے ساتھ ساتھ غذائیت، صحت اور سماجی ذمہ داری سے متعلق مہمات کو عوامی شراکت داری کے ذریعے مزید فروغ دیا جائے۔گورنر کی ترغیب سے یونیورسٹی کی جانب سے گود لیے گئے دیہات میں منعقدہ مختلف مقابلوں کے کامیاب بچوں کو بھی اعزاز سے نوازا گیا۔انہوں نے خود بچوں کو اسٹیج پر بلا کر مائیک دیا اور تقریر و کہانی سنانے کی حوصلہ افزائی کی۔ایک ننھی طالبہ نے اعداد و شمار کے ساتھ موثر تقریر پیش کی، جبکہ دوسری بچی نے نہایت متاثر کن کہانی سنائی۔دونوں کی پیشکش کو حاضرین نے بھرپور داد دی۔اس کے علاوہ اسکولی بچوں نے ماحولیات کے تحفظ پر مبنی گیت اور لوک گیت پیش کر کے حاضرین کے دل موہ لیے۔گورنر نے تمام شرکاء کو انعامات دے کر ان کی حوصلہ افزائی کی۔انہوں نے بچوں کی تخلیقی صلاحیتوں پر مبنی نمائش کا بھی ذکر کیا اور بچوں کی تیار کردہ نیتاجی سبھاش چندر بوس کی خوبصورت مجسمہ نما تخلیق کی تعریف کی۔گورنر نے کہا کہ مختلف جامعات کے کانووکیشن میں بچوں کی صلاحیتیں دیکھ کر انہیں ان اساتذہ پر فخر ہوتا ہے جنہوں نے بچوں میں اظہارِ خیال، خود اعتمادی اور تخلیقی سوچ کو پروان چڑھایا۔انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ یہی بچے مستقبل کے ترقی یافتہ بھارت کی قیادت کریں گے۔انہوں نے یونیورسٹی کو ہدایت دی کہ ایسے باصلاحیت بچوں کی صلاحیتوں کو مزید نکھارنے کے لیے بہتر رہنمائی، تربیت اور حوصلہ افزائی فراہم کی جائے۔اس موقع پر گورنر نے کرشن چند گاندھی سرسوتی شیشو مندر، متھرا کو ڈیجیٹل تعلیم کے فروغ کے لیے 10 کمپیوٹر، 10مانیٹر، 10 کی بورڈ، 10ماؤس اور 10وائی فائی یو ایس بی اڈاپٹر بھی فراہم کیے۔اپنے خطاب میں گورنر نے طالبات کی نمایاں کامیابی پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بیٹیوں نے طلبہ کے مقابلے میں زیادہ تمغے حاصل کیے ہیں، جوان کی صلاحیت، محنت اور بڑھتے ہوئے اعتماد کا ثبوت ہے۔انہوں نے کہا کہ طالبات کے ساتھ ان کے والدین اور شوہر بھی تقریب میں موجود ہیں۔اگر کسی بہو کی کامیابی پر اس کی ساس بھی اسٹیج پر آ کر اسے دعا اور مبارک باد دے تو یہ خاندان اور معاشرے کے لیے ایک مثالی پیغام ہوگا۔انہوں نے یونیورسٹی انتظامیہ کو ہدایت دی کہ نظم و ضبط برقرار رکھتے ہوئے طلبہ کے والدین کو بھی ایسے اعزازات کی تقریبات میں شریک ہونے کا موقع فراہم کیا جائے۔گورنر نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بہت سے والدین کھیتوں اور دیگر مشکل حالات میں دن رات محنت کر کے اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلواتے ہیں۔انہوں نے ایک ذہین طالب علم کے کسان والدین سے اپنی گفتگو کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان کی محنت اور قربانی کا احترام ہر طالب علم کا فرض ہے۔انہوں نے طلبہ کو نصیحت کی کہ پوری دلجمعی سے تعلیم حاصل کریں اور اپنی کامیابی کے ذریعے اپنے والدین کے خوابوں کو حقیقت میں بدلیں۔طالبات کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے گورنر نے کہا کہ شریکِ حیات کا انتخاب دولت، مکان یا گاڑی دیکھ کر نہیں بلکہ اس کے اخلاق، احترام اور تعاون کے جذبے کو دیکھ کر کرنا چاہیے۔انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ آنے والے برسوں میں مختلف شعبوں میں خواتین کی شرکت اور قیادت مزید مضبوط ہوگی۔گورنر نے بھارت رتن بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان کی پوری زندگی جدوجہد، علم، خودداری اور سماجی انصاف کی روشن مثال ہے۔انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر امبیڈکر کا پیغام "تعلیم حاصل کرو، منظم رہو اور جدوجہد کرو" آج بھی نوجوانوں کے لیے اتنا ہی اہم ہے۔

انہوں نے طلبہ پر زور دیا کہ وہ تعلیم کو صرف ذاتی کامیابی کا ذریعہ نہ سمجھیں بلکہ اسے معاشرے اور قوم کی خدمت کا وسیلہ بنائیں۔گورنر نے تقریب کے مہمانِ خصوصی، این سی ٹی ای کے چیئرمین پروفیسر پنکج اروڑا کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ اساتذہ کی تعلیم، تحقیق اور قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے موثر نفاذ میں ان کی خدمات نہایت اہم رہی ہیں۔انہوں نے امید ظاہر کی کہ ان کے تجربات اور خیالات طلبہ، محققین اور اساتذہ کو اعلیٰ کارکردگی اور اختراع کی جانب راغب کریں گے۔انہوں نے مزید کہا کہ وقت کے ساتھ نصاب میں تبدیلی ناگزیر ہے اور موجودہ دور کی ضروریات کے مطابق طلبہ کو جدید نصاب کے ذریعے تعلیم دی جا رہی ہے۔تقریب میں مغربی بنگال کے معروف روایتی چٹائی باف اردھیندو شیکھر داس کو قدرتی مواد سے ماحول دوست دستکاری کے فروغ اور بھارتی ہنر کی روایت کو مضبوط بنانے پر اعزازی ڈگری سے نوازا گیا۔گورنر نے کہا کہ انہوں نے اپنی روایتی فنکاری کو جدید انداز دے کر نہ صرف نئی شناخت دلائی بلکہ بڑی تعداد میں دیہی کاریگروں، خصوصاً خواتین، کو روزگار بھی فراہم کیا ہے۔انہوں نے ان کے کام کو ہندوستانی لوک فن، خود انحصاری اور قوم کی تعمیر کی ایک مثالی مثال قرار دیا۔طلبہ کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے گورنر نے کہا کہ معاشرے میں ہونے والے مثبت کاموں سے سبق حاصل کریں اور جہاں خامیاں نظر آئیں، وہاں اصلاح کی کوشش کریں۔انہوں نے طلبہ سے اپیل کی کہ وہ مرکزی اور ریاستی حکومت کی عوامی فلاح و بہبود کی اسکیموں کا مطالعہ کریں، ان پر مضامین لکھیں، ان کے نتائج کا جائزہ لیں اور یہ سمجھیں کہ ان منصوبوں سے معاشرے کو کس طرح فائدہ پہنچ رہا ہے۔انہوں نے یونیورسٹی کو ہدایت دی کہ طلبہ کو ایسی سرگرمیوں سے جوڑا جائے جن سے ان میں قومی ترقی کے کاموں کے بارے میں شعور پیدا ہو اور وہ خود احتسابی کریں کہ انہوں نے معاشرے اور ملک کے لیے کیا مثبت کردار ادا کیا ہے۔گورنر نے ملک کی سائنسی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حال ہی میں وکرم- 1 راکٹ کی کامیاب لانچ نے بھارت کی بڑھتی ہوئی خلائی صلاحیت کا ثبوت دیا ہے۔انہوں نے کہا کہ 25 سے 28 سال کے نوجوانوں نے اس کامیابی کو ممکن بنایا، اس لیے ملک کا ہر نوجوان بلند اہداف مقرر کر کے انہیں حاصل کر سکتا ہے۔انہوں نے گگن یان مشن کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ مستقبل قریب میں بھارتی خلا باز مقامی ٹیکنالوجی کی مدد سے خلا کا سفر کریں گے، جو ہر ہندوستانی کے لیے باعثِ فخر ہوگا۔دفاعی شعبے میں بھارت کی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے گورنر نے کہا کہ آج ملک جدید مقامی دفاعی نظام، میزائل، جنگی بحری جہاز، لڑاکا طیارے، ڈرون اور جدید دفاعی آلات کی تیاری میں تیزی سے خود کفیل بن رہا ہے۔

عوامی خدمت، عوامی مسائل کا حل سب سے اہم: موریہ

جنتا درشن میں ڈپٹی سی ایم نے عوامی مسائل سنے

لکھنؤ: 03اگست۔ودھان بھون، لکھنؤ میں تیسرے سیشن-2026 میں ایوان کی کارروائی میں شامل ہونے سے پہلے، اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ، جناب کیشو پرساد موریہ نے اپنی سرکاری رہائش گاہ، 7-کالیداس مارگ، لکھنؤ میں منعقد جنتا درشن پروگرام میں ریاست کے مختلف اضلاع کے شہریوں سے ملاقات کی اور ان کے مسائل اور شکایات کو سنجیدگی سے سنا۔جنتا درشن میں شرکت کرنے والے شہریوں کی ایک بڑی تعداد نے ڈپٹی چیف منسٹر مسٹر موریہ کو اپنے ذاتی، سماجی اور مقامی مسائل سے آگاہ کیا۔ڈپٹی چیف منسٹر نے حساسیت اور سنجیدگی کے ساتھ ہر شہری کے مسائل سنے اور متعلقہ محکموں اور اضلاع کے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ موصول ہونے والے مقدمات کو ترجیح دیں اور بروقت، شفاف اور معیاری نمٹانے کو یقینی بنائیں۔عہدیداروں کو واضح ہدایات دیتے ہوئے مسٹر موریہ نے کہا کہ عوامی مسائل کے حل میں کسی بھی سطح پر غیر ضروری تاخیر یا لاپرواہی برداشت نہیں کی جائے گی۔انہوں نے تمام متعلقہ عہدیداروں پر زور دیا کہ وہ مکمل حساسیت، جلد بازی اور جوابدہی کے ساتھ کام کریں تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ سرکاری اسکیموں اور خدمات کے فوائد اہل افراد تک آسانی سے پہنچیں اور ہر شہری کو اس کا منصفانہ اور موثر حل ملے۔ڈپٹی چیف منسٹر جناب کیشو پرساد موریہ نے کہا کہ ریاست کے لوگوں کی خدمت کرنا، ان کے مسائل کو حل کرنا اور ان کی زندگیوں میں مثبت تبدیلی لانا حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ریاستی حکومت "سب کا ساتھ، سب کا وکاس، سب کا وشواس، اور سب کا پرایاس" کے بنیادی منتر کے مطابق عوامی فلاح و بہبود اور گڈ گورننس کے اپنے عزم کو مسلسل محسوس کر رہی ہے۔انہوں نے کہا کہ جنتا درشن صرف عوامی مسائل سننے کا ایک ذریعہ نہیں ہے بلکہ حکومت اور عوام کے درمیان براہ راست بات چیت کا ایک طاقتور پلیٹ فارم بھی ہے۔یہ شہریوں کے مسائل کو سمجھنے میں مدد کرتا ہے اور ان کے فوری اور موثر حل کے لیے ضروری کارروائی کو یقینی بناتا ہے۔ڈپٹی چیف منسٹر مسٹر موریہ نے کہا کہ ریاستی حکومت عوامی خدمت، گڈ گورننس، شفافیت اور جوابدہی کے لئے پوری طرح پابند عہد ہے۔عوامی اعتماد حکومت کی سب سے بڑی طاقت ہے، اور اس اعتماد پر قائم

ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی و لکھنؤ کے ممتاز اہلِ علم کو ناروے سے پریم چند بین الاقوامی اعزاز سے نوازا گیا

لکھنؤ، 3اگست: ناروے میں منعقدہ پریم چند بین الاقوامی اعزاز 2026 کی آن لائن تقریب میں لکھنؤ کی ممتاز علمی، ادبی اور ثقافتی شخصیات کو مختلف شعبوں میں نمایاں خدمات کے اعتراف میں اعزازات سے نوازا گیا۔اس موقع پر لکھنؤ یونیورسٹی کی ممتاز محقق اور نقاد ڈاکٹر پروفیسر ریتا چودھری کو ادبی تنقید کے میدان میں نمایاں خدمات پر، مولانا آزاد میموریل اکیڈمی، لکھنؤ کے جنرل سیکریٹری ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی کو ادب اور قومی یکجہتی و سماجی ہم آہنگی کے فروغ میں گرانقدر خدمات کے اعتراف میں، جبکہ جناب راجا او ستھی اور محترمہ چترا موہن کو رنگِ ادب و فن کے شعبے میں نمایاں خدمات پر پریم چند بین الاقوامی اعزاز 2026 سے سرفراز کیا گیا۔یہ اعزازات پریم چند انٹرنیشنل ایوارڈ کمیٹی کے صدر اور تقریب کے منتظم، بھارتی۔ناروے تنجمن اطلاعاتی و ثقافتی فورم، ناروے کے صدر جناب سریش چندر شکلا نے پیش کیے۔واضح رہے کہ بھارتی۔ناروے تنجمن اطلاعاتی و ثقافتی فورم، ناروے ایک فعال ثقافتی ادارہ ہے جو ناروے میں بھارت اور ناروے کے درمیان، نیز ہندوستان اور دیگر ممالک کی تہذیبوں کے مابین ثقافتی روابط کو فروغ دینے کے لیے سرگرمِ عمل ہے۔یہ ادارہ سیمینار، ادبی نشستوں، مصنفین کی کانفرنسوں، فنونِ لطیفہ کی نمائشوں، ڈراموں، فلمی تقریبات اور مکالموں کے ذریعے بین الثقافتی ہم آہنگی کو فروغ دیتا ہے۔

نوجوان ہی معاشرے میں مثبت تبدیلی کے حقیقی علمبردار ہیں: ڈاکٹر ممتا شکلا

لینگویج یونیورسٹی میں منشیات سے نجات اور ایچ پی وی بیداری پر اسٹریٹ ڈراموں کا انعقاد

لکھنؤ،3اگست2026: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں قومی خدمت اسکیم (این ایس ایس) کی جانب سے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی سرپرستی و رہنمائی میں انسداد منشیات مہم اور ایک زندگی بچاؤ مہم کے تحت دو موثر اسٹریٹ ڈراموں (نکڑ ناٹک) کا کامیاب انعقاد کیا گیا۔ ان ڈراموں کا بنیادی مقصد نوجوانوں اور عوام میں منشیات کے مضر اثرات سے متعلق شعور بیدار کرنا اور اس کے ساتھ ہی ہیومن پیپیلو ما وائرس (HPV)، اس سے لاحق ہونے والے سروائیکل کینسر اور اس سے بچاؤ کے موثر طریقوں کے بارے میں عوامی آگاہی پیدا کرنا تھا۔ پروگرام کے دوران طلبہ نے دو الگ الگ اسٹریٹ ڈراموں کی نہایت موثر انداز میں پیش کش کی۔ پہلا ڈرامہ انسداد منشیات کے موضوع پر مبنی تھا، جس میں منشیات کے استعمال سے انسانی صحت، ذہنی سکون، خاندانی نظام، سماجی روابط اور معاشی حالات پر مرتب ہونے والے تباہ کن اثرات کو حقیقت سے قریب تر انداز میں پیش کیا گیا۔ طلبہ کی جاندار اداکاری نے حاضرین کو یہ پیغام دیا کہ منشیات سے دور رہ کر ہی ایک صحت مند، خوشحال اور مضبوط معاشرے کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے اور نوجوان نسل ہی اس تبدیلی کی اصل قوت ہے۔ دوسرا اسٹریٹ ڈرامہ ایک زندگی بچاؤ مہم کے تحت ہیومن پیپیلو ما وائرس (HPV) سے متعلق عوامی بیداری کے موضوع پر پیش کیا گیا۔ اس میں طلبہ نے ایچ پی وی انفیکشن، اس سے پیدا ہونے والے سروائیکل کینسر، بروقت تشخیص، حفاظتی ٹیکہ کاری اور صحت سے متعلق آگاہی کی اہمیت کو نہایت سادہ، موثر اور معلوماتی انداز میں اجاگر کیا۔ ڈرامے کے ذریعے یہ واضح کیا گیا کہ درست معلومات، بروقت ویکسینیشن اور باقاعدہ طبی معائنے کے ذریعے اس مہلک بیماری کی موثر روک تھام ممکن ہے۔ دونوں اسٹریٹ ڈراموں نے حاضرین پر گہرا اثر چھوڑا۔ طلبہ نے نہ صرف ان ڈراموں کو بے حد پسند کیا بلکہ ان کے موثر پیغام، فنکارانہ پیش کش اور سماجی افادیت کو بھرپور انداز میں سراہا۔ حاضرین کا کہنا تھا کہ اس نوعیت کے پروگرام تفریح کے ساتھ ساتھ عوامی شعور بیدار کرنے کا ایک موثر ذریعہ ثابت ہوتے ہیں۔اس موقع پر ڈاکٹر ممتا شکلا نے طلبہ کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ عوامی بیداری پر مبنی ایسے پروگرام صرف معلومات فراہم نہیں کرتے بلکہ نوجوانوں میں سماجی ذمہ داری، خدمت خلق اور صحت عامہ کے حوالے سے حساسیت بھی پیدا کرتے ہیں۔انھوں نے کہا کہ یونیورسٹی کی تعلیم کا مقصد صرف ڈگری حاصل کرنا نہیں بلکہ ایسے باشعور، ذمہ دار اور باکردار شہری تیار کرنا ہے جو معاشرے کے اہم مسائل کو سمجھتے ہوں اور ان کے حل میں فعال کردار ادا کریں۔انھوں نے مزید کہا کہ آج منشیات کا بڑھتا ہوا رجحان اور صحت سے متعلق معلومات کی کمی معاشرے کے لیے ایک سنجیدہ چیلنج ہے اور اس سے نمٹنے کے لئے عوامی بیداری، نوجوانوں کی مثبت شمولیت اور مسلسل آگاہی مہمات کے ذریعے ہی کیا جا سکتا ہے۔

کامیابی کیلئے طلبا واضح ہدف اور حکمت عملی متعین کریں: ڈاکٹر ہما یعقوب

مانو لکھنؤ کیمپس میں طلبہ شمولیتی پروگرام کے تحت نئے طلبا کا استقبال

لکھنؤ۔ 3،اگست۔طلبا کو اپنا ہدف واضح حکمت عملی کے ساتھ متعین کرنا چاہیے تاکہ وہ اپنی منزل پر پہنچ سکیں۔طلبا کی صلاحیتوں کو مزید نکھارنے کے لیے لکھنؤ کیمپس میں وافر مواقع میسر ہیں، جن سے انھیں بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیے۔ان خیالات کا اظہار مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے لکھنؤ کیمپس کی انچارج پروفیسر ہما یعقوب نے طلبہ شمولیتی پروگرام (دیکچھارمبھ) کے افتتاحی اجلاس میں کیا۔اس موقع پر کیمپس کی انچارج پروفیسر ہما یعقوب نے اس بات پر زور دیا کہ تعلیم شخصیت کے ارتقا کا بہترین وسیلہ ہے۔اور تعلیم کا مقصد فکر و خیال کا تنوع ہے۔اسی باعث طلبا تعلیم کے ذریعہ اپنے آپ کو سماج کے لیے زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کا کارنامہ انجام دیں۔پروگرام کا باقاعدہ آغاز بی اے کے طالب علم محمد سلیمان نے قرآن پاک کی تلاوت اور ترجمے سے کیا۔طلبہ شمولیتی پروگرام کی کوارڈی نیٹر ڈاکٹر نور فاطمہ نے نظامت کا فریضہ انجام دیا۔پروفیسر ہما یعقوب نے طلبہ کو لکھنؤ کیمپس کی تعلیمی سرگرمیوں اور یہاں کی زریں روایات سے بھی واقف کرایا۔انھوں نے کہا کیمپس کے مختلف پروگراموں میں داخلہ پانے والے طلبہ و طالبات خوش قسمت ہیں اور یہ ایک یادگار لمحہ ہے جس سے ان کو فائدہ اٹھانا چاہیے۔اس موقع پر لکھنؤ کے کیمپس کے مختلف شعبوں کے اکیڈمک کوارڈی نیٹر نے اپنے شعبے اور رفقائے کار کا تعارف پیش کیا۔واضح رہے کہ طلبہ شمولیتی پروگرام کا پہلا دن طلبا کے استقبال اور یہاں کے مختلف شعبوں کے تعارف پر مشتمل ہوتا ہے۔اس موقع پر ڈاکٹر شاہ محمد فائز (شعبۂ انگریزی)، ڈاکٹر ذیشان حیدر (شعبۂ فارسی)، ڈاکٹر ثمامہ فیصل (شعبۂ عربی)، ڈاکٹر عمیر منظر (شعبۂ اردو)، ڈاکٹر عدنان بسم اللہ (شعبۂ ہندی) اور ڈاکٹر ریاض احمد گنائی (بی اے پروگرام) نے اپنے اپنے شعبوں کے نصابات سے متعلق گفتگو کرتے ہوئے اساتذہ کی علمی و ادبی خدمات کا تعارف کرایا۔واضح رہے کہ لکھنؤ کیمپس میں بی اے پروگرام کے علاوہ ایم اے اور پی ایچ ڈی پروگرام جاری ہیں۔اس پروگرام میں کیمپس کے تمام اساتذہ، ریسرچ اسکالر اور نئے طلبا موجود تھے۔

ایرا یونیورسٹی میں فیکلٹی آف نرسنگ کے نئے طلبہ کا پرتپاک استقبال

'دیکشارمبھ-2026' انڈکشن پروگرام میں نرسنگ طلبہ کو پیشہ ورانہ ذمہ داریوں، نظم و ضبط اور تحقیق کی اہمیت سے کرایا گیا روشناس

لکھنؤ: ایرا یونیورسٹی کی فیکلٹی آف نرسنگ میں تعلیمی سیشن 2026-27 کے نئے طلبہ، جن میں بی ایس سی نرسنگ، ایم ایس سی نرسنگ، پی بی بی ایس سی نرسنگ، جی این ایم اور اے این ایم کے طلبہ شامل تھے، کا خیر مقدم یکم اگست 2026 کو یونیورسٹی کے منی آڈیٹوریم میں منعقدہ انڈکشن پروگرام "دیکشارمبھ" ذریعے کیا گیا۔یہ اسٹوڈنٹ انڈکشن پروگرام (SIP) یو جی سی کے SAGE ماڈل کے مطابق منعقد کیا گیا، جس میں طلبہ کی سماجی ہم آہنگی، وابستگی، نظم و نسق اور عملی تجربات پر خصوصی توجہ دی گئی۔ انڈکشن پروگرام کے بعد ایک ہفتے پر مشتمل اورینٹیشن اور فاؤنڈیشن کلاسز بھی منعقد کی جائیں گی۔ایرا یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر (ڈاکٹر) عباس علی مہدی نے اپنے خطاب میں ایرا اسپتال کی سہولیات اور نرسوں کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ نرسنگ ایک نہایت باوقار اور عظیم پیشہ ہے۔انہوں نے طلبہ کو اعلیٰ تعلیم اور تحقیق کی جانب راغب کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے کیریئر کے ساتھ اپنے کردار کو بھی بہترین تعمیر کریں تاکہ معاشرے میں موثر خدمات انجام دے سکیں۔انہوں نے کہا کہ اگرچہ صحت کے شعبے میں ٹیکنالوجی تیزی سے ترقی کر رہی ہے، لیکن نرسنگ کے ذریعے مریضوں کو ملنے والی ہمدردی، شفقت اور انسانی تعلق کی کوئی جگہ نہیں لے سکتا۔ انہوں نے باقاعدہ حاضری کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے طلبہ کو نصیحت کی کہ وہ مریضوں کے ساتھ خلوص، دیانت، انسانی وقار کے احترام، مسلسل سیکھنے، تنقیدی سوچ اور ٹیم ورک کو اپنی پیشہ ورانہ زندگی کا حصہ بنائیں۔فیکلٹی آف نرسنگ کی پرنسپل پروفیسر (ڈاکٹر) پرسلا سیمسن نے استقبالیہ خطاب کرتے ہوئے طلبہ کو فیکلٹی میں دستیاب مختلف نرسنگ کورسز سے آگاہ کیا اور نرسنگ فیکلٹی کے قواعد و ضوابط کی بھی وضاحت کی۔کنٹرولر آف ایگزامینیشن پروفیسر (ڈاکٹر) تسلیم رضا نے طلبہ کو ایرا یونیورسٹی کے امتحانی نظام اور نرسنگ فیکلٹی کے امتحانی طریقۂ کار سے متعلق تفصیلی معلومات فراہم کیں۔ڈین آف اسٹوڈنٹس ویلفیئر پروفیسر (ڈاکٹر) تنویر خدیجہ نے یونیورسٹی کے قواعد و ضوابط، مختلف فیکلٹیز، یونیفارم اور طلبہ کی ہمہ جہت شخصیت کی ترقی کے لیے قائم غیر نصابی سرگرمیوں اور کلبوں کے بارے میں رہنمائی کی۔

اتر پردیش اردو اکادمی کو اردو پڑھنے والے درجہ B.A تا Ph.D کے طلباء وطالبات سے وظائف کے لیے درخواستیں مطلوب

لکھنؤ: ۱/اگست۔اتر پردیش اردو اکادمی نے ریاست کے تسلیم شدہ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں ریگولر طلباء وطالبات کے لئے جو اردو ایک اختیاری مضمون لے کر درجہ B.A تا Ph.D تعلیم حاصل کر رہے ہیں، سے مقررہ فارم پر وظیفہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ انہیں طلباء وطالبات کے درخواست فارموں پر غور کیا جائے گا جنہوں نے اپنا گذشتہ سالانہ امتحان اردو مضمون کے ساتھ کم از کم ۵۰ فی صد نمبر اور مجموعی طور پر کم از کم ۴۵ فی صد نمبروں سے پاس کیا ہو۔فارم جمع کرنے کی آخری تاریخ ۱۳/اکتوبر ۲۰۲۶ء شام ۵ بجے تک ہے۔درخواست فارم سکریٹری اتر پردیش اردو اکادمی وبھوتی کھنڈ گومتی نگر لکھنؤ سے ٹکٹ لگا لفافہ جس پر نام و پتہ صاف صاف درج ہو، بھیج کر یا دفتری اوقات میں اکادمی سے مفت حاصل کیا جا سکتا ہے۔فارم اکادمی کی ویب سائٹ WWW.upurduakademi.in سے بھی ڈاؤن لوڈ کیا جا سکتا ہے۔یہ وظیفہ اردو تعلیم کے فروغ کے لئے ہے اور میرٹ کی بنیاد پر دیا جاتا ہے، اسکا اثر دوسرے وظیفہ پر نہیں پڑتا ہے۔مقررہ تاریخ کے بعد موصولہ درخواست فارموں اور نامکمل فارموں پر غور نہیں کیا جائے گا۔ یہ خبر شوکت علی، سکریٹری اردو اکادمی نے دی ہے۔

بے سہارا مویشیوں کے تحفظ کے لیے یو پی حکومت کا بڑا قدم

لکھنؤ: 03اگست۔اتر پردیش حکومت نے رواں مالی سال میں ریاست میں بے سہارا مویشیوں کے تحفظ کے لیے ریاست کے چار اضلاع میں 11 نئے گائے کے تحفظ کے مراکز کی تعمیر کے لیے 17 کروڑ 61لاکھ 32ہزار روپے کی رقم کو منظوری دی ہے۔منظور شدہ رقم مہاراج گنج ضلع کے مدھوالیہ، بلاک نچلول I، II اور III میں گائے کے تحفظ کے مراکز کے قیام پر خرچ کی جائے گی۔اور باروتا-9 بلاک، متھرا اور باروتا-10، متھرا کا بلاک متھرا۔ہر مرکز کے لیے 12.160 لاکھ روپے کا انتظام کیا گیا ہے۔اس سلسلے میں محکمہ اینمل ہسبنڈری کی جانب سے ایک سرکاری حکم نامہ جاری کرتے ہوئے ڈائریکٹر، ایڈمنسٹریشن اینڈ ڈیولپمنٹ، اینمل ہسبنڈری ڈپارٹمنٹ کو ضروری ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ قواعد کے مطابق گائے کے تحفظ کے مراکز کے لیے جاری کیے گئے فنڈز کے اخراجات، تفصیلات/ استعمال سرٹیفکیٹ اور فزیکل پروگریس اور معیار کو یقینی بنانے کی ذمہ داری ڈائریکٹر، ایڈمنسٹریشن اور ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی ہوگی۔

ہر گھر ترنگا مہم 14 اگست سے شروع ہوگی

لکھنؤ، 3 اگست (یو این آئی) اتر پردیش حکومت نے یوم آزادی کے موقع پر 14 اگست کے وبھاجن وبھیشیکا اسمرتی دوس اور 15 اگست تک چلنے والی ہر گھر ترنگا مہم-2026 کو بڑے پیمانے پر عوامی شرکت کی شکل دینے کے لیے ریاست کے تمام بنیادی اور سیکنڈری اسکولوں میں خصوصی پروگرام منعقد کرنے کی ہدایات جاری کی ہیں۔حکومت کا کہنا ہے کہ اس مہم کے ذریعے حب الوطنی، قومی یکجہتی، آئین کے تئیں احترام اور ترنگے کے وقار کا پیغام گھر گھر تک پہنچایا جائے گا۔ بیسک اور سیکنڈری ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے جاری کردہ ہدایات کے مطابق، وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں چلائی جانے والی اس مہم کے تحت طلبہ، اساتذہ، والدین اور مقامی برادری کی سرگرم شرکت کو یقینی بنایا جائے گا۔ایڈیشنل چیف سکریٹری پارتھ سارتھی سین شرما کی جانب سے جاری کردہ ایکشن پلان میں کہا گیا ہے کہ تمام اسکولوں میں مقررہ پروگراموں کا وقت پر انعقاد کیا جائے اور ہر سرگرمی میں قومی پرچم کے احترام اور زیادہ سے زیادہ عوامی شرکت کو ترجیح دی جائے۔ہدایات کے مطابق، 14 اگست کو تمام اسکولوں میں وبھاجن وبھیشیکا اسمرتی دوس منایا جائے گا۔ اس موقع پر طلبہ کو تقسیم ہند کے تاریخی حالات، اس کے انسانی اثرات اور قومی یکجہتی کی اہمیت سے آگاہ کیا جائے گا۔اسکولوں میں خصوصی خطابات، مباحثے، نمائشیں اور بیداری کے پروگرام منعقد کیے جائیں گے، تاکہ نئی نسل تاریخ سے سبق لے کر کے قومی سالمیت، سماجی ہم آہنگی اور جمہوری اقدار کے تئیں حساس بن سکے۔محکمہ نے بتایا کہ 15 اگست تک چلنے والی ہر گھر ترنگا مہم-2026 کے تحت طلبہ، اساتذہ اور والدین کو اپنے گھروں پر قومی پرچم لہرانے کی ترغیب دی جائے گی۔ اسکول اس مہم کی تشہیر کے اہم مراکز ہوں گے اور مقامی برادری کی شرکت کو یقینی بنائیں گے۔مہم کے تحت اسکولوں میں مضمون نویسی، تقریر، بحث و مباحثہ، کوئز، حب الوطنی کے گیت، ثقافتی پروگرام، اور ترنگا ریلیوں کا انعقاد کیا جائے گا۔طلبہ کو نیشنل فلیگ کوڈ، آئین میں درج بنیادی فرائض اور قوم کی تعمیر میں شہریوں کے کردار کے بارے میں بھی معلومات فراہم کی جائیں گی۔حکومت نے مہم کی سرگرمیوں کو ڈیجیٹل اور سوشل میڈیا کے ذریعے بھی فروغ دینے کی ہدایت کی ہے۔اسکولوں سے پروگراموں کی تصاویر اور ویڈیوز مقررہ ذرائع پر شیئر کی جائیں گی اور طلبہ و والدین کو مہم کے آفیشل ڈیجیٹل پلیٹ فارم پر بھی سرگرم شرکت کے لیے راغب کیا جائے گا۔ریاستی وزیر برائے بنیادی تعلیم سندیپ سنگھ نے کہا کہ ہر گھر ترنگا مہم نئی نسل میں حب الوطنی، قومی یکجہتی اور آئین کے تئیں احترام کے جذبات پیدا کرنے کا ایک موثر ذریعہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کے اسکول اس مہم کے سب سے بڑے مراکز بنیں گے اور کوشش رہے گی کہ ہر طالب علم ترنگے کے احترام، تحریکِ آزادی کے نظریات اور ترقی یافتہ ہندوستان کے عزم سے جڑے، تاکہ اسکولوں سے اٹھنے والا قومی وقار کا پیغام ہر گھر تک پہنچ سکے۔